6825 877

الانتقاد

على

كتاب التمدن الاسلامی للفاضل جرجی زیدان

للشیخ الاستاذ شبلی النعمانی الهندی

اعتنی بطبعه

القارئ محمد عبد الولی بن العلامة الآسی المرحوم

طبع

في مطبع الآسي الكائنة في محمود نگر لكنو

سنة ١٩١٢ ء

135394

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَبْدِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتِمِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْجَامِعِیْنَ لِمَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ وَمَکَارِمِ الْاِعْتِقَادِ ۔

امابعد المفتقر الی رحمۃ ربہ القوی رحمت اللہ تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی ابن محمد صادق بن حافظ ولی محمد غفر اللہ لہم متوطن جالندہر خاندان حافظ باقر صاحب مغفور مرحوم سے اخوان دین و ارباب یقین کی خدمت مین عرض رسان ہے کہ یہ نیازمند چند مسائل تجہیز و تکفین حسب مالش بعض احباب اخبار صریحہ و آثار صحیحہ سے بکمال جد و جہد تلاش کر کے عوام مین شائع کرتا ہے کہ برادران دینی کو پیروی سنت کا باعث اور ہمارے واسطے اس قلیل البضاعت کے زاد آخرت ہو اس عاجز نے رسالہ ہذا مین جو کچھ تحریر کیا موافق تحقیق علماء فحول تحریر کیا اور اپنی جانب سے حتی الامکان درج کرنے روایات ضعیفہ سے اجتناب کیا لیکن بمقتضائے بشریت اگر کہین بھول چوک ہو گئی ہو تو امیدوار عفو ہے اس خادم مسلمین متبع سنت سید المرسلین نے واسطے تسکین ناظرین جس کتاب سے مسئلہ نقل کیا نام منقول عنہ ارقام کر دیا تاکہ جسکو کچھ شک کسی مسئلہ مین معلوم ہو منقول عنہ سے دیکھکر اپنی تسکین کرے اور نام اس رسالہ کا **کلام الفائز فی بیان الجنائز** رکھا یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر ایک مقدمے در ہدایت پیروی **رسول علیہ التحیۃ** والسلام کے اور چند ابواب مسائل دفن و کفن میت مین رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ **مقدمہ** اس امر کے بیان مین کہ ہر شخص مومن پر تابعداری رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہی کی فرض ہے قال تعالی وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ

Marfat.com

135867

عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ **ترجمہ** جو کچھ کہ دے تمکو رسول اللہ پس لے لو اوس کو اور
جس چیز سے کہ منع کرے تمکو پس باز رہو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے قال تعالے
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ
فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ
تَاْوِیْلًا **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختیار والے
ہین تم مین سے پہر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز مین تو اسکو رجوع کرو اللہ کی اور رسول کی طرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ
پر اور پچھلے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے **فائدہ** اس آیت مین حکم کیا ہے رجوع کرنیکا طرف
قرآن و حدیث کے وقت اختلاف و تنازع کے پہر اس رجوع اور رد کو معلق کیا ہے ایمان باللہ و یوم آخر سے
معلوم ہوا کہ جو شخص نزاع باہمی کا رد طرف کتاب سنت کے نہین کرتا ہے وہ منکر ہے اللہ و قیامت کا
یہ بہی معلوم ہوا کہ مرجع تنازع امر کا دین مین طرف انہین دو اصل اصیل کے ہے نہ طرف قیاس و تفریع کے
دلیل کی قال تعالی فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا
فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا **ترجمہ** پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہین ایمان
لاوینگے یہانتک کہ حاکم بناوین تجکو بیچ اوس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان انکے پہر نہ پاوین بیچ دلون اپنے
کے تنگی اوس چیز سے کہ تو حکم کرے تو اور مان لیوین مان لینے کر **فائدہ** یہ بات حیات رسول اللہ صلے
علیہ وآلہ وسلم مین یون تہی کہ آپکے پاس آکر حکم حاصل کرتے تہے اب بعد وفات شریف کے اسطرح ہے
کہ رجوع طرف سنت مطہرہ کے کرین یہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ ایمان کی علامت اور دستاویز یہی ہے
کہ دنیا و دین کے جس کام کی بابت آپس مین جھگڑا اوٹہے اوسکے فیصلے کے لیے حضرت کو منصف ٹہیراے پہر جو
حکم حدیث سے ثابت ہو اوس مین چون و چرا نکرے اور نہ اس سے ناخوش اور دلمین تنگ ہو بلکہ بسر و چشم اس
حکم کو تسلیم کرے اور مان لے تو تو ایمان ہے اور نہین تو نہین قال تعالی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ **ترجمہ** کہہ اگر ہو تم چاہتے
اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تمکو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے **فائدہ** یہ آیت شریف حاکم ہے ہر مدعی محبت خدا پر جو طریقہ محمدیہ پر نہین ہے وہ اپنے دعوے
مین حقیقۃً کاذب ہے جبتک کہ اتباع شرع محمدی دین احمدی کا کل سارے اقوال و افعال مین نکرے

Marfat.com

جدول اصلاح ما وقع في طبع هذا الكتاب من الخطأ والتصحيف

	سطر	خطأ	صواب	صفحه	سطر	خطأ	صواب
١	٧	رسايه	رسايسه	٧	١٣	هذه الصنيعة	هذا الصنيع
٢	١	من	٠	٨	٤	لترويج	لترويج
〃	١٣	الخزانة	خزانة	〃	٥	تصيب	اصيب
٣	١١	حَمَّلْتُ	حملت	〃	٩	تغير	تغيير
〃	١٥	ليس	ليست	٩	٣	بزورهم	بذورهم
٤	١٧	اتبز	ابتزّ	〃	٩	مهدى	المهدى
	١	[illegible]	[illegible]				
〃	١٣	يحرّمون	يحرمون	〃	١٣	عرب	عربي
٥	١٥	امثلةٌ	امثلةً	〃	١٤	عرب	عربي
٦	٢	به	بهم	١٠	٥	كوفة	الكوفة
〃	٤	ابن وقاص	ابن ابي وقاص	〃	٨	كوفة	الكوفة
〃	٦	حيرة	الحيرة	〃	〃	قضايه	قضاياه
〃	١٤	وترميه	وترميهم	〃	〃	[…]تنكفوا	لاستنكفوا

Marfat.com

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ترجمہ اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان اور نہ عورت مسلمان کے جبوقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہووے واسطے ان کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ترجمہ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی تو کہ تم رحم کیے جاؤ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا ترجمہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس یہ لوگ ساتھ اون لوگون کے ہین کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اونکے پیغمبرون سے اور صدیقون سے اور شہیدون سے اور صالحون سے اور اچھے ہین یہ لوگ رفیق یہ فضل ہے اللہ کیطرف سے اور کافی ہے اللہ جاننے والا اور فرمایا اللہ نے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ترجمہ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اسکے کا داخل کریگا اسکو بہشتون مین چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے بیچ اونکے اور یہ مراد پانا بڑا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ترجمہ پس ڈرو اللہ سے اور درست کرو معاملے اپنے اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوس کے کی اگر ہو تم ایمان لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ اور رسول اوسکے کی اور مت پھرو اس سے اور تم سنتے ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ترجمہ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اسکے کی اور مت جھگڑو آپس مین پس سست ہو جاؤگے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری اور صبر کرو تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالون کے ہے فائدہ ہوا جاتی رہیگی یعنے اقبال ادبار آجاویگا اور فرمایا اللہ نے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ترجمہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی اور ڈرے اللہ سے اور پرہیزگاری کرے پس یہ لوگ ہین مراد پانیوالے قال تعالیٰ

صفحه	سطر	خطأ	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
١٠	١٢	لايبايع	لاتبايع	١٥	٩	الحجية	الهجية
١٢	٢	ولدا	ولدًا	١٦	١٦	يلايم	تلايم
//	٨	مرزولين	مرذولين	//	//	الطبعى	الطبيعى
//	١٠	المَل	المل	١٨	١٠	بادئ الظلم	بادئ بالظلم
//	١٦	يمن	اليمن	//	١٦	لرمتها	لرمّتها
١٣	٦	انوالى	من الموالى	١٩	٤	اعتذارا	بالاعتذار
//	١٠	المسايل	المسائل	//	٨	مسايل	مسائل
//	١٤	تعذر	تعذرت	١٩	١١	رمته	رمّته
//	١٦	حسن	الحسن	//	١٦	ولى المروان	ولد لمروان
١٣	١	يكون	تكون	٢٠	١٥	بها	له
//	٤	المسايل	المسائل	//	١٦	الوثوقة	الموثوق
//	١٢	يمن	اليمن	//	١٧	يكن	تكن
١٤	١	حجاج	الحجاج	٢١	٣	المراد	مراد
//	١٥	عقد الضرايا	العقد الضرايا	//	٦	نال	نالت
١٥	٥	مرزولين	مرذولين	٢٢	١	انمختلفة	المختلفة

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ
تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ **ترجمہ** کہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری
کرو رسول کی پس اگر پھر جاؤ پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر ذمہ اوسکے ہے جو کچھ اوٹھوایا گیا یعنی ذمہ اوپر تمہارے
ہے جو کچھ اوٹھوائے گئے تم اور اگر فرمانبرداری کرو اوسکی راہ پاؤ اور نہیں اوپر پیغمبر کے مگر پہونچا دینا ظاہر اور فرمایا
اللہ تعالےٰ نے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ترجمہ اور قائم رکھو
نماز کو اور دو زکوۃ اور فرمانبرداری کرو رسول کی تو کہ تم رحم کیے جاؤ **فائدہ** معلوم ہوا کہ حکم قرآن
جیسے کہ پانچ وقت کے نماز اور زکوۃ فرض ہے مثل نماز و زکوۃ کے اطاعت رسول خدا کی بھی ہر کام میں
فرض ہے صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے پس اطاعت رسول کی بغیر اسکے نہیں حاصل ہوتی کہ جو اقوال
و اعمال و افعال و اخلاق و سیر رسول الثقلین کے کتب سنت صحیحہ میں درج ہیں انکو معلوم کرے اون
پر جہانتک بن سکے عمل کرے کسی کے قول و فعل و رای و اجتہاد و قیاس کو کسی آیت یا حدیث پر بہ
صورت مخالفت دلیل کے ترجیح نہ دے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ **ترجمہ** البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی
اچھی واسطے اس شخص کے کہ امید رکھتا ہے خدا اور دن پچھلے کی اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط یعنے جھوٹھ
نہ بولا کرو سنوار دیگا واسطے تمہارے عمل تمہارے اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنا مانیگا اللہ
اور اسکے رسول کا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہنچنا بڑا فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ **ترجمہ** پس قائم رکھو نماز کو اور دو زکوۃ
اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو اور فرمایا
وَإِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ترجمہ
اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکے کی نہ کم دیگا تمکو عملوں تمہارے میں سے کچھ تحقیق اللہ بخشنے
والا مہربان ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ

Marfat.com

صفحه	سطر	خطأ	صواب	صفحه	سطر	خطأ	صواب
//	١٣	لعلج	العلج	//	١٥	اليه	اليها
//	١٢	الوليدُ	الوليدَ	//	٢٨	طايفة	طائفة
٢٣	١٥	دماءًا	دماءً	//	١٠	ابالجلوس	بالجلوس
٢٤	٦	ساير	سائر	//	١٤	يجترئ	تجترئ
//	٧	بسر	بسر	٣٠	٢	اجترئت	جترأت
//	٦	الموثوقة	الموثوق	//	٦	امية	مية
٢٦	٢	يستثنن	يستثن	//	١٠	نتايج	نتائج
//	٤	ياس	بأس	//	//	ساير	سائر
//	٥	كان	كانت	٣١	١١	الكلام	للكلام
//	//	رافعا	رافعة	//	١٢	احدًا	واحدًا
//	//	هادما	هادمة	٣٢	٢	للقريش	لقريش
//	١٧	صنيعة	صنيع	٣٣	١	لئيس	ليس
٢٧	١	القايم	القائم	//	٢	زياد	زيادًا
//	٨	قايمة	قائمة	//	٢	لئيس	ليس
//	١١	ثم قال"	قال" ثم	//	١١	وسيلة	وسيلة

Marfat.com

اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ترجمہ اور ایمان والے اور ایمان والیاں بعضے اونکے دوست ہین
بعض کے حکم کرتے ہین ساتھہ بہلائی کے اور منع کرتے ہین برائی سے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے
ہین زکوۃ اور فرمانبرداری کرتے ہین اسکی اور رسول اوسکی کی یہ لوگ شتاب رحم کریگا انکو اسہ تحقیق اسہ
غالب حکمتوالا ہے اور فرمایا اسہ تعالے نے وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا
الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ترجمہ اور فرمانبرداری کرو اسہ کی اور رسول اوسکے کی پس اگر پہر جاؤ تم سوای اس کے
نہین کہ اوپر رسول ہمارے کے ہے پہونچا دینا ظاہر فرمایا اسہ تعالے نے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اسہ کا اور کہا مانو رسول کا
اور مت باطل کرو عملون اپنے کو فرمایا اسہ تعالے نے اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ۚ ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ترجمہ کیا نہ جانا اونہون نے یہ کہ جو کوئی خلاف کرے
اسہ کا اور رسول اوسکے کا پس یہ کہ واسطے اوسکے ہے آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والا بیچ اوسکی یہ ہے
رسوائی بڑی فرمایا اسہ تعالے نے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ
ترجمہ کہہ فرمانبرداری کرو اسہ کی اور رسول کی پس اگر موںہہ پہیرو پس تحقیق اسہ نہین دوست رکہتا
کافرونکو **فائدہ** اس آیت مین وہ وعید شدید ہے جسکا کچہ پایان نہین ہے کیونکہ ترک اطاعت
رسول پر کفر کا اطلاق کیا ہے اطاعت رسول کے سوا اسکی نہین ہوسکتی ہے کہ جو کچہ رسول نے جسطرح پر
فرمایا ہے اوسکو قبول کرے خلاف اسکے کوئی قول یا فعل صادر نہ ہو کیونکہ اعراض کرنا اس اطاعت
سے شان کفار کی ہوتی ہے نہ اہل ایمان کی جب حکم و تحکیم رسول سے دلتنگ ہوا اور سوا حکم رسول کے
دوسرے کی رائے اور عقل پسند آئی تو اب ایمان کا خدا حافظ ہے اور فرمایا اسہ تعالے نے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۪ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ترجمہ اور جو کوئی نافرمانی کرے
اسہ اور رسول اسکے کی اور گذرجاوے حدون اسکی سے داخل کریگا اوسکو آگ مین ہمیشہ رہنے والا بیچ اسکے
اور واسطے اوسکے ہے عذاب ذلیل کرنیوالا اور فرمایا اسہ تعالے نے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰی
فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ترجمہ جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہا مانا اسہ کا اور جو کوئی پہرجاوے
پس نہین بہیجا ہمنے تجہکو اوپر اونکے نگہبان اور فرمایا اسہ تعالے نے وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ
الْعِقَابِ ترجمہ جو کوئی خلاف کرے اسہ اور رسول اوسکے کا پس تحقیق اسہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اور فرمایا

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب
〃	۱۳	الجزیّۃ	الجزیۃ
〃	۱۵	السلاھمہ	اسلاھم
〃	۱۶	الجزیّۃ	الجزیۃ
〃	〃	یکن	تکن
〃	〃	شیٔ	شیٔا
۳۵	۱	عمالٍ	عمالا
〃	۳	لحرب	الحرب
〃	۸	نی	فی
〃	۱۶	البّ	تالّب
〃	۱۷	فتلوۃ	قتلوۃ
۳۶	۲	اشرس	الاشرس
〃	〃	اشرس	الاشرس
〃	۱۵	الجزیۃ	الجزیۃ
۳۷	۳	المؤلف	للمولف
〃	۱۳	لاجتراء	الاجتراء
۳۸	۱	الان	الآن
〃	۵	الرھبۃ	الرھبنۃ
〃	۷	ولکن	لکن
〃	۹	الیہ ھذا البحث	خاتمۃ ھذا البحث
〃	۱۸	اھتدنا	اھتدینا
۳۸	۱۹	خیانانھا	خیاناتہ
〃	۲۰	التغئیر	التغییر
۳۹	۵	اناشدک باللہ	اناشدک اللہ
〃	۷	شاو	شأو
〃	۱۵	العرب	عرب
〃	〃	العرب	عرب
۴۰	۷	صح نوع	بنوع
〃	۸	المعاونۃ	معاونۃ

Marfat.com

تعالیٰ یوم تقلب وجوههم فی النار یقولون یلیتنا اطعنا الله واطعنا الرسولا ۝ وقالوا
ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ۝ ربنا اٰتهم ضعفین من العذاب و
العنهم لعنا کبیرا ترجمہ جسدن کہ پہیرے جاوینگے مونہہ انکے بیچ آگ کے کہینگے اے کاش کہ ہمنے
فرمانبرداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمانبرداری کی ہوتی رسول کی اور کہینگے اے رب ہمارے
تحقیق ہمنے فرمانبرداری کی ہے سرداروں اپنے کی اور بڑون اپنے کی پس گمراہ کردیا انہونے ہمکو راہ
سے اے رب ہمارے دے انکو دوگنا عذاب اور لعنت کر انکو لعنت بڑی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویوم یعض
الظالم علی یدیه یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ۝ یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا
خلیلا ۝ لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی ۝ وکان الشیطان للانسان خذولا ۝
وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا هذا القران مهجورا ترجمہ اور جسدن کہ کاٹ
کاٹ کھاویگا ظالم اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے کہیگا اے کاش کہ پکڑتا مین ساتھہ رسول کے راہ
ای وائے مجھکو کاش کہ نہ پکڑتا فلانے کو دوست البتہ گمراہ کیا مجھکو قرآن سے پیچھے اسکے کہ آیا میرے
پاس اور ہے شیطان آدمی کو ہلاک مین سونپنے والا اور کہا رسول نے اے رب میرے تحقیق قوم میری نے
پکڑا ہے اس قرآن کو چھوڑا ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یطع الله ورسوله یدخله جنت تجری
من تحتها الانهار ۝ ومن یتول یعذبه عذابا الیما ترجمہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ
کی اور رسول اسکے کی داخل کریگا اسکو بہشتون مین چلتی مین نیچے انکے سے نہرین اور جو کوئی پہر جاویگا
عذاب کریگا اسکو درد دینے والا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یعص الله ورسوله فان له نار
جهنم خلدین فیها ابدا ۝ ترجمہ جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق واسطے
اسکے آگ ہے دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے ہمیشہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یشاقق الرسول من
بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم
وساءت مصیرا ترجمہ اور جسنے خلاف کیا رسول کا پیچھے اسکے جب کھل چکی [illegible]
اور چلا سب مسلمانوں کی راہ سے سوا ہم اسکو حوالہ کرینگے اسی طرف جو اوسنے پکڑی اور ڈالینگے اسکو دوزخ
مین اور بہت بری جگہہ پہونچا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة
او یصیبهم عذاب الیم ترجمہ پس چاہیے کہ ڈرین وے لوگ کہ مخالفت کرتے ہین امر اوسکی کی اس سے

Marfat.com

صفحه	سطر	خطأ	صواب	صفحه	سطر	خطأ	صواب
٤٠	١٢	انظروه	انظروا	٤٧		نعوذا	نفوذا
〃	١٦	حوايج	حوائج	〃	١	المودبين	المؤدبين
٤١	١٠	لملك	الملك	〃	١٢	النصحي في	التشيف في
〃	١٥	حنفية	الحنفية	٤٩	٣	رجأ	رجاء
〃	١٦	كفاءة	كفاية	〃	٥	استودعت	استيلاءهم
٤٢	١	هذه	هذا	〃	١٥	يومين	يومئذ
〃	٥	خلفايهم	خلفائهم	٥٠	٣	مدونوا	مدونوه
〃	٦	سوال	سؤال	〃	٤	فقد	
٤٣	١	المودبين	المؤدبين	〃	١٢	يزيد عبيد	زيد بن عبيد
〃	٥	ضرب	ضربت	٥١	٨	سالة	سالته
٤٤	٥	هنا	هناك	〃	١٠	الماضيين	الماضين
〃	١٥	الذين	فان الذين	٥٢	١٣	الغلمين	العلمين
〃	٩	بيعة	سعة	٥٣	٧	اذا	[illegible]
٤٥	٨	صهاريح	صهاريج	٥٤	١٣	موسس	مؤسس
〃	٥	الفا	الاف	〃	١٤	تضئيقا	تضييقا

که پوچهے انکو فتنه یا پهونچے انکو عذاب درد ناک اور فرمایا الله تعالی نے فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ **ترجمه** پس اگر نه قبول کرین واسطے تیرے پس جان تو که سواے اس کے نہین که وه پیروی کرتے ہین خواہشون اپنی کی اور وه کون شخص ہے بہت گمراه اس سے که پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی بغیر ہدایت کے خدا کیطرف سے تحقیق الله نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو قال تعالى يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا **ترجمه** اوسدن آرزو کرینگے وه لوگ که کافر ہوے اور نافرمانی کی پیغمبر کی کاش کے برابر کیجاوے ساتهه انکے زمین اور نه چهپاوینگے الله سے کچه بات **فائده** یعنے ہر ہر عہد کے لوگون کا احوال اسوقت کے پیغمبر سے اور معتبر نیکبختون سے بیان کراوینگے منکرونکا انکار اور اطاعت والون کی اطاعت بیان ہوگی تب مشرک اور نافرمان پیغمبر کے آرزو کہینگے که ہم انسان نه ہوتے مٹی مین ملکر خاک ہوجاتے تو اچها ہوتا لیکن اسوقت کا پچهتاوا کچه کام نہین آویگا ای بهائیو اب وقت ہے جو پیغمبر کی تابعداری اور سنت کی پیروی ہوسکے کرو ورنه پهر زندگانی کہان ہے پهر عمل سنت

اخبار رسول کریم علیه التحیة والتسلیم واقوال صلحا رحمهم الله

مشکوة مین ہے **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة رواه مسلم **ترجمه** جابر رضی الله عنه سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے الله علیه وسلم نے پیچهے اسکے پس تحقیق اچهی باتون مین سے اچهی بات الله کی کتاب ہے یعنے قرآن مجید اور بہتر راه انهون مین سے راه محمد صلی الله علیه وسلم کی ہے اور بدترین چیزون کی نئی نکلین ہوئی جو چیزین ہین اور ہر بدعت ہے گمراہی ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائده** اس حدیث مین کتاب و سنت کو خیر ٹهیرایا ہے اور محدثات کو شر بتایا ہے یه محدثات شامل ہین ہر امر اعتقادی و قولی و فعلی کو پهر ہر بدعت کو بلا تخصیص کسی نوع کے ضلالت کہا ہے یه دلیل بین ہے عدم تقسیم بدعت پر اگر کوئی فرد بدعت کی ضلالت نه ہوتی تو یه کلیه مطلقه ارشاد نه ہوتا رسول خدا نے اس حدیث مین لفظ جمع کا فرمایا ہے جو شامل ہے ہر محدث کو اور محدثات پر اطلاق شر کا کیا ہے سو شر مین خیر نہین ہوتی ہے پهر کسطرح کوئی محدث خیر

صفحه	سطر	خطأ	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
٥٥	١	انتهـا	انتهـ	″	١٣	اشطهدواعلى	اضطهدوا
″	٤	ذهب	ذهبت	″	١٤	يوبـه	يؤبـه
″	٧	القرات	القرآن	″	١٦	امرة	امرأة
″	١٥	النصيغ	التصيغ	٥٩	١	باحراج	باخراج
٥٦	١	يوموهم	بأموهم	″	٨	بهدم	هدم
″	٤	من	عن	″	١٣	الخزانة	خزانة
٥٧	٦	ساموها	ساموهم	٦٠	٣	تصريح	تصريح
″	٨	مواضع	موضع	″	١٢	موثوقين	موثوق
″	١١	انفهم	انوفهم	″	١١	مّا	ما
″	١٤	تشأزعنها	تشمأزمنها	٦١	١	محوبها	محوها
٥٨	٢	سجنوهم	سجنوا		″	ايضاجا	ايضاحًا
″	″	عذبوهم	عذبوا	″	٢	هذا	ذلك
″	٤	تفتخربها	يفتخربها	″	١١	قرءة	قراءة
″	٧	خاب	خابت	″	١٠	الايخيل	الانجيل
″	″	يكادلا	لايكاد	٦٢	٣	آتشوقوا	تشوقوا

یعنے حسنہ ہو سکتا ہے ہر بدعت کو گمراہی قرار دینا با علی صوت منادی ہے اس بات پر کہ کسی بدعت مین ہدایت نہین ہے غرضکہ حدیث اپنے اطلاق پر ہے ہرگز اس مین کچھ تخصیص کا نہین ہے مشکوٰۃ مین ہے عن انس بن مالک قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح و تمسی لیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی و ذلک من سنتی و من احیی سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی و قال ھذا الحدیث حسن غریب من ھذا الوجہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہین ہے بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پھر فرمایا واسطے میرے اے بیٹے میرے اور یہ ہے سنت میری اور جس نے زندہ کیا سنت میری کو پس تحقیق زندہ کیا مجھکو اور جس نے زندہ کیا مجھکو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے **فائدہ** معلوم ہوا کہ محبت سنت محب رسول ہوتا ہے اور اسکو مرافقت حضرت کی جنت مین ہاتھ آتی ہے سو جبکہ نری محبت سنت کا یہ ثمرہ نافع ہے تو عامل بالسنۃ کا خدا جانے کیا کچھ مرتبہ عالی ہوگا اس حدیث سے یہ بھی سمجھا گیا ہے کہ جو کوئی مخالف سنت ہو کر مدعی حضرت کی محبت کا ہے وہ کاذب ہے حضرت کی دوستی تو یہی ہے کہ سنت کے موافق عمل کرے یہ بھی ثابت ہوا کہ عامل بالسنۃ بڑے درجہ کا بہشتی ہے کہ بہشت مین حضرت کے ساتھ ہوگا ایک سنت حضرت کی یہ بھی ہے کہ صبح سے شام اور شام سے صبح تک کسی متبع سنت مسلمان کا دلمین بغض و کینہ نہ ہو مشکوٰۃ مین ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے چنگل مارا یعنے عمل کیا میری سنت پر میری امت کے فساد کے وقت تو اسکو ثواب سو شہید کا ہے **فائدہ** اس حدیث مین بشارت عظیمہ ہے واسطے عامل بالحدیث کے اسلیے کہ تمسک عبارت ہے عمل کرنے سے سنت پر اور مراد فساد سے [illegible] جنمین اکثر لوگ مبتلا رہتے ہین اور جبکہ ایک شہید کا اجر غیر شہید سے اس قدر زیادہ ہے تو سو شہید کے اجر کا کیا حساب ہے یہ اسلیے ہے کہ عمل بالحدیث مین بڑے بڑے امتحانات ہوتے ہین اور بہت مشقتین اور محنتین اٹھانے پڑتی ہین ہزارون بدعتی اوسکے دشمن ہوتے ہین اور اسکو برا کہتے ہین بلکہ اوسکی

Marfat.com

صفحه	سطر	خطأ	صواب	صفحه	سطر	خطأ	صواب
۶۲	۱۶	بالاخبا	بالاخبار	//	۱۰	اللسان الاردو	اللسان الاردوی
۶۳	۵	ان المسئلة	کانت المسئلة	//	//	احد من اهل	احد اهل
۶۴	۱۰	ان اسلام	ان سلام	//	۱۱	شطر	شطر
۶۵	۱	[illegible]	[illegible]	//	۱۵	الموثوقة	الموثوق
//	۹	یکن	تکن	۷۲	۱	کان ضاعة	ضاعت
	۱۱	یتصل	تتصل	//	۷	علیهم	علیهم
	۱۳	یکون	تکون	//	۱۳	المصر	مصر
۶۶	۳	اخبار	الاخبار	۷۳	۵	تفضئید	تقیید
۶۷	۱۳	صار	صارت	۷۳	۱۴	قرائینا	قرأینا
۶۹	۴	امبراطورة	امبراطرة	۷۴	۱۶	النصاری اهل الشام	النصاری الشام
//	۱۶	لو	ان	۷۵	۳	التضئیق	التضییق
۷۰	۴	وشام	والشام	//	۶	الموثوقة	الموثوق
//	۱۱	دنیا	دنا	//	۱۷	یجزونهم	[illegible]
//	۱۳	ما	صا	۷۶	۴	[illegible]	[illegible]
۷۱	۱	الخزانة	خزانة	//	۱۰	اسماقا	اسماءً

جان و آبرو کہونیکی فکر مین رہتے ہین اور وہ عامل بالسنۃ صبر کرتا ہے اسلیے مستحق اتنے بڑے ثواب پانیکا ہوتا ہے مشکوۃ مین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابی ہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جس نے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا صحابہ نے اور کس نے قبول نکیا اور سرکشی کی فرمایا جس نے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق اوس نے قبول نکیا روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** مراد عصیان سے اس جگہہ اختیار کرنا بدعت کا ہے سنت پر اس سے معلوم ہوا کہ اہل بدعت جب تک بدعت سے توبہ نکرے لائق داخل ہونے بہشت کے نہوگا کیونکہ انس مرفوعًا فرماتے ہین مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ یعنے جس شخص نے میری سنت سے منہ پھیرا ہے وہ مجھسے نہین ہے اہل بدعت ہمیشہ اتباع سنت سے بے پروا رہا کرتے ہین اسحدیث مین بڑا وعید شدید ہے اہل بدعت کیلیے مشکوۃ مین ہے عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ **ترجمہ** مالک بن انس روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑین مینے تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جب تک مضبوط پکڑے رہوگے ان دونون کو ایک کتاب اللہ کی اور دوسری سنت رسول کی **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ گمراہ نہونا قرآن اور حدیث کے عمل کرنے پر موقوف ہے اور حضرت نے یہی دو چیزین واسطے امت کے قیامت تک چھوڑین ہین جس نے انکو نہ لیا وہ گمراہ ہوا یہ حدیث حجت ہے واسطے رد قیاس وغیرہ کے حدیث غضیف ثمالی مین مرفوعًا آیا ہے کہ نہین نکالے کسی امت نے کوئی بدعت لیکن اوٹھہ گئی مثل اوسکی ایک سنت رواہ احمد معلوم ہوا کہ ہر بدعت رافع سنت ہولی ہے خواہ عقاید مین ہو یا اعمال مین مثلاً جب سے بدعت تقلید کی نکلی ہے سنت تمسک بکتاب و حدیث مرفوع ہوگئی ہے وعلی ہذا القیاس مسلم مین ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ **ترجمہ** انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک اوسکو محبت میری اولاد اور ماں باپ اور سب لوگون سے زیادہ نہو **فائدہ** خطابی نے کہا مراد

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطأ	صواب
۷٦	۱۷	المالك	مالكًا
″	″	محمد	احمد
۷۷	۹	سبحنہ	سبجنہ
۷۸	۱۳	نسختہ	نسخۃ
۷۸	۸	الحماد	لحماد
۷۸	۸	الابراهيم	لابراهيم
۷۹	۱۲	وجها	وجهها
″	۱٤	بخلع	بخلع
۸۰	۱۲	من احد	احد
″	۱٦	فاخذ	اخذ

Marfat.com

وہ محبت نہین ہے جو طبعی ہوتی ہے اور غیر اختیاری بلکہ مقصود محبت اختیاری ہی ہو تو مطلب ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپکے ارشاد کی تعمیل دنیا کی سب چیزون پر مقدم رکھے ماں باپ
بی بی اولاد دوست آشنا یہ سب اگر ناراض ہوجاوین تو قبول کرے پر خدا اور اوسکے رسول کی نا
فرمانی ہرگز نکرے یہی محبت صادقہ ہی جسپر مدار ہے ایمان کا ابن بطال نے کہا حدیث کا مطلب ہی کہ جس
شخص کا ایمان کامل ہو وہ اس بات کو یقین کریگا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حق اوسپر زیادہ ہی اسکے
باپ اور بیٹے کے حق سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے ہمکو جہنم سے نجات ملی ہی اور ہمنے
گمراہی سے نکلکر ہدایت پائی ہی قاضی عیاض نے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین یہ بات
بھی ہی کہ آپ کی سنت کی مدد کرنا آپ کی شریعت مطہرہ پر جو اعتراض کرے اسکا جواب دینا اور آپ سے
ملنے کی آرزو کرنا اگرچہ جان اور مال سب تصدق ہوجاوے جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوئی یہ بات
کہ ایمان کی حقیقت پوری نہین ہوتی بغیر اس محبت کے اور ایمان صحیح نہین ہوتا جب تک رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر اور منزلت ماں باپ بزرگ محسن سب سے زیادہ دلمین نہ ہو اور جسکا یہ اعتقاد نہ
ہو وہ مومن نہین ہے (نووی) ترمذی مین ہے بلال بن حارث مزنی روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسنے زندگی کوئی سنت میری سنتون مین سے کہ تحقیق متروک ہوگئی تھی بعد میرے
پس بلاشبہ اوسکے لیے ہے ثواب مانند ثواب اون لوگون کی کہ عمل کیا اونہون نے اوس سنت پر بغیر
اسکے کہ ناقص کرے اونکے ثواب مین سے کچھ **فائدہ** زندہ کرنا سنت کا یہ ہے کہ عمل کرے آپ اوسپر اور شوق
دلائے لوگون کو اوسکی اور رغبت دلائے انکو اوسکی قائم کرنیکی جتنے لوگ اسکی رغبت دینے سے سنت
پر عامل ہونگے اور ثواب پاوینگے اتنا ہے اس پہلے جاری کرنیوالے اور رغبت دلانیوالے کو ثواب ملتا
جاویگا اور اسکے ثواب ملنے سے عاملون کی ثواب سے کمی نہ ہوگی بلکہ وہ ثواب کرنیکا پاوینگے اور یہ باعث
ہونیکا اسیطور مبتدع کو برابر جملہ عمال بدعت کی گناہ ہوگا العیاذ باللہ مشکوۃ مین ہے انس رضی
اللہ عنہ کہتے ہین آئے تین شخص طرف بیبیون رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے تھے عبادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ خبر دی گئی ساتھہ اوسکے گویا کم جانا اوسکو پس کہا آپس مین
کہان ہین ہم بنسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق اللہ نے بخشدیے اوسکے پہلے اور پچھلے
گناہ پس کہا ایکنے انمین سے پس مین نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزہ رکھا

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على [illegible]

ان الدهر دار العجائب ومن [illegible]

يؤلفون في تاريخ تمدن الاسلام كتابا [illegible]

وقلب الحكاية والخيانة في النقل ونحلها الكذب [illegible]

وينشر هذا الكتاب في مصر وهي غرة البلاد [illegible]

يزداد انتشارا في اورب العجم مع هذا كله لا [illegible]

لو يكن المرء يجترئ على مثل هذه الفظيعة [illegible]

الى ذلك شيئا فشيئا فانه اصدر الجزء الثاني من الكتاب [illegible]

دسيسة يتطلع بها على احساس الامة وعواطف [illegible]

لاحد عرق [illegible] لجوصا فيا رخوا شان [illegible]

بالعرب عموما وخلفاء بني امية خصوصا.

وكان يمنعني عن النهوض الى كشف [illegible]

کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے پس مین الگ ہونگا عورتون سے پس نکاح کرونگا کبہی
پس رغبت لائی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف انکی فرمایا تمنے کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے اسکی تحقیق
مین البتہ سبت ڈرتا ہون بنسبت تمہاری اسے اور تقوی کرتا ہون بنسبت تمہاری واسطے اسکے لیکن روزے
رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز پڑہتا ہون انکو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون
سے جس شخص نے اعراض کیا طریقے میرے سے پس نہین مجہسے روایت کی یہ حدیث شیخین نے **فائدہ** اس حدیث
مبارک سے ثابت ہوا جو عبادت پیروی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ہووے ٹہیک ہے اور اسی عبادتمین ثواب
اور اجر کی امید ہے اور جو عبادت رسولخدا سے ثابت نہین اسمین ہرگز ثواب نہین پس جس عبادت کریکا ارادہ اور
قصد ہو اوسکا ثبوت اول حدیث صحیح رسول خدا سے کرلے بعدش عامل ہو جو عبادت اور وظیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پایہ ثبوت کو نہ پہونچے ہرگز ہرگز اوسکا عامل نہ ہونا چاہیے فرمایا ابو الطیب نواب سید محمد صدیق حسن
خان رحمہ اللہ نے ہدایت السائل مین فَاعْرِفْ ہٰذَا وَاحْرِصْ عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ اِلَیْکَ وَاِلٰی سَائِرِ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ
رَسُوْلًا اِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْمُرْکَ بِاتِّبَاعِ غَیْرِہٖ وَلَا شَرَعَ لَکَ عَلٰی لِسَانِ سِوَاہُ مِنْ اُمَّتِہٖ حَرْفًا وَاحِدًا وَ
لَا جَعَلَ لَکَ شَیْئًا مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْکَ فِیْ قَوْلِ غَیْرِہٖ کَائِنًا مَنْ کَانَ **ترجمہ** پس پہچان رکہہ تو اسکو اور حرص رکہہ
اسپر یعنے رغبت رکہہ پس تحقیق خدا تعالی نے تیری طرف اور اور امت کی طرف سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے رسول نہین بہیجا اور نہ تجہکو اوسکے غیر کی تابعداری کا حکم دیا اور نہ اسکی امت مین سے اسکے
سوا کسیکی زبان پر ایک حرف تک شریعت مقرر کی اور نہ تجہپر غیر کے قول کو خواہ کوئی ہو حجت ٹہیرایا **فائدہ**
معلوم ہوا کہ حق تعالی نے بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کی تابعداری کا حکم نہین دیا اور نہ بجز آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام کے کسی کی کلام شریعت مقرر کی اسی پر کتاب اور سنت اور اجماع امت
شاہد ہے حضرت پیران پیر سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب مین فرماتے ہین اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا
وَاَطِیْعُوْا وَلَا تَمْرُقُوْا وَحِّدُوْا وَلَا تُشْرِکُوْا **ترجمہ** تابعداری کرو سنت کی یعنے طریق رسول علیہ السلام
کی اور بدعت پیدا نکرو بیچ دین کے اور فرمانبرداری کرو احکام خدا اور رسول کی اور نہ ہو تم باہر حکم خدا اور
رسول سے اور ایک جانو خدا کو اور مت شریک کرو کسی کو ساتہہ اوسکے **عقیدہ واسطیہ** مین ہے
قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ کُفِیْتُمْ وَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ
عَلَیْکَ بِاٰثَارِ مَنْ سَلَفَ وَاِنْ رَفَضَکَ النَّاسُ وَاِیَّاکَ وَاٰرَاءَ الرِّجَالِ وَاِنْ زَخْرَفُوْہُ لَکَ بِالْقَوْلِ

Marfat.com

ولكن لما عمّ البلاءُ وتوسّع الخرقُ وتفاقم الشر لم اطق الصبر فاختلست مِنْ
مِنْ اوقاتى آناءً وتصديت للكشف عن عوار هذا التاليف والابانة عما فيه
من انواع الافك والزور واصناف التحريف والتدليس،

معذرة الى المؤلف

انى ايها الفاضل لمولف غير جاحد لمنتك فانك قد نوهت
باسمى فى تاليفك هذا وجعلتنى موضع الثقة منك واستشهدت باقوالى و
نصوصى ووصفتنى بكونى من اشهر علماء الهند مع انى اقلهم بضاعة واقصرهم
باعًا واخملهم ذكرا ولكن مع كل ذلك هل كنت ارضى بان تمدحنى وتهجو العرب
فتجعلهم غرضا لسهامك ودرية لرمحك ترميهم بكل معيبة وشين وتعزو اليهم
كل دنية وشرحتى تقطعهم اربا اربا وتمزقهم كل ممزق وهل كنت ارضى بان تجعل
بنى امية لكونهم عربا بحتا من اشر خلق الله واسوءهم يفتكون بالناس ويسومونهم
سوء العذاب ويهلكون الحرث والنسل يقتلون الذرية وينهبون الاموال و
ينتهكون الحرمات ويهدمون الكعبة ويستخفون بالقرآن،

وهل كنتُ ارضى بان تنسب حريق الخزانة الاسكندرية الى عمر
ابن الخطاب الذى قامت بعدله الارض والسماء وهل كنت ارضى بان تمدح
بنى العباس فتعدّ من احدى مفاخرهم انهم نزلوا العرب منزلة الكلب حتى ضُرب
بذلك المثل وان المنصور بنى القبة الخضراء ارغاما للكعبة وقطع الميرة عن الحرمين
استهانة بهما وان المامون كان ينكر نزول القرآن وان المعتصم بالله انشأ كعبة

Marfat.com

کہا عبداللہ بن مسعود نے متابعت کرو رسول علیہ السلام کی اور بدعت مت نکالو اسواسطے کہ سنت تمکو
کفایت کرتی ہے اور کہا اوزاعی نے لازم پکڑ تو آثار سلف کے اگرچہ چھوڑ دین تجکو لوگ اور بچا آپ کو مذاہب لوگوں
سے اگرچہ اچھی کلام بنا کر دکھلاوین تجکو تجرید التوحید مین ہے اَحْسَنُ عَمَلًا اَخْلَصُهٗ وَاَصْوَبُهٗ فَالْخَالِصُ اَنْ
يَكُوْنَ لِلّٰهِ وَالصَّوَابُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى وَفْقِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ احیاء عملوں
مین سے وہ عمل ہے جس مین اخلاص بہت ہو اور ٹھیک ہو پس خالص ہے کہ واسطے اللہ کے ہو اور ٹھیک یہ ہو کہ
سنت رسول پر ہو تفسیر جمیوں مین ہے اَلْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ ذَكَرُوْا فِيْ تَفْسِيْرِ اَحْسَنُ عَمَلًا وُجُوْهًا اَحَدُ
اَنْ يَكُوْنَ اَخْلَصَ الْاَعْمَالِ وَاَصْوَبَهَا لِاَنَّ الْعَمَلَ اِذَا كَانَ خَالِصًا غَيْرَ صَوَابٍ لَمْ يُقْبَلْ وَكَذٰلِكَ
اِذَا كَانَ صَوَابًا غَيْرَ خَالِصٍ فَالْخَالِصُ اَنْ يَكُوْنَ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالصَّوَابُ اَنْ يَكُوْنَ عَلَى السُّنَّةِ
چھٹا مسئلہ ذکر کی ہین علما نے احسن عملاً کی تفسیر مین وجوہ بہت اول یہ کہ ہو آدمی خالص اور صحیح
تر اعمال مین اسلیے کہ عمل جب خالص غیر صحیح ہو نہین قبول کیا جاتا اور ویسا ہی جب صحیح غیر خالص ہو اور
خالص وہ ہے کہ ہو وہ خالص اللہ جلشانہ کو لیے اور صحیح وہ ہے کہ طریقے سنت پر ہو یعنے موافق سنت نبی
علیہ السلام کے فرمایا ابن القیم نے اعلام الموقعین مین وَالْفَرْقُ بَيْنَ تَجْرِيْدِ مُتَابَعَةِ الْمَعْصُوْمِ وَاِهْدَارِ
اَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ وَاِلْغَائِهَا اَنَّ تَجْرِيْدَ الْمُتَابَعَةِ اَنْ لَا يُقَدَّمَ عَلٰى مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَوْلُ اَحَدٍ وَلَا رَاْيُهٗ كَائِنًا مَّنْ كَانَ وَمَا كَانَ بَلْ يَنْظُرُ فِيْ صِحَّةِ
الْحَدِيْثِ اَوَّلًا فَاِذَا صَحَّ نَظَرَ فِيْ مَعْنَاهُ ثَانِيًا فَاِذَا تَبَيَّنَ لَهٗ لَمْ يَعْدِلْ عَنْهُ وَلَوْ خَالَفَهٗ مَنْ
بَيْنَ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ وَمَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ تَتَّفِقَ الْاُمَّةُ عَلٰى تَرْكِ مَا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ لَا بُدَّ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْاُمَّةِ مَنْ قَالَ بِهٖ وَلَوْ خَفِيَ عَلَيْكَ فَلَا تَجْعَلْ جَهْلَكَ بِالْقَائِلِ
بِهٖ حُجَّةً عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَرْكِهٖ بَلْ اذْهَبْ اِلَى النَّصِّ وَلَا تَضْعُفْ
ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالص متابعت کرنا اور علماء کے اقوال ڈہا دینا یہ فرق رکہتا ہے
کہ متابعت خالصہ اسکا نام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر کسی کی بات اور رائے کو مقدم نہ کیا جاوے
کوئی بات ہو اور کسی کی ہو بلکہ پہلے صحت حدیث کو دیکہا جاوے پہر اگر صحیح ہو تو اسکے معنی کو خیال کیا
جاوے جب وہ معلوم ہو چکے تو اس سے عدول نکیا جاوے اگرچہ مشرق مغرب تک کے لوگ اسکے مخالف ہون اور خدا کی
پناہ ہے کہ تمام امت ترک حدیث پر اتفاق کرے یہ کبھی نہ ہوگا بلکہ کوئی نہ کوئی امت میں اسکا قائل ہوگا اگرچہ

Marfat.com

فی سامرا وجعل حولها طوافا واتخذ منی وعرفات۔

وهب انی عدمت الغیرة علی الملة والدین دافتخرت کصنیع بعض الاجانب بانی فلسفی بحت عادم لکل عاطفة ووجدان فلا ارضی ولا اغضب ولا اسر ولا اغتاظ ولا افرح ولا اتالم وهب انی حملت نفسی علی احتمال الضیم وقبول المکروه والصمم عن البذاء ومجازاة السیئة بالحسنة ومکافاة الخبیث بالطیب فهل کنت ارضی بان تشوه وجه التاریخ وتدمغ الحق وتروج الکذب وتفسد الروایة وتقلب الحقیقة وتنفق التهم وتعود الناس بالخرافة۔ بئس ما زعمت ایها الفاضل فان فی الناس بقایا وان الحق لا یعدم انصارا

ان الغایة التی توخاها المؤلف لیست الا تحقیر الامة العربیة وابداء مساویها ولکن لما کان یخاف ثورة الفتنة، غیر مجری القول ولبس الباطل بالحق بان ذلک انه جعل لعصر الاسلام ثلثة ادوار دور الخلفاء الراشدین ودور بنی امیة ودور بنی العباس، فمدح الدور الاول وکذلک الثالث (ظاهرا لا باطنا کما سیجیء) ولما غر الناس بمدحه للخلفاء الراشدین وهم سادتنا وقدوتنا فی الدین وبمدحه لبنی العباس وهم ابناء عم النبی وبهم فخارنا فی بث التمدن وابهة الملک، ورای ان بنی امیة لیس لهم وجهة دینیة فلا ناصر لهم ولا مدافع عنهم تفرغ لهم وحمل علیهم حملة شنعاء فما ترک سیئة الا وعزاها الیهم وما ... الا وابتزها منهم، ثم لو کان هذا لاجل انهم من ال مروان او لکونهم من سلالة

Marfat.com

تجہپر اوسکا حال چھپا رہا ہو اور تیرا نہ جاننا اس قائل کو اللہ کے سامنے حدیث کے ترک کرنے مین سند نہین ہوسکتا ہے پس حدیث کی معرفت جا اور ہمت نہ ہار حجۃ اللہ البالغہ مین ہے کہا رئیس الاسلام حافظ ابن حزم نے تقلید حرام ہے اور کسی کو حلال نہین کہ کسیکا قول لیوے سوا رسول علیہ السلام کے بغیر برہان کے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ترجمہ یعنے فرمانبرداری کرو اوسکی جو اتاری گئی تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور مت کہا مانو اوسکے سوا اور لوگونکا الھدی المحمود مین ہے ابن الساعاتی نے مجمع مین نقل کیا ایک شخص عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے لگا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ نے اوسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المومنین مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہین کریگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین خوب جانتا ہون اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب نہین دیگا جب تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکا کرنا ثابت نہ ہو اور جب اس نماز پر رسول خدا نے رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہوگی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اسوجہ سے کہ تونے مخالفت کی رسول کی تجھے عذاب کرے انتہی یا اله العالمین اس عاجز کو اتباع اپنے رسول کی مع اخوان دین نصیب کر کہ خاتمہ بالخیر عطا کر اور شرک اور بدعات و اہیات سے اپنے فضل و کرم سے بچا آمین تمام ہوا مقدمہ کتاب کا اب مسائل تجہیز و تکفین ساتھ فضل خدا کے شروع ہوتے ہین اللہم ایاک نعبد و ایاک نستعین فقط

باب بیمار کی عیادت اور اوسکے ثواب کے بیان مین

مشکوۃ مین ابی موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہلاؤ بھوکے کو یعنے مضطر اور مسکین اور فقیر کو اور پوچھو بیمار کو اور چھوڑا دو قیدی کو یعنے دشمن کے ہاتھ سے روایت کی بخاری نے مشکوۃ مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہین جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کو اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چھینکنے والے کا یہ حدیث صحیحین مین ہے ترمذی نے ثویر سے روایت کی وہ روایت کرتے مین اپنے باپ سے کہا پکڑا ہاتھ میرا علی مرتضے نے اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عیادت کرین سو پایا ہمنے انکے پاس ابو موسی کو اور کہا علی نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابوموسی یا زیارت کو کہا اونہون نے مین عیادت کو آیا ہون تو کہا علی رضی اللہ عنہ نے سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان

Marfat.com

امية لكانت تنفق عن الذب عنهم والحماية لهم ولكن كل ذنبهم انهم العرب
على سراقتهم ما غالبته والعجمية مطلقا كما قال

"...... دولة ...... عن الدولة العباسية بانها عربية
...... (الجزء الثاني من تمدن الاسلام)

"وجملة القول ان الدولة الاموية دولة عربية اساسها طلب السلطة
والتغلب" (الجزء الرابع صفحة ١٠٣)

عصبية العرب على العجم

اطال المؤلف واطنب في اثبات هذه الدعوى فذكر
طرفا منها في الجزء الثاني ...... (انظر صفحة ..١) ثم جعل له عنوانا خاصا
في الجزء الرابع (١٠٥)

وقال في هذه الصفحة

"فان العرب ...... جامعة العبيد"

"...... ذلك تواضعا لله"

"وكانوا ...... الموالي ...... الكنى ولا يدعونهم الا بالاسماء
والالقاب ولا يمشون في الصف معهم"

"...... لا يقطع الصلوة الا ثلاثة حمار او كلب او مولى"

...... يستدل على تعزز العربي ...... خلو للسيادة
...... صفحة ..

ایسا نہین کہ عیادت کرے کسی مسلمان کے دن کے شروع مین مگر مغفرت مانگتی رہتے ہین اوسکے
لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب مین مغفرت مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار
فرشتے صبح تک اور ہوگا اوسکے لیے ایک باغ جنت مین مسلم مین ابوہریرہ روایت کرتے ہین رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماویگا قیامت کے دن اللہ تعالی اے آدم کے بیٹے مین بیمار رہا تو نے میری
خبر نہ لی وہ کہیگا اے پروردگار مین تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا
تجھکو معلوم نہین میرا فلان بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اوسکی خبر نہ لی اگر تو اوسکی خبر لیتا تو مجھکو پاتا اوسکے
نزدیک ہے آدم کے بیٹے مین نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھکو کھانا نہ دیا وہ کہیگا اے رب مین تجھکو کیسے
کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا کیا تو نہین جانتا میرے فلانے بندے نے تجھ سے
کھانا مانگا تو نے اوسکو نہ کھلایا اگر تو اوسکو کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے
تجھ سے پانی مانگا تو نے مجکو پانی نہ پلایا بندہ بولیگا مین تجھے کیونکر پلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا
پروردگار فرماویگا میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسکو نہین پلایا اگر پلاتا تو اسکا بدلہ میرے
پاس پاتا مشکوۃ مین ہے ابن عباس روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک گنوار
کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اوسکی کے اور تھے حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھین اوسکو فرماتے
لا باس طہور ان شاء اللہ یعنے نہین کچھ ڈر غم نہ کہا اس بیماری سے اسلیے کہ پاک کرنیوالی ہے یہ
بیماری اگر چاہے اللہ کہا گنوار نے ہرگز نہین یون بلکہ تپ ہے کہ جوش مارتی ہے بوڑھے بڑے پر پلاویگی
یہ تپ اسکو قبرون سے یعنے مار ڈالیگی پس فرمایا رسول علیہ السلام نے پس ہان اسیطرح ہوگا اس روایت کی بخاری نے

باب بیماری اور تکلیف پر صبر کرنیکے ثواب کے بیان مین

مشکوۃ مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتا مسلمان
کو کوئی رنج اور نہ کوئی دوکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ایذا اور غم یہانتک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہے اسکو مگر
جھاڑتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکے گناہ اوسکے روایت کی یہ شیخین نے مشکوۃ مین ابوہریرہ
ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے بھلائی
کا ہوجاتا ہے وہ مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے روایت کی یہ بخاری نے مشکوۃ مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتی ہے مومن کو کوئی

Marfat.com

"فنزعم العرب في أنفسهم الفضل على سائر الأمم حتى في أبدانهم وأمزجتهم فكانوا يعتقدون أنه لا يحمل في سن الستين إلا قرشية ... وأن الفالج لا يصيب أبدا عربيا" "ومنعوا غير العرب من المناصب الدينية المهمة كالقضاء فقالوا لا يصلح للقضاء إلا عربي وحرموا منصب الخلافة على ابن الأمة ولو كان أبوه قرشيا ... ولا يزوجون الأعجمي عربية ولو كان أميرا وكانت هي من أحقر القبائل ..."

"وكان الأمويون في أيام معاوية يعدون الموالي أتباعا وأرقاء وتكاثروا فأدرك معاوية الخطر من تكاثرهم على دولة العرب فهم أن يأمر بقتلهم كلهم أو بعضهم"

اختيارات للمؤلف في نفاق باطله أطوار أشتى

فمنها الكذب كما ترى"

ومنها تعميمه لواقعة جزئية

ومنها الخيانة في النقل وتحريف الكلم عن مواضعها

ومنها الاستشهاد بمصادر غير موثقة مثل كتب المحاضرات والفكاهات

وهاك أمثلة من كل نوع منها قال: "إذا صلوا خلفهم في الصلاة حسبوا ذلك تواضعا لله وكانوا يحرمون الموالي من الكنى الخ وكانوا لا يمشون [illegible] الصلاة إلا ثلاثة" الخ

Marfat.com

تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑہکر بلند کرتا ہے اللہ اسکا ایک درجہ اور گہٹاتا ہے اس سے ایک گناہ مشکوۃ
مین انس سے روایت ہے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے
کہ پاک ہے اور وہ بلند ہے جسوقت کہ مبتلا کرتا ہون مین بندے اپنے کو ساتھہ دو پیاریون اوسکی کے پہر صبر
کرتا ہے دیتا ہون مین عوض انکے بہشت ارادہ کرتے تہے حضرت دو پیاریون سے آنکہین اسکی روایت
کی یہ بخاری نے مشکوۃ مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا گیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور حضرت بخار مین تہے پس لگایا مین نے آنکو ہاتہ اپنا پہر کہا مینے اے رسول خدا کے آپکو ہوتا ہے
بخار سخت پس فرمایا رسولخدا نے ہان تحقیق مجہے بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخص کی تم مین سے کہا ابن
مسعود پس کہا مینے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے آپکے دوگنا ثواب پس فرمایا ہان پہر فرمایا کہ نہین کوئی مسلمان
کہ پہونچے اسکو ایذا مرض سے اور وہ چیز کہ سوا اسکو ہو مگر دور کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکی گناہ اوسکی جیسے
کہ جہاڑتا ہے درخت پتے اپنے یہ حدیث صحیحین مین ہے مشکوۃ مین جابر سے روایت ہے کہ کہا تشریف لائے
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پہر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کانپتی ہے کہا اس نے تپ ہے
نہ برکت دے اللہ اسمین پس فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اسلیے کہ تحقیق تپ دور کرتی ہے گناہ
بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بہٹی میل لوہے کی روایت کی یہ مسلم نے مشکوۃ مین ابو موسی سے روایت ہے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے اور فوت ہوتے
ہین اوس سے بسبب اس کے نوافل اور اوراد لکہا جاتا ہے واسطے اوسکے مانند اسچیز کی کہ عمل کرتا تہا
گہر مین تندرست روایت کی یہ بخاری نے

باب بیچ بیان مین اسکے کہ جب رسولخدا صلعم بیمار ہوتے تو معوذات پڑہکر اپنے پر دم کرتے

مشکوۃ مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے
دم کرتے اپنے پر معوذات اور پہیرتے اپنے پر ہاتہ اپنا جہانتک پہونچ سکتا ہاتہ بدن مبارک پر جب
بیمار ہوئے اوس بیماری مین کہ وفات کبری کی اوسمین تہی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات
کہ تہے حضرت دم کرتے اور پہیرتی ہاتہ رسولخدا کا یعنے اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کے ہاتہون پر
دم کرتی اور دونون ہاتہ انکے بدن مبارک پر پہیرتی روایت کی یہ شیخین نے اور مسلم کی ایک
روایت مین ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے تہے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گہر والون مین سے دم کرتے

Marfat.com

غیرُ خافٍ علی من له المامٌ بتاریخ الفرس والعرب ان الفرس کانت قبل الاسلام تحتقر العرب وتزدری به ولما ارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابه الی کسری العجم اشمأز وقال عبدی یکتبُ الیّ وکتب یزدجرد الی سعد ابن وقاص فاتح القادسیة ان العرب مع شُرب البان الابل واکل الضبّ بلغ بهم الحالُ الی ان تمنوا دولة العجم فأُفٍّ لكَ ایها الدهر الدائر، و کانت ملوك حیرة تحت امرة ملوك العجم۔

ثم لما شرف الله العرب بالاسلام انتصفتِ العربُ من العجم و استنکفوا من سیادتهم علیهم

وجاءت الشریعة الاسلامیة ماحیة لکل فخر ونخوة فقال رسول الله فی خطبته الاخیرة فی حجة الوداع، ان لا فضل للعربی علی العجمی ولا للعجمی علی العربی کلکم ابناء ادم"

وحینئذٍ ارتفع التمایز وتساوی الناس ولکن مع ذلك بقیت فی بعض الناس من کلا الطرفین حزازات کامنة فی صدورهم کانت سببا لحدوث حزبین متقابلین یسمّی احدهما الشُعوبیّة وهی التی تحتقر العرب وترمیه بکل مصیبة حتّی ان ابا عبیدة صنّف کتبا عدیدةً یطعن فیها علی انساب کل قبیلة من قبایل العرب، والثانی المتعصّبون للعرب وقد عقد العلامة ابن عبد ربّه فی کتابه العقد الفرید بابًا فی حجج کلا الطرفین

Marfat.com

اسپر معوذات ترمذی مین ابن عباس سے روایت ہی کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مین دیتے حسنین رضی اللہ عنہما کو ساتھ اس دعا کے اُعِیذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ ترجمہ پناہ مین دیتا ہون مین تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالی کے کہ پوری مین برائی ہر شیطان کی سی اور ہر جانور زہریلے مارڈالنے والے کے سی اور ہر آنکھ نظر لگانیوالی کے سے اور فرماتے حضرت کہ تحقیق باپ تمہارے یعنے حضرت ابرہیم علیہ السلام پناہ مین دیتے تہے ساتھ ان کلمات کے اسمعیل اور اسحاق کو روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے -

باب سکرات موت کے بیان مین

مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہی کہا نہین دیکہا مین نے کسی کو کہ بیماری اوسپر سخت تر ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے روایت کی یہ شیخین نے اور مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہی کہا وفات ہوئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی درمیان ہنسلی میرے کے اور ٹہوڑی میرے کے پس نہین مکروہ جانتی مین سختی موت کی واسطے کسیکے کبہی پیچہے رسول خدا کے روایت کی یہ بخاری نے فائدہ یعنے وفات ہوئی حضرت کی اسحال مین کہ تکیہ کیے ہوئے تہے مجہپر پس مین خوب جانتی ہون شدت انکی کو پس نہین مکروہ جانتی یعنے مین گمان کرتی تہی پہلے سختی موت کے ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکہی مینے سختی رسولخدا کی وفات شریف کی جانا مینے کہ سختی موت کی نہین ہے علامت بری ہونی خاتمہ کی بلکہ وہ ہوتی ہے واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہین بزرگی ورنہ حضرت کو بطریق اولی ہوتی اور ترمذی مین بی بی عائشہ سے روایت ہے کہا انہون نے دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ انکے پاس ایک پیالہ تہا پانی کا اور وہ ہاتہ ڈالتے تہے اوس پیالہ مین اور ملتے تہے اپنے مونہہ پر پانی پہر فرماتے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ یا اللہ مدد کر میری سختیون پر موت کے اور تکلیفون پر موت کے اور ابوداؤد مین بی بی عائشہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کپڑے بال سے وہان نکلے گئی یعنے جب آپ کی وفات

باب وبا کے بیان مین

مشکوۃ مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید پانچ مین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سی مرے یعنے دستون و استسقاء وغیرہا سے تیسرا

واقوالهما ومعظم ما نقله المؤلف فی اثبات عصبیۃ العرب ہی اقوال ذکرہا صاحب العقد فی ھذا الباب کما لوّح بہ المؤلف فی ھامش الکتاب۔ واذا تصفحت الکتب یظہر لک ان الاقوال التی نسبہا الی العرب عموماً انما ہی اقوال شرذمۃ خاصۃ موسومۃ باصحاب العصبیۃ وصاحب العقد حینما ذکر ھذہ الاقوال صدّرہا بقولہ" قال اصحاب العصبیۃ من العرب " وانت تعلمون ان ھذہ العصبۃ لیست کافّۃ العرب ولا اکثرہا بل ولا عشر معشارہا فانک ستریٰ انّ ھؤلاء اُناس شرذمۃ مغمورون فی الناس" ثم ان المؤلف ما اقتنع بذلک بل رُبّما نسب قول رجل مُعیّن معلوم الاسم الی العرب عامۃ،

فقال ناقلاً عن کتاب العقد" وکانوا یکرھون اَنّ یصلوا خلف الموالی وَاذا صلّوا خلفہم قالوا اِنّا نفعل ذٰلک تواضعاً لِلّٰہ" فان صاحب العقد نسب ھذا القول الی نافع بن جبیر فاخذہ المؤلف وجعلہ قولاً عاماً للعرب وھذہ الصنیعۃ اعنی تعمیم الواقعۃ الجزئیۃ ھی اکبر الحیل التی یرتکبہا المؤلف لترویج باطلہ بل ھی قطب رحیٰ تالیفہ،

قال المؤلف" فادرکَ مُعاویہ الخطر من تکاثرھم علی دولۃ العرب فہمّ اَن یامر بقتلہم کلہم او بعضہم" (الجزء الرابع صفحہ ۵۹) ان [illegible] معاویۃ الذی نقلہ المؤلف بعد ھذہ العبارۃ ھو ھذا " کانی انظر الی

Marfat.com

دبکر مرنے والا یعنی دیوار گرنے کے جو بہتا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا اور پانچوان شہید ہے راہ اللہ عزوجل کے روایت کی ہے شیخین نے اور مشکوۃ مین انس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی روایت کی شیخین نے اور مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہے کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقت طاعون کی سو پس خبر دی مجھکو یہ کہ عذاب ہے بھیجتا ہے اسکو اللہ اپنے بندون پر جسپر چاہے اور تحقیق اللہ تعالی نے گردانا ہے اسکو رحمت واسطے مومنون کے یعنی جو کہ صبر کرتی امت اسپر نہین کوئی کہ ہووے طاعون اسکے شہر مین پہر ٹہرا رہے بیچ شہر اپنے کے صبر کرنیوالا اور طلب کرنیوالا ثواب کا یعنی صرف اسی کے لیے ٹہرا رہا نہ اور غرض کیواسطے جانتا ہے یہ کہ نہین پہونچیگی اسکو مگر وہ چیز کہ لکھی اللہ نے واسطے اسکے مگر کہ ہوتا ہے واسطے اسکے مانند ثواب شہید کی روایت کی یہ بخاری نے اور مشکوۃ مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہے کہ بھیجا گیا ایک جماعت پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اون لوگون پر کہ پہلے تم سے تہی یعنے راوی کو شک ہوا ہے کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین مین پس نہ جاؤ اس مین اور جسوقت کہ ہوا ایک زمین مین اور ہو تم اسمین پس نہ نکلو بہاگ کر اوس سے روایت کی یہ شیخین نے ۔

باب اولاد کی موت پر صبر کرنیکے اجر کے بیان مین

ترمذی مین ابی سنان سے روایت ہے کہا دفن کیا مینے اپنے بیٹے سنان کو اور ابی طلحہ خولانی بیٹھے تہے قبر کے کنارے پر پہر جاہا مینے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہون نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت ندون تجکو اے ابا سنان کہا مینے کیون نہین کہا انہون نے روایت کی مجہہ سے ضحاک بن عبد الرحمان بن عرزب نے انہون نے ابو موسی اشعری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندہ کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالی اپنے فرشتون سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہین ہان پہر فرماتا ہے پروردگار تعالی شانہ لیلیا تمنے پہل اسکے دلکا سو کہتے ہین فرشتے ہان پہر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے فرشتے کہتے ہین تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا سو فرماتا ہے اللہ جلشانہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گہر جنت مین اور اسکا نام رکہو بیت الحمد یعنے تعریف کا گہر کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور مشکوۃ مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پہر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کہولنے قسم کے روایت کی یہ شیخین نے تفسیر فتح البیان مین ہے جو مومن دوزخ

Marfat.com

وثبة منهم على العرب والسلطان فرأيت أن أقتل شطرًا وأدع شطرًا" فإن ثبتت هذه الرواية على ثقة بصحتها ليس فيها إلا أن معاوية رأى أن يقتل شطرًا منهم ولكن المؤلف زاد على العبارة وقال إن معاوية همّ أن يأمر بقتلهم كلهم.

قال المؤلف فكانوا يعتقدون أن الفالج لا يصيب إلا العجم" (الجزء الرابع صفحة ٦٠)

استشهد في هذه الدعوى بطبقات الأطباء كما لوّح في هامش الكتاب وايم الله لو كنت تقف على عبارة الطبقات لوقعت في شرك حيرة من اجتراء المؤلف على قلب الحكاية وتغيير الرواية: ذكر صاحب الطبقات تحت ترجمة عيسى الطبيب (الراهب النصراني) أن المهدي ضربه فالج فحضر المتطببون ومنهم عيسى صاحب الترجمة فقال المهدي بن المنصور بن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس يضربه فالج لا والله لا يضرب أحدًا من هؤلاء ولا نسلهم فالج أبدًا إلا أن يسترق أبدًا رهم في الروميات والصقلبيات وما أشبههن.

ثم نقل صاحب الطبقات بعد الحكاية المذكورة عن يوسف الطبيب أن إبراهيم بن المهدي لما اعتل بعلة شبيهة بالفالج ودعا يوسف وقال له ما العلة عندك في عرضي هذه العلة بي علمت أنه كان حفظ

مین داخل ہونگے وہ اس مین ٹھنڈک پاوینگے پس فرمایا جسکے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین داخل
ہوگا مگر اسقدر کہ قسم سچ ہوجاوے اور عذاب نہین پاویگے اور مسلم مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے کتنے عورتون کے انصار مین سے کہ نہین مرتے تم مین سے کسی کے تین فرزند
پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین پس کہا ایک عورت نے انمین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے
فرمایا یا دو مرین اور ایک روایت صحیحین مین یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون بلوغ کو اور مسلم اور مسند
امام احمد مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ کہا ایک شخص نے ای ابوہریرہ مرگیا بیٹا میرا پس غم کیا مینے اسپر کیا
سنی تمنے دوست اپنے سے یعنی رسول خدا سے اسپر کی رحمتین اور سلام ہوا انپر کوئی ایسی چیز کہ خوش کردے ہمارے
دلون کو ہماری مردون کیطرف سے یعنے صغر سن مین جو اولاد فوت ہوگئی کہ آیا وہ کچھ کام آویگی یعنے قیامت
کو کہا ہان سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صغیر اولاد مسلمانون کی مثل جانور دریا کی سی
ہوگی بہشت مین ملیگا ایک انکا باپ پر سے پس پکڑیگا کونا کپڑے اسکا پس نہ جدا ہوگا اس سے یہانتک
کہ داخل کریگا اسکو یعنے باپ کو بہشت مین اور لفظ اسکے واسطے احمد کے ہین اور مسند امام احمد اور ابن
ماجہ مین معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان یعنی ماں باپ
کہ فوت ہون انکے تین فرزند مگر داخل کریگا انکو ساتھ فضل و رحمت کے اللہ تعالی جنت مین یعنے بدلہ
کو بعوض صبر کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمایے یا دو پس فرمایا کہ ہان یا دو عرض کیا فرمایے یا ایک
فرمایا ایک بھی پھر فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری ہاتھ اوسکے مین ہے تحقیق کچا حمل کہ گرتا ہے
البتہ کھینچیگا مان اپنی کو ساتھ آنول اپنی کے طرف جنت کی جبکہ صبر کرے اور گنے مان اسکے مرنیکو ثواب
روایت کی ابن ماجہ نے اس قول تک قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اور ابن ماجہ
علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا بچہ جھگڑیگا
پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کریگا پروردگار ماں باپ اسکے کو آگ مین یعنے ارادہ کریگا داخل کرنے کا
پس کہا جاویگا کچے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت
انکو ساتھ آنول اپنی کے یہانتک کہ داخل کریگا اندونون کو بہشت

باب مصیبت پر صبر کرنے سے اچھا بدلہ ملنے کے بیان مین

موطا امام مالک مین بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

عن امه قول عيسى ابى قريش فى المهدى وولده انه لا يعرض لعقب الفالج الا ان يبذروا بزورهم فى الروسيات وانه قد امل ان يكون الذى به فالج لا عارض الموت فقلت لا اعرف لانكارك هذه العلة معنى اذا كانت ام ولدك التى قامت عنك دنباوندية ودنباوند اشد بردًا من كل ارض الروم فكانه تفرج الى قولى وصدقنى واظهر السرور

وانت ترى ان الظن ببراءة عيسى من الفالج انما كان مبناه حر ارض العرب وليس له ادنى مساس بشرف النسل ولو كان كما يتبادر الى الذهن من عدا سماء ابناء المهدى ثم وتخصيص بعايلة النبى عليه السلام لا يفهم منه العموم مطلقا ولذلك انما ذكر لابراهيم (وهو ابن الخليفة مهدى) ان امه من دنباوند وهو اشد بردًا من ارض الروم فذهب عنه استغرابه عروض الفالج له

فانظر كيف كان مجرى الحكاية فغيرها المؤلف وارتكب لذلك خيانات تترى

ثم ان هذا قول عيسى الطبيب ولا يدرى انه عربيا م لا وغالب الظن انه نصرانى وهب انه عرب فهو رجل من حاشية الدولة يريد ان التزلف الى الخليفة والتملق له فهل يكون قوله قول العرب كافة

قال المؤلف ومنعوا غير العرب من المناصب الدينية العليا كالقضاء فقالوا لا يصلح للقضاء الا عربى (الجزء الرابع صفحة ٦) واسند هذه الرواية الى ابن خلكان

نے جس شخصکو کوئی مصیبت پہونچی پہر وہ جیسا اسکو خدا تعالی نے حکم کیا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
کہکر کہے ای پروردگار مجہکو اس مصیبت مین اجر دی اور اس سے بہتر نیک بدلا مجہے عنایت فرما تو اللہ اپنے
فضل سے اسکی ساتہہ ایساہی کریگا ام سلمہ کہتی ہین جب میرے خاوند ابوسلمہ نے وفات پائی تو مین نے یہی دعا
مانگی پہر مین نے اپنے دل مین کہا ابوسلمہ سے کون بہتر ہوگا سو اللہ تعالی نے اسکا عوض یہ دیا کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے انسے نکاح کیا اور موطا امام مالک مین قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میری زوجہ مرگئی سو آئی محمد بن
کعب قرظی تعزیت دینے مجہکو اور کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فقیہ عالم عابد مجتہد تہا اسکی ایک بیوی تہی
جسپر وہ نہایت شیفتہ تہا اور وہ اسکو بہت چاہتا تہا اتفاق سے وہ عورت مرگئی تو اس شخصکو نہایت رنج اور
بڑا افسوس ہوا اور وہ ایک گہر مین دروازہ بند کرکے بیٹہ رہا اور لوگون سے ملاقات چہوڑ دی تو اوسکے پاس
کوئی نہ جاتا تہا ایک عورت نے یہ قصہ سنا اور اسکے دروازہ پر جاکر کہا کہ مینے ایک مسئلہ پوچہنا ہے مین اسی سے
پوچہون گی بغیر اسکے ملے ہوئے یہ کام نہین ہوسکتا تو اور جتنے لوگ آئے تہے وہ چلے گئے اور وہ عورت دروازہ
پر جمی رہی اور کہا کہ بغیر اسکے ملے کوئی علاج نہین ہے سو ایک شخص نے اندر جاکر اسکو اطلاع دی اور
بیان کیا کہ ایک عورت مسئلہ پوچہنے کو تمسے آئی ہے اور کہتی ہے کہ مین تمسے ملا چاہتی ہون تو سب لوگ
چلے گئے مگر وہ عورت دروازہ چہوڑکر نہین جاتی تب اس شخص نے کہا اچہا اسکو آنے دو پس وہ عورت اسکے
پاس آئی اور کہا کہ مین ایک مسئلہ تجہہ سے پوچہنے کو آئی ہون وہ بولا کیا مسئلہ ہے اس عورت نے کہا مینے اپنے
ہمسایہ مین ایک عورت سے کچہ زیور مانگ لیا تہا تو مین ایک مدت اسکو پہنتی رہی اور لوگون کو ملنے دیتی
رہی اب اس عورت نے وہ زیور مانگ بہیجا ہے کیا مین اسے پہیر دیدون اس شخص نے کہا ہان قسم خدا کی پہیر دے
عورت نے کہا کہ وہ زیور ایک مدت تک میرے پاس رہچکا ہے اوس شخص نے کہا کہ اس سبب اور زیادہ تجہے پہیرنا
ضرور ہے کیونکہ ایک زمانہ تک تجہے اوسنے مانگے پر دیا عورت بولی اے فلان خدا تجہہ پر رحم کرے تو کیون
افسوس کرتا ہے اس چیز پر جو اللہ جل جلالہ نے تجہے مستعار دی تہی پہر تجہہ سے لیلی اللہ جل جلالہ اسکا زیادہ
حقدار ہے تجہہ سے خبر اس شخص نے غور کیا تو عورت کی بات سے اللہ تعالے نے اسکو نفع دیا **فائدہ**
اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مثال کے طور پر کوئی بات کرنا جہوٹہ نہین ٹہرا اور موطا امام مالک مین عبد
الرحمان بن قاسم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کی تمام مصیبتین ہلکی ہو
جاتی ہین میری مصیبت کو یاد کرکے **فائدہ** یعنے آپ کی وفات سے بڑہکر کوئی مصیبت نہین ہے تمام دکہہ

حقيقة هذا القول ان الحجاج لما اسر سعيد بن جبير التابعي المشهور وكان من الموالي قال له ممتنا عليه اما جعلتك اماما للصلوة في الكوفة ولم يكن في الكوفة الا العرب قال ابن جبير نعم ثم قال له الحجاج اليس انى لما اردت ان اوليك قضاء الكوفة ضج العرب وقالوا لا يصلح للقضاء الا عربي وقد ذكر الرواية ابن خلكان بطولها ولا يخفى عليك ان كوفة لم يكن اذ ذاك فيها الا العرب وظاهر ان القضاء لا يصلح له الا من كان عارفا بعوائد الامة مطلعا على خصائصهم وكيفية تعاملهم فيما بينهم وسعيد بن جبير لم يكن من العرب ولو كان استنكاف اهل كوفة من قضائه لاجل كونه من الموالي لاستنكفوا من امامته للصلوة فان الامامة اعلى شرفا وارفع محلا من القضاء وهذا ابو حنيفة كان من الموالي ارادوا ان يولوه القضاء في عصر بني امية فامتنع ولم يرض بذلك وقد ذكر الواقعة ابن خلكان مفصلا.

قال المؤلف "حرموا منصب الخلافة على ابن الامة ولو كان قرشيا" نعم ولكن لم يكن هذا للاستهانة به قال الاصمعي كانت بنو امية لا يبايع لبني امهات الاولاد فكان الناس يرون ان ذلك للاستهانة بهم ولم يكن لذلك ولكن لما كانوا يرون ان زوال ملكهم على يد ابن ام ولد[1]" اما ما استدل به المؤلف من قول هشام بن عبد الملك لزيد بن علي

[1] انظر الجزء الثاني من العقد الفريد طبع مصر صفحة ٣٣٠.

Marfat.com

اور رنج اوسکے مقابلہ مین ہیچ ہین ترمذی بن ابی برزہ سی روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جسکا لڑکا مرگیا ہو پہنائی جاویگی اسکو چادر جنت کی۔

باب منع ہونے موت کی آرزو کرنے کے بیان مین

مشکوۃ مین ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہی تو شاید وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سی یعنے ساتھہ توبہ کرنے کے اور ادائی حقوق اکو کرے روایت کی یہ بخاری نے اور مشکوۃ مین انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کے سبب ضرر کے کہ پہنچے اسکو یعنے مالی ہو یا بدنی پس اگر ہے ضرور آرزو کرنے والا موت کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھہ مجھہ کو جبتک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے یعنی مرنے سی اور مار مجکو جسوقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے یعنے جینے سی روایت کی یہ شیخین نے اور مشکوۃ مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کندھا میرا یعنے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پہر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہے بلکہ گذرنیوالا راہ کا اور تہے ابن عمر کہتے جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے روایت کی یہ بخاری نے اور مشکوۃ مین جابر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول نزع کیوقت کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے ہے یہ کہ دراز ہو عمر بندی کی اور نصیب کری اسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی نے مین حارثہ بن مضرب سے روایت ہی کہا گیا مین خباب کی پاس اور انہون نے داغ دیے تہے اپنے پیٹ مین یعنے کسی بیماری کے سبب فرمایا خباب نے مین کسیکو نہین جانتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سی کہ اسپر آئے ہون بلائین جیسے مجھہ پر آئین اور مین تہا زمانے مین رسول خدا کی کہ نہین پاتا تہا ایک درہم اور اب میرے گہر کے کونے مین چالیس ہزار درہم ہین اور اگر منع نکیا ہوتا ہم کو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنیکا تو البتہ مین آرزو کرتا یعنے روپے پیسے کے ڈر سے آرزو موت کے کرتا اور یہ انکا کمال زہد تہا اور مشکوۃ مین ابو امامہ سی روایت ہی کہا بیٹھے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو رسول خدا نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنے سبب یاد دلانے احوال آخرت کی پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پہر کہا ہائے کاشکے مین مرجاتا

Marfat.com

انك ابن امة ولذلك لا تصلح للخلافة فقد رد عليه زيد وقال ان اسماعيل كان ولد الجارية وكان سيد البشر محمد من سلالته ومن المعلوم ان زيدا وهو ابن الامام زين العابدين ارفع شانا واعظم محلا واطيب ارومة واصدق قولا من هشام ثم لو كان هذا الامر حقا ما كانوا يولون الخلافة يزيد بن الوليد الاموى ومروان الحمار وهما ابنا امة

ولما فرغنا عن ابداء شطر من خبايا ان المؤلف ليكون كالعنوان على دابه فى تاليفاته حاولنا ان نحقق اصل المسئلة اى ان العجم والموالى هل كانوا اذلاء ساقطين مرذولين يعاملون معاملة العبيد فى عصر بنى امية كما يدعيه المؤلف اوكانوا بمحل من الشرف والعزة يعترف لهم العرب بالفضل والسودد ويوثق لهم او نقسط والملحق اعلم ان البلاد التى كانت عواصم الاقاليم وقواعدها فى عصر بنى امية هى مكة والمدينة والبصرة والكوفة واليمن ومصر والشام والجزيرة وخراسان وكان لكل هذه الاصقاع امام يقودهم ويسود عليهم وهذه اسماءهم

مكة المشرفة	عطاء بن ابى باح هو استاذ الامام ابى حنيفة
يمن	طاؤس
الشام	مكحول

Marfat.com

یعنے لڑکپن مین تو گنہگار نہ ہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے سعد کیا نزدیک تیرے آرزو کرتا ہے مرنیکی پس مکرر فرمایا اسکو تین بار پہر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا جنت کے لیے پس جسقدر کہ دراز ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے روایت کی یہ احمد نے ۔

باب وفعتہً یعنے ناگہانی موت آجانے کے بیان مین

ابوداؤد مین عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے جو ایک صحابی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہان مرجانا غضب کی پکڑ ہے **فائدہ** ناگہان مرنا اللہ کے غضب کی نشانی ہے بندہ کے لیے اسلیے کہ اسکو مہلت ندی کہ وہ سفر آخرت کا سامان درست کرتا یعنے توبہ اور عمل صالح کرتا یا وصیت کرتا زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے اپنی کتاب مین کہ ناگہانی موت غضب

ہے کافر کے لیے اور رحمت ہے مومن کے لیے

باب حالت نزع مین تلقین کرنے کے بیان مین

مشکوٰۃ مین ابی سعید و ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تلقین کرو ان شخصون کو کہ قریب مرنیکے ہین کلمہ لا الٰہ الا اللہ روایت کی یہ مسلم نے اور مشکوٰۃ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم مریض کے یا قریب المرگ کے پاس پس کہو اچھی بات اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اسچیز پر کہ تم کہتے ہو بیچ اسکے روایت کی یہ مسلم نے اور مشکوٰۃ مین عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم یعنے قریب المرگون کو یہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ **ترجمہ** نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے ہے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا ہے یہ کلمہ واسطے تندرستون کے فرمایا بہتر اور بہتر روایت کی ابن ماجہ نے اور ابوداؤد مین بی بی ام سلمہ سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم مریض یا مردہ کے پاس تو اچھی دعا کرو اسلیے کہ فرشتے اسوقت آمین کہتے ہین تمہاری دعا پر کہا ام سلمہ نے پہر جب وفات پائی ابوسلمہ نے یعنے انکے شوہر نے تو آئی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ ابا سلمہ نے انتقال کیا تو فرمایا حضرت نے یہ دعا پڑہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً **ترجمہ** یعنے یا اللہ بخشدے مجہکو اور اسکو یعنے شوہر کو

135394

Marfat.com

مصر،	يزيد بن ابی حبیب،
الجزیرة،	میمون بن مهران،
خراسان،	ضحاک بن مزاحم،
البصرة	الامام الحسن البصری،
الکوفة،	ابراهیم النخعی،

وکل هؤلاء غیر ابراهیم النخعی کانوا الموالی وبعضهم ابناء الاماء ومع کونهم اعیاناً وکونهم اولاد الاماء کانوا سادة الناس وقادتهم تذعن لهم العرب وعترتهم وخلفاء بنی امیة وولاة الامر،

فاما عطاء بن ابی رباح فمع کونه ابن سندیة کان شیخ الحرم والیه المرجع فی الفتوی وعلیه المعول فی المسائل، قال ابن خلکان فی ترجمته قال ابراهیم بن عمرو بن کیسان اذکرهم فی زمان بنی امیة یامرون فی الحج صایحا یصیح "لا یفتی الناس الا عطاء بن ابی رباح"، وهل یمکن ان ینادی بمثل ذلک من غیر رضی الخلفاء واما طاؤس فلما قضی نحبه بمکة ازدحم الناس فی جنازته حتی تعذر الصلوة علیه وکان ابراهیم بن هشام اذ ذاک والیا علی مکة فاستعان بالشرطة ومشی فی جنازته عبد الله ابن الامام حسن علیه السلام واضعا نعشه علی عاتقه وصلی علیه الخلیفة هشام بن عبد الملک الاموی ذکر کل هذا العلامة

اور اسکے بدل مین مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پھر جب مین نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالی نے مجھے
ان سے بہتر شوہر دیا یعنے رسول خدا شوہر ملا کیا اللہ تعالی نے دعا قبول کی اور **ابو داؤد** مین معاذ بن جبل
سے روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوےگا وہ بہشت مین داخل
ہوگا اللھم اجعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ای خدا ہمارا آخری کلام لا الہ الا اللہ کر دی جب کسی کو
سکرات شروع ہووی تو پاس والون کو چاہیے یہی کلمہ پڑہین اور مریض کو پڑہا دین تاکہ آخری کلام اسکا یہی
ہوجاوے اور **مشکوۃ** مین معقل بن یسار سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہو سورہ یسین یعنے
مردون پر روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے مراد مردون سے قریب المرگ ہین

باب فوت شدہ سابق کو قریب المرگ کی زبانی سلام بھیجنے کے بیان مین

مشکوۃ مین عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا جبکہ آئی کعب کو موت آئی انکے پاس
ام بشر بیٹی براء بن معرور کے پس کہا ای ابا عبد الرحمن کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو یعنے بعد مرنیکے فلانے
سے پس کہہ اسکو میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجھکو اے ام بشر ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگے
اس سے کہا ام بشر نے ای ابا عبد الرحمن کیا نہین سنا تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق
روحین مومنون کی بیچ قالب جانورون سبز کے کہا دینگی میوے درختون بہشت کے سے کہا ہان کہا ام
بشر نے پس وہ فضل و کرامت ہے کہ امید رکہی جاتی ہی تیرے لیے روایت کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے
کتاب بعث اور نشور مین اور **مشکوۃ** مین محمد بن منکدر سے روایت ہے کہا گیا مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اور وہ
تھے قریب مرنے کے پس کہا مینے کہنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سلام میرا روایت کی یہ ابن ماجہ نے

باب میت کی آنکھون کو بند کر دینے کے بیان مین

ابو داؤد مین ام سلمہ سے روایت ہی داخل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس اور تحقیق
آنکھین اسکی کھلی رہ گئین تہین سو آپنے انکو بند کیا تو انکے گھر والے چلائے یعنے انکو معلوم ہوا [illegible]
مرگئی تب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ اپنی جانون پر [illegible] [illegible]
کہ تم جو کہتے ہو اسپر فرشتے آمین کہتے مین پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ [illegible] [illegible] ابو سلمہ کو بخشدے
اور اسکا درجہ بلند کر راہ پانیوالون مین اور قائم مقام یعنے کارساز اور جانشین اسکا کر اوسکی باقی ماندہ
لوگون مین اور ہمکو اور اسکو بخشدے اے سارے جہانون کے پالنے والے اور اسکی قبر اوسکے لیے کشادہ [illegible]

ابن خلکان فی ترجمة طاؤس فهل یکون منزلة اعظم من ذلك،

واما مکحول الشامی فاحد الائمة المتبوعین وقال الزهری العلماء اربعة
فلان وفلان ومکحول واما یزید بن ابی حبیب فهو الذی ارسله عمر بن
یفقه الناس فی مصر ویفتیهم فی المسایل وهو المعلم الاول لهم کما صرح
بذلك السیوطی فی حسن المحاضرة واما میمون بن مهران فمع فقهه
وسیادته کان امیرًا علی الخراج فی الجزیرة کما صرح به ابن قتیبة
المعارف اما حسن البصری فحدث عن البحر ولا حرج
والسادة والقواد وعلیه المعوّل والیه المنتهی،

ذکر السخاوی فی شرح الفیة الحدیث للعراقی (طبع لکهنو
ان هشامًا قال للزهری من یسود اهل مکة قال عطاء قال بم سادهم قال
بالدیانة والرّوایة قال هشام نعم من کان ذا دیانة حقّت الروایة
ثم سأل عن یمن قال طاؤس وکذلك سأل عن مصر والجزیرة
والبصرة والکوفة فاخذ الزّهری یعد اسماء سادات هذه البلاد
سمّی رجلا کان هشام یسأل هل هو عربیّ ام مولًی وکان یقول الزهری
مولًی الی ان اتی علی النخعی وقال انه عربی فقال هشام الآن
والله لیسودنّ الموالی العرب ویخطب لهم علی المنابر والعرب

ان التابعین لهم اعلی محل فی تاریخ الاسلام

اور اسکی قبر مین روشنی کردے

باب انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کے بیان مین

ابو داؤد مین ام سلمہ سے روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو تم مین کچھ مصیبت یعنے تکلیف تھوڑی یا بہت پہونچی تو چاہیے کہ کہے بیشک اللہ ہی کے ہین اور بیشک ہم اوسی پاس پھر کر جانیوالے ہین لے اللہ تیرے پاس مین اپنی مصیبت لاتا ہون مجکو اسمین ثواب دے اور اس سے بہتر بدلا مجھکو دے

باب میت کو بوسہ دینے کے بیان مین

مشکوۃ مین بی بی عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہا تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اسحالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے تھے یہانتک کہ بہین آنسو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرے عثمان کے روایت کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے فائدہ اول مہاجرین مین سے انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہے اول بقیع مین یہی دفن کیے گئے بعد اونکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھہرا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے پتھر اوٹھا کر اونکی قبر کے سرہانے بر واسطے نشان کے رکھا پس اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان میت پر اول دفن کرنے سے اور رونا اوسپر آنسوون سے بغیر آواز جائز ہے اور مشکوۃ مین بی بی عائشہ سے روایت ہی کہا تحقیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت کہ وفات اونکی ہو چکی تھی روایت

باب میت کی اوصاف بیان کرکر رونے اور چلانے کی ممانعت کی بیان مین

ابو داؤد مین ام عطیہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی نوحہ کرنے والی عورت کو فائدہ نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت میت کی بھلائیان بیان کرکر روے اور بعضون نے کہا ہے کہ میت پر آواز کے ساتھ رونیکو نوحہ کہتے ہین اور نوحہ سننے سے مراد یہ ہے جو قصداً اوسپر راضی ہو کر سنے اور ابو داؤد مین ابن عمر سے روایت ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت البتہ عذاب کیجاتی ہے اوسکے گھر والون کے رونے کے سبب سے جو اوسپر روتے ہین حضرت بی بی عائشہ نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور غلطی کی اونہون نے سچ یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گذرے تو آپنے فرمایا یہ صاحب قبر یعنے مردہ عذاب کیا جاتا ہے اور اسکے گھر والے اوسپر روتے ہین پھر بی بی عائشہ نے پڑھی یہ آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ترجمہ اور نہین اوٹھاتا کوئی

سعید بن جبیر ؓ ھو اسود وقد ولاہ حجاج بن یوسف امامة الصلوٰة فی الکوفة کما ذکرہ ابن خلکان فی ترجمته والکوفة اذ ذاک جمجمة العرب و قبة الاسلام وھل یصح بعد ذلک دعوی المؤلف ان العرب کانت تستنکف عن الصلوٰة خلف الموالی ؛

وھذا سلیمان الاعمش استاد الثوری کان عبدا عجمیا وکان بمنزلة من العز والشرف انه لما کتب الیه الخلیفة ھشام بن عبد الملک ان یکتب له مناقب عثمان ومساوی علی اخذ کتاب ھشام والقمه عنزا کان عنده وقال للرسول قل لھشام ھذا جواب کتابک (ابن خلکان ترجمة الاعمش)

وھذا حماد الراویة الذی دوّن المعلقات وله المکانة الکبری فی الادب والشعر کان عبدا اسود وکانت ملوک بنی امیة تقدمه وتؤثره وتستزیره کما ذکرہ ابن خلکان ؛

وھذا سالم بن عبد الله بن عمر کان ابن امة ولما دخل الخلیفة ھشام بن عبد الملک المدینة ارسل الیه یدعوه فاعتذر فدخل علیه ھشام ووصله بعشرة الاف ثم لما حج ورجع کان سالم اذ ذاک مریضا فذھب لعیادته ولما توفی صلی علیه وقال لا ادری بای الامرین انا اسر بحجتی ام بصلوتی علی سالم ۔ له

له عقد الفرید ترجمة ھشام بن عبد الملک

اٹھانیوالا بوجہ دوسرے کا دوسری روایت مین ہی کہ وہ قبر یہودی کی تھی **فائدہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تعجباً ارشاد فرمایا تھا کہ قبر مین تو میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اوس کے وارث یہان رو رہے ہین
اس سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ سمجھے کہ شاید وارثون کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ
یہ غلط ہی کلام اللہ سے **فائدہ** جواب اس کا یہ ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث کو
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر اپنے اجتہاد سے کیا یہ اعتراض انپر جب وارد ہوتا کہ یہ حدیث اسی قصہ مین سنی
گئی ہو حالانکہ یہ ثابت ہوئی ہے ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعددہ کی عبد اللہ بن عمر اور سوا ان کے
اوروں سے مقید اور مطلق اور ترمذی مین ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ جو شخص مر جاوے پھر کوئی اوسکی تعریف
مین رو کر کہے ای پہاڑ ای سردار یا اس قسم کی اور باتین تو اس میت کو دو فرشتے مکا مارتے ہین اور کہتے
مین کیا تو ایسا ہی ہے اور بلوغ المرام مین ابن عمر سے روایت ہے کہ جس میت پر کوئی بین کر کے رووے اوسکو قبر مین
عذاب ہوتا ہے اور **مشکوة** مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ دنیا مین جس پر نوحہ کیا جاتا ہے قیامت مین
اوس پر عذاب کیا جاویگا نوحہ کیا جانیکے سبب اور **مشکوة** مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین طریقے ہمارے سے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکار
پکارنا جاہلیت کا سا یعنی وقت رونیکے وہ چیز کہے کہ نہین جائز شرعاً مانند نوحہ اور رونا واویلا کرنے کی روایت
کی شیخین نے اور **مشکوة** مین ابی مالک اشعری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار چیز
ہین میری امت مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگے انکو یعنی اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور
طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب تارون کے اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنیوالی جس
وقت توبہ نکی ہو پہلے مرنے اپنے کے کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے موقف مین اور اوسپر ہوگا کرتا قطران
کا اور کرتا خارش کا روایت کی مسلم نے اور ابو داؤد مین یزید بن اوس سے روایت ہے مین ابو موسی پاس گیا
وہ بیمار تھے تو انکی عورت نے رونیکا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسی نے اس سے کہا تو نے سنا نہین
رسول خدا کا وہ بولی کیون نہین پھر وہ عورت چپ ہو رہی جب ابو موسی وفات پا گئے تو مین انکی بیوی
سے پوچھا وہ کیا تھا جو ابو موسی نے تم سے کہا تھا کیا تو نے نہین سنا فرمودہ رسول خدا کا پھر تم چپ
ہو رہی تھین اوس نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے ہم مین سے وہ شخص جو میت کے غم مین
اپنا سر منڈا ڈالے یا چلا کر رووے یا مونہہ پیٹے یا کپڑے پھاڑے **فائدہ** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا

اعتراض

النص القاطع في هذا البحث

ذكر ابو العباس المبرّد في كامله ما هو قول فصل في هذا الباب لا يدع مجالاً للريب، ولا متسعاً للشك، قال

"وانما ذكرنا هذا لتقدم قريش في اكرام مواليها، ولّى رسول الله صلى الله عليه وسلم جيش موتة زيداً مولاه... وامّر رسول الله اسامة بن زيد فبلغه ان قوماً قد طعنوا في امارته فقال لقد طعنتم في امارة ابيه وقد كان لها اهلا وان اسامة لها لاهل وقالت عائشة لو كان زيد حيّاً ما استخلف رسول الله غيره وقال عبد الله بن عمر لابيه لم فضّلت اسامة عليّ وانا وهو سيّان فقال كان ابوه احب الى رسول الله من ابيك وكان احبّ الى رسول الله منك واوصى رسول الله بعض ازواجه لتميط عن اسامة اذى من مخاط اولعاب فكانها تكرهته فتولى منه ذلك رسول الله.... وكان ادّى الى بني قريظة مكاتبة سلمان فكان سلمان مولى رسول الله فقال علي بن ابي طالب رض سلمان منا اهل البيت، ويروى ان المهديّ نظر اليه ويد عمارة ابن حمزة في يده فقال له رجل من هذا يا امير المومنين فقال اخي وابن عمي عمارة بن حمزة فلمّا ولّى الرجل ذكر ذلك المهديّ كالمازح لعمارة فقال له عمارة انتظرت ان تقول "ومولاى" فانفض والله يدك من بين يدى فتبسم امير المومنين المهدى ولم يكن الاكرام للموالي في جفاة العرب زعم الليثي انه كانت بين جعفر بن سليمان وبين مسمع بن كردين منازعة وبين يدى مسمع مولى له، له بهاء ورواء ولسن فوجّه جعفر مولى له لينازعه ومجلس مسمع حافل فقال زانصفه والله جعفر انصفته وان حضر حضرت معه وان عند عن الحق عندت عنه وان وجّه اليّ مولى مثل هذا وومأ الى مولى جعفر فقال مولى مثل هذا غاضّاً

تو اوس کے غم مین یہ کام کرتے جسطور ہنود مین بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلاکر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر نہین ہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین اور ابوداؤد مین ایک عورت سے روایت ہے جسنے بیعت کی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اون باتون مین کہ جسکا رسول خدا نے ہمسے عہد لیا تہا یہ بہی تہی کہ ہم آپکی نافرمانی نہ کرین اور مونہہ نہ نوچین اور خرابی اور تباہی کو نہ پکارین اور کپڑے نہ پہاڑین اور بال نہ بکہیرین فائدہ یعنے اموات مین یہ حرکات نکرین اگر بہت کچہ کرین تو یہی کہ آہستہ آہستہ آنسوؤن سے رودین صبر اور شکر کرین اور مشکوٰۃ مین عمران بن حصین اور ابی برزہ سے روایت ہے کہا دونون نے کہ نکلے ہم ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کے پہر دیکہا کئی شخصون کو پہینکے ہوئے تہین اونہون نے چادرین اپنی چلتے تہے کرتون مین پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتہہ کام جاہلیت کے مناسبت کرتے ہو تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ بد دعا کرون تمپر ایسی بد دعا کہ پہرو تم طرف گہرون اپنے کے غیر صورتون اپنی مین یعنی بندر یا سور وغیرہ ہوکر جاؤ کہا راوی نے پس لے لین ان شخصون نے اپنی چادرین اور پہر دوبارہ ایسا کام نکیا روایت کی یہ ابن ماجہ نے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین رسم تہی کہ چادر کرتے پر اوڑہتے تہے یہ اشارہ تہا پریشانی حال پر کہا طیبی نے کہ ادنی تغیر پر یہ وعید شدید وارد ہوا تو کیا حال ہوگا اکثر رسوم بری پر تنبیہ ہے اور مشکوٰۃ مین ابن عباس سے روایت ہے کہا وفات پائی زینب بنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس رونے لگین عورتین پس شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنا انکو ساتہہ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا حضرت عمر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ سے اور فرمایا آہستگی کر اے عمر پہر فرمایا عورتون کو دور رکہو اپنے کو آواز شیطان کی سے یعنے چلاکر اور بیان کر کر نہ رونا پہر فرمایا جو کچہ کہ ہو آنکہہ سے یعنے آنسو اور دل سے یعنے غم پس وہ اللہ کی طرف سے ہے اور سبب رحمت کا ہے یعنی پسند مین یہ چیزین ہین اور جو ہو ہاتہہ اور زبان سے پس وہ شیطان سے ہے روایت کی یہ احمد نے اور ابوداؤد مین بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گہر مین داخل کرے جس سے خدا تعالی نے نکالا ہے اسکو یہ رسول اللہ نے اس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ کی موت پر بی بی ام سلمہ کو رولانے آئی

Marfat.com

لما يكره وتجهت اليه واومأ الى مولاه فعجب اهل المجلس من وضعه مولاه ذلك الذى تبهأ بمثله العرب وقيل لرجل لابيه والمولى لمواليه وفى بعض الاحاديث ان المعتق من فضل طينة المعتق ويروى ان سلمان اخذ من بين يدى رسول الله تمرة من تمرات الصدقة فوضعها فى فيه فانتزعها رسول الله فقال يا ابا عبد الله انما يحل لك من هذه ما يحل لنا ويروى ان رجلا من موالى بنى مازن يقال له عبد الله بن سليمان وكان من جلة الرجال نازع عمرو بن هلال المازنى وهو فى ذلك الوقت سيد بنى تميم قاطبة فظهر عليه المولى حتى أذن له فى داره فادخل الفعلة دار عمرو فلما قلع من سطحه ساقا كف عنه ثم قال يا عمرو قد اريتك القدرة وسأريك العفو وقد كان فى قريش من فيه جفوة ونبوة كان نافع بن جبير احد بنى نوفل بن عبد مناف اذا مرّ عليه بالجنازة سال عنها فان قيل قريش قال وا اقواماه وان قيل عربى قال وامادتاه وان قيل مولى وعجمى قال اللهم هم عبادك فاخذ منهم من شئت وتدع ويروى ان ناسكا من بنى الهجيم بن عمرو بن تميم كان يقول فى قصصه اللهم اغفر للعرب خاصة وللموالى عامة فاما العجم فهم عبيدك والامر اليك وقال الاصمعى قال سمعت اعرابيا يقول لآخر اترى هذه العجم تنكح نساءنا قال ارى ذلك والله بالاعمال الصالحة قال توطأ والله رقابنا قبل ذلك" انتهى (صفحة ١٠، و ١١، و ١٢، طبع اوربا)

تدل هذه النصوص على امور:

١ - ان اكرام الموالى كان من ديدن العرب عامة وقريشها خاصة.

٢ - لم يكن الاكرام للموالى واكثرهم العجم عند جفاة العرب ونبأتها كما لم يكن الاكرام للعرب عند الشعوبية واكثرهم العجم

٣ - كان نافع بن جبير وامثاله من جفاة العرب فلا يصح الاستدلال باقوالهم على استحقار العرب للموالى العجم كما لا يسوغ الاستدلال باقوال علان وامثاله على ازدراء العجم للعرب

Marfat.com

فائدہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خاوند کا نام ابی سلمہ تہا جب وہ فوت ہوئی تب کوئی عورت انکو رولانے آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنے ایمان کی برکت سی شیطان اس گہر سے دور ہوا ہے اب رونے پیٹنے سی شیطان کو پہر اس گہر مین نہ داخل کر اس حدیث سی صاف اور واضح دلیل ثابت ہوا کہ رونے پیٹنے کیواسطے محفل اور مجمع کرنا کام شیطانی ہے مصیبت مین صبر اور شکیبائی چاہیے نہ کہ ہائے ہائے اور واویلا مچائے

باب غسل دینے میت کے بیان مین

ابوداؤد مین ام عطیہ سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا غسل دو انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکہو تو پانی اور بیر کے پتے سی اور اخیر مین کافور بہی شریک کرو اور تم جب غسل سے فارغ ہو تو مجہے اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئین تو آپ کو خبر دی آپنے اپنا تہبند دیا اور کہا کہ یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو یہ تہبند آپنے تبرک کے طور پر دیا یہ صاحبزادی زینب تہین **ابوداؤد** مین ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پہر ہم نے اون کے سر کے بالون کی تین لٹین کر دین اور **ابوداؤد** کی دوسری روایت مین ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یون مروی ہی کہ پہر ہمنے انکے سر کے بالون کی تین لٹین گوندہ دین اور انکو سر کے پیچہے ڈالدیا ایک لٹ سامنے والے بالون کی اور دو لٹین ادہر اودہر کے بالونکی اور **ابوداؤد** مین ام عطیہ سی روایت ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عورتون سے فرمایا جو آپکی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل دیتی تہین کہ اوسکی داہنی طرف سے اور وضو کے مقامون سی غسل دینا شروع کرو **فائدہ** معلوم ہوا کہ میت کے غسل داہنی طرف سی شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنے مونہ اور ہاتہہ کو مقدم کرے دوسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے جیسا اوپر گذرا ام عطیہ کی حدیث مین جسکو مالک نے روایت کیا اور جسکو [illegible] ام عطیہ سی روایت کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا [illegible] بار یا اس سے بہی زیادہ جہانتک مناسب ہو محمد بن سیرین غسل میت سیکہتے تہے ام عطیہ سے تو اونہون نے کہا پہلے دو بار پانیمین بیری کے پتے سے غسل دیا جاوے پہر تیسری بار پانی اور کافور سی اور **ابوداؤد** مین عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس نے اپنے شوہر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو غسل دیا

Marfat.com

ولو اخذنا في تعداد امثال هذه الوقائع لطال الكلام ومل الناظرون

ويظهر مما مر عليك ان الموالي كانوا في ايام بني امية بأعلى محل من

الشرف والمكانة وكانت العرب تذعن لهم وتقلدهم وتقتدي بهم

وترفع شأنهم فمن العجب قول المؤلف بعد ذلك ان الموالي وابناء الاماء كانوا

في عصر بني امية محتقرين ساقطين يزدري بهم لا يقام لهم وزن وكان

العرب وبنو امية يعاملونهم معاملة العبيد"

مثالب بني امية المقصد الذي جعله المؤلف نصب عينه ومرمى غايته هو

ان الامة العربية اذا بقيت على صرافتها فهي جامعة لجميع اشتات الشرور من

الجور والقسوة والهمجية وسفك الدماء والفتك بالناس ولكن لما كان

لا يقدر على اظهار هذا المقصد تصريحا احتال في ذلك فتمحل لمذهب جعل

الكلام طيبا لظاهره وذلك بان قسم عصر الاسلام الى ثلثة ادوار فمدح

سياسة الخلفاء الراشدين وقال بعد مدحها.

> على ان سياسة الراشدين على الاجمال ليست مما يلائم طبيعة العمران او
> تقتضيه سياسة الملك وانما هي خلافة دينية توقفت على رجال يندر
> اجتماعهم في عصر. فاهل العلم بالعمران لا يرون هذه السياسة
> تصلح لتدبير الممالك في غير ذلك العصر العجيب وان انقلاب تلك الخلافة
> الدينية الى الملك السياسي امر لابد منه (الجزء الرابع صفحه ٣٠٢)

جب اونکی وفات ہوئی پہر نکلکر مہاجرین سے پوچہا کہ مین روزے سے ہون اور آج سردی بہت ہی کیا مجہپر بہی غسل واجب ہے بولے نہین **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسال پر غسل لازم نہین آتا بلکہ مستحب ہے اور یہ بہی ثابت ہوا کہ زوجہ اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور اسیطرح شوہر اپنی زوجہ کو کیونکہ حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے غسل دیا بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ سے فرمایا کہ اگر مر جاوگی تو سامنے میرے تو غسل دونگا تجہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شوہر کو درست نہین کہ زوجہ کو غسل دیوے اور ام عطیہ کی حدیث سے استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کا عورتون کو حکم دیا اور انکے شوہر کو اجازت نہ دی مگر یہ استدلال ٹہیک نہین ہے اسلیے کہ اس سے ممانعت ثابت نہین ہوتی بلکہ احتمال ہے کہ شوہر اون کے اس وقت موجود نہ ہون **فائدہ** جب ارادہ میت کے غسل دینے کا کرین تو اول تختے کو اچہی طرح دہو لین پہر میت کو اسپر لٹا دین کپڑے میت کے اوتار کر ستر اوسکا ساتہہ ایک کپڑے کے کہ لنبا ؤمین ڈیڑہ ہاتہ اور چوڑاؤمین دو ہاتہہ ہو ڈہانک دین پہر آبدست کرا کر وضو بدون کلی اور ناک مین پانی ڈالنے کے کرا دین لیکن پارچہ پاک سے دانت اور مونہہ اور سوراخ بینی تر کرکے صاف کرین پہر غسل دین ایسے پانی سے جو بیری کے پتے سے جوش دیا ہو پہر سر اور ڈاڑہی اوسکی خطمی سے دہو دین اگر خطمی نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دہو دین اور پہلے بائین کروٹ پر لٹا دین پہر پانی ڈالین یہانتک کہ پہونچے پانی اس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہے پہر داہنی کروٹ پر لٹا کر پانی بہائین جہانتک کہ تختے والی کروٹ تک پہونچے اور شکم کو نرم نرم ملین فرمایا امام شوکانی نے درر البہیہ مین کہ واجب ہے نہلانا مردون کا زندون پر اور ناتے والا اولی ہے ساتہہ ناتے والے کے اگر اوسکی جنس سے ہو اولی ہے میان بی بی کے لیے اور بی بیان کے لیے

باب کفن میت کے بیانمین

ابوداود مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب مین سے جو فوت ہو گیا تہا اور لوگون نے ناقص کفن دیکر رات کو اسکو دفن کر دیا تہا تو آپنے منع کیا کسی مردہ کو دفنانے سے رات کو جبتک اسپر نماز نہ پڑہی جاوے اجماعت سے مگر جس صورت مین لاچاری ہو جیسے سفر وغیرہ مین تو رات کو بہی دفنا دینا جائز ہے **ابوداود مین ہے**

Marfat.com

فاثبت بذلك ان سياسة الخلفاء الراشدين ليست فيها اسوة للناس وانها من مستثنيات الطبيعة، اما دور العباسيين فمدحه ولكن لا لاجل انه دولة عربية بل لكونها فارسية مادة وقواما موتلفا ونظاما وصرح بذلك فقال"

ص ... هذا العصر فارسيا مع انه داخل في عصر الدولة العباسية لان تلك على كونها عربية من حيث خلفاءها ولغتها وديانتها فهي فارسية من حيث سياستها وادارتها لان الفرس نصروها وايدوها ثم هم نظموا حكومتها وادارو شئونها ومنهم وزرائها وامراؤها وكتابها وحجابها،

(الجزء الرابع صفحه ۱۰۶)

ثم اشار في غير موضع ان الدولة العربية الساذجة انما هي دولة ... فقال،

... القول ان الدولة الاموية دولة عربية (الجزء الرابع صفحه ۱۰۲)

... ظل العرب في ايام بني امية على بداوتهم وخشونتهم وكان خلفاءها ... يرسلون اولادهم الى البادية لاتقان اللغة واكتساب اساليب البدو وآدابهم (الجزء الرابع صفحه ۶۱)

... ثبت ان خلافة الراشدين لم تكن يلائم النظام الطبعي وان ... بني العباس دولة فارسية وان الباقي على صرافتها هي الدولة الاموية

Marfat.com

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکوئی تم مین سے کفن دیوے اپنے بہائی کو تو اچہا کفن دیوے یعنی پورا سنت کے موافق اور پاک صاف سفید نئے یا دہوئے کپڑے کا **فائدہ** اس سے یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور **ابوداؤد** مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی مرجاوے اور اسکے وارث مالدار ہون تو کفن دیوے حبرہ کا اور حبرہ ایک قسم کا کپڑا مین کا بنا ہوا ہوتا ہے" **ابوداود** مین بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہلے لپیٹے گئے ایک چادر یمانی مین جو مخطط تہی پہر نکال لیے گئے وہ چادر یعنے سفید رکہی گئی" **ابوداود** مین بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑون مین جو یمن کے تہے نہ اونمین قمیص تہا نہ عمامہ **فائدہ** مین ملک کا نام ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اوس مین کفن دیا کرو اپنے مردون کو اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تین کپڑون سے زیادہ کپڑے کفن مرد مین شریک کرنا منع ہے علی الخصوص عمامہ جسکو بعض متاخرین نے تجویز کیا ہے سخت بدعت ہے اور **ابوداود** مین بی بی عائشہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ کپڑے روئی کے تہے پہر کسی نے بی بی عائشہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن مین دو سفید کپڑے اور ایک حبرہ تہا یعنے مخطط چادر انہون نے کہا پہلے حبرہ آیا تہا لیکن صحابہ نے پہیر دیا اسکو اور نہین کفن دیا آپ کو اوس مین اور ملکہ تینون کپڑے سفید رکہے" اور **ابوداود** مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسولخدا تین کپڑون مین کفن دیے گئے جو نجران (ایک موضع ہے) کے بنے ہوئے تہے ان تین کپڑون مین ایک چادر اور ایک تہ بند اور ایک قمیص تہا جس مین آپنے وفات پائی ابوداؤد نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یون نقل کیا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین کپڑون مین دو کپڑے سرخ یعنے چادر اور تہ بند جو رنگی کی اور ایک قمیص جسمین وفات پائی مین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حضرت حمزہ بن عبد المطلب کو انکی چادر مین ایک کپڑے مین **موطا** امام مالک مین عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مردہ قمیص اور تہ بند پہنایا جاوے پہر تیسرے کپڑے مین لپیٹ دیا جاوے اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسی مین کفن دیا جاوے اور **موطا** امام مالک مین ہے یحیے بن سعید نے کہا مجہے پہنچا کہ ابوبکر صدیق نے اپنی بیماری مین بی بی

اخذ بعدہ دمثالب بنی امیہ تحت عنوانات مستقلۃ منہا الاستخفاف بالدین واہلہ ومنہا الاستہانۃ بالقران والحرمین ومنہا الفتک والبطش ومنہا قتل الاطفال ومنہا خزانۃ الرؤس وان فی مطاوی ہذہ العنوانات من الافک والاختلاق والتحریف والتبدیل بما تجاوز الحد وخرج عن طور القیاس والان اذکر نبذا منہا واکشف عن جلیۃ حالہا،

الاستہانۃ بالقران والحرمین قال المؤلف تحت ہذا العنوان،

اما عبد الملک فکان یری الشدۃ ویجاہر بطلب التغلب بالقوۃ والعنف ولو خالف الدین .. لانہ صرح باستہانۃ الدین منذ ولی الخلافۃ .. ذکروا انہ لما جاءہ بخبر الخلافۃ کان قاعدا والمصحف فی حجرہ فاطبقہ وقال ہذا اخر العہد بک او ہذا فراق بینی وبینک فلا غرو بعد ذلک اذا اباح لعاملہ الحجاج ان یضرب الکعبۃ بالمنجنیق وان یقتل ابن الزبیر ویحتز راسہ بیدہ داخل مسجد الکعبۃ .. وظلوا یقتلون الناس فیہا ثلاثا وہدموا الکعبۃ وہی بیت اللہ عندہم واوقدوا النیران بین احجارہا واستارہا (الجزء الرابع صفحہ ۷۰ و ۹۹)

الحکایۃ علی الاجمال ان ابن الزبیر ادعی الخلافۃ فملک الحرمین والعراق وکاد یغلب علی الشام وکان امرہ کل یوم فی ازدیاد وبازائہ بنو امیۃ والشام فلما تولی عبد الملک الخلافۃ ارسل الحجاج الی ابن الزبیر فحاصرہ ولاذ ابن الزبیر

عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیے گئے تہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تین سفید کپڑون مین سحول کے تب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کپڑا جو مین پہنے ہین اسمین گیرو یا زعفران لگا ہوا تھا اسکو دہوکر اور دو کپڑے لیکر مجہے کفن دینا بی بی عائشہ بولین یہ کیا بات ہے یعنے کیا اور کپڑے نہین ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ مردے سو زندے کو زیادہ کپڑے کی حاجت ہے کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے **فائدہ** یعنے زندی کو کپڑے کی زیادہ ضرورت ہو مردی کو کچہ آرائش مقصود نہین کیسا ہی عمدہ کفن ہو پیپ اور خون مین ملکر خاک مین گل جاوے گا۔

باب کفن گران قیمت کی مکروہ ہونیکے بیان مین

ابوداؤد مین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سو روایت ہو کفن بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ کفن مین زیادہ اسراف کرو اسلیے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہو **فائدہ** یعنے جلدی پرانا اور خراب ہو جاتا ہے تو پہر کیا حاجت ہے نفیس اور بہاری قیمت کی غرض یہ کہ اسراف کرنا منع ہے کفن مین اوسط درجہ کا کفن مستحب ہے اور ابوداؤد نے روایت کی مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوے تو سوائی ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور وہ بہی ایسی چہوٹی تہی کہ جب ہم اونکے سر پر ڈالتے تہی تو پاؤن کہلجاتے تہے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تہے تو سر کہلتا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کملی سو سر کو ڈہانپ دو اور پاؤن پر گہاس رکہو **فائدہ** معلوم ہوا جب کفن کو تین کپڑے میسر نہ آوین تو ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہو اور ابوداؤد مین عبادہ بن صامت سو روایت ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہو اور بہترین قربانی دنبہ سینگ دار ہے **فائدہ** حلہ کہتے ہین ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہین اور مسنون تو تین کپڑے ہین اور مینڈہا سینگ دار اسلیے بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا ہوتا ہے۔

باب کفن عورت کے بیان مین

ابوداؤد مین لیلی بنت قانف ثقفیہ سو روایت ہو مین بہی اون عورتون مین تہی جنہون نے غسل دیا تہا بی بی ام کلثوم بیٹی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب انکا انتقال ہوا تہا تو کفن کے کپڑون مین سے پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سکو ازار دی پہر کرتہ دیا پہر سربند ہنی دی پہر چادر پہر ایک اور کپڑا دیا جو اوسپر سے لپیٹ دیا گیا لیلی نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹہے تہے اور آپکے پاس

بمكة فنصب الحجاج المنجنيق على الزيادة التي كان زادها ابن الزبير كما يجيء تفصيله
يعرف كل من له ادنى المام بالتاريخ ان الحجاج ما اراد الا قتال ابن الزبير
ولكونه لائذًا بالكعبة اضطر الى نصب المنجنيق على الكعبة ولكن مع ذلك تحرز
عن رمي الكعبة فحوّل وجهها الى زيادة ابن الزُبير فانظر كيف غيّر المؤلف مجرى
الحكاية فصدّر الباب بالاستهانة بالقرآن والحرمين ثم ذكر ان عبد الملك قال
للقرآن هذا فراق بيني وبينك وانه اباح للحجاج ضرب الكعبة بالمنجنيق وهدم
الكعبة وايقاد النيران بين استارها فالناظر في عبارته يتوهّم بل يستيقن ان
عبد الملك تفرّغ من بدء الامر للاستهانة بالدين والقرآن والحرمين وجعل
الاستهانة نصب عينه ومرمى غايته وقتل ابن الزبير كان اتّا لانه دافع عن مكة او
لكونه ايضا من جنس الاستهانة بالحرم اما تفصيل الواقعة وتعيين بادئ الظلم
فهو انّ ابن الزبير لما استولى على الحرمين اخرج بني امية من المدينة فخرج مروان
وابنه عبد الملك وهو عليل مجدّر فاستولى على الشام وصدرت من ابن الزبير
افعالٌ نقموا عليه لاجلها فمنها انه تحامل على بني هاشم واظهر لهم العداوة[1] والبغضاء
حتى انه ترك الصلوة على النبي في الخطبة ولما سألوه عن هذا قال ان للنبي اهل
سوء يرفعون رؤسهم اذا سمعوا به[2] ومنها انه هدم الكعبة ومع ان هدمها لم يكن
الا لرمتها واصلاحها ولكن لم يكن هذا مالوفا للناس ولذلك تحرز النبي عليه السلام

---

[1] اليعقوبي طبع يورپ صفحة ٣١١ من الجزء الثاني [2] الجزء الثاني من اليعقوبي صفحه ٣١١-

کفن کے کپڑے تھے آپ ہم لوگوں میں سے ایک ایک کپڑا دیے جاتے تھے فائدہ مرد کے لئے کفن مسنون
یہ ہے ایک کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنے دو چادریں سر سے قدم تک اور عورت کو لیے
کفن مسنون یہ ہے کفنی اور اوڑھنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اوڑھنی دو ہاتھ لمبی اور ایک بالشت
چوڑی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لمبا اور بغلوں سے گھٹنوں تک چوڑا اور باقی تین کپڑے ویسے ہی جیسے
مرد کے لیے یعنی کفنی مونڈھوں سے قدم تک اور چادریں سر سے لیکر پاؤں تک

باب میت کو مشک لگانیکے بیان میں

ابو داود میں ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب خوشبوؤں میں بہتر تمہارے
مشک ہے (تو میت کے گویا کفن کو لگانا اسکا بہتر ہوگا)

باب میت کے تجہیز و تکفین وغیرہ میں جلدی کرنیکے بیان میں

ترمذی میں علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے اے علی
تین چیزوں میں تاخیر مت کیجیو ایک تو نماز میں جب وقت آجاوے دوسری جنازہ میں جب حاضر ہو جاوے
یعنے سوتیسری بیوہ عورت کی نکاح میں جب کوئی اسکے جوڑ کا ملے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا جو کوئی
نکاح بیوہ کو برا سمجھے وہ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہے اور اسلام سے خارج

باب شب میں میت کو دفن کرنیکے بیان میں

ابو داود میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے لوگوں نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان میں تو وہاں گئے
دیکھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں دو تم مجھے اپنے ساتھی کو
یعنے نعش کو معلوم ہوا وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ
رات کو دفن کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے جمہور علما اور ائمہ اربعہ کا

باب میت کو دوسری جگہہ لیجانے کے منع ہونیکے بیان میں

ابو داود میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جنگ احد کے روز پھوپھی جابر کی اپنا باپ اوٹھا یا شہید وں کو دفن کر نیکے
واسطے (دوسری جگہہ لاکر) اتنے میں منادی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں کہ دفن کرو مقتولین کو اونکی مقاموں پر جہاں وہ مارے گئے
پھر ہمنے انکی لاشوں کو وہیں رکھدیا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک شہر سے دوسرے شہر لیجانا ناجائز ہے

عن ادخال الحطيم في الكعبة فاتخذ الحجاج هذه الامور وسيلة لاغراء الناس على
ابن الزبير ولعل ابن الزبير كان مضطرا الى هذه الاعمال ولكن من شريطة العدل
ان نوفي كل احد قسطه من الحق فاذا اعتذرنا لابن الزبير فعبد الملك احق منه
اعتذارا فان ابن الزبير هو البادئ والبادئ اظلم ويظهر من هذا ان عبد الملك
ما اراد الحجاج من شان الكعبة ومس شرفها ولكن اضطر الى قتال ابن الزبير فوقع
ما وقع عرضا غير مقصود بالذات ولذلك لما نصب الحجاج المناجيق على الكعبة
حولها عن الكعبة وجعل الغرض الزيادة التي كان زادها ابن الزبير صرح بذلك
العلامة البشاري في احسن التقاسيم ثم ان من مسائل الفقه ان البغاة اذا تحصنوا
بالكعبة لا يمنع هذا عن قتالهم ولذلك امر النبي في وقعة الفتح بقتل احدهم وهو
متعلق باستار الكعبة وابن الزبير كان عند اهل الشام من البغاة والمارقين عن الدين
ولو كان اراد الحجاج الاستهانة بالحرم فما كان مراده من رمته واصلاحه
بعد قتل ابن الزبير ومعلوم ان تعمير الحجاج هو اليوم كعبة الاسلام وقبلة المسلمين كافة
اما قول عبد الملك للقرآن هذا فراق بيني وبينك فحقيقته ان
عبد الملك كان قبل الخلافة ناسكا منقطعا الى العبادة لا يشتغل بشيء من الدنيا
قال نافع ما رايت في المدينة اشد نسكا وعبادة من عبد الملك ولما سألوا ابن
عمر الى من نرجع في الفتوى بعدك قال ولد مروان وكان يقول ابن ابي الزناد الفقهاء
في المدينة سبعة احدهم عبد الملك وقال الامام الشعبي ما جالست احدا الا وجدت

باب نماز جنازہ مین تعداد صفوف کے بیانمین

ابوداؤد مین مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی مسلمان نہین کہ وہ مرجاوے اور اوسپر مسلمانون کی تین صفین نماز پڑہین مگر اللہ تعالی اوسپر جنت واجب کرتا ہے اور مغفرت ایام مالک جسوقت کہ آدمیون کو کم جانتے تو انکو تقسیم کرتے تین صفین بلحاظ اسحدیث کے فائدہ اگرچہ ہر صف امام مین تہوڑے تہوڑے آدمی ہونے اور جو آدمی زیادہ ہون تو تین صفون سے زیادہ بہی کرنا درست ہے

باب جنازے کی نماز پڑہنے اور اوسکے ساتھ جانیکی فضیلت کے بیان مین

ابوداؤد مین ابوہریرہ سے روایت ہے (فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) جو شخص جنازے کے پیچہے جاوے یعنے ہمراہ جاوے پہر اوسکے جنازے کی نماز پڑہے تو اسکو قیراط بہر ثواب ہے اور جو کوئی اتنا ٹہیرے کہ اوسکے دفن وغیرہ سے فراغت پاوے تو اوسکے لیے دو قیراط برابر ثواب ہے اوندومین جو چہوٹا قیراط ہے وہ بہی مثل احد کے پہاڑ کے برابر ہے فائدہ قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصے کو یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے اور ابوداؤد مین ابوہریرہ سے روایت ہے اونہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص جنازے کے ساتھ اوسکے گہر سے نکلے پہر نماز پڑہے اتر اوسکو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہے تو دو قیراط کا ثواب ہے) جب ابن عمر نے یہ حدیث سنی تو حضرت عائشہ سے پوچہا بہیجا اونہون نے کہا ابوہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو پورا الیقین ہوگیا اسپر

باب میت پر چالیس مرد موحدین کے جنازہ پڑہنے کے بیانمین

ابوداؤد مین ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے نہین کوئی ایسا مسلمان جو مرجاوے پہر اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شریک نہ کرتے ہون خدا تعالی کے ساتھ نماز پڑہنے کہڑے ہون مگر یہ کہ خدا تعالی انکی سفارش اوسکے حقمین قبول کرتا ہے فائدہ معلوم ہوا کہ چالیس شخص موحد کا جنازہ پڑہنا میت کی مغفرت کا سبب ہے عبد اللہ بن عباس تلاش کرتے نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تہے بموجب اسحدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو مسلمان کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے تو سو کی بدرجہ اولی قبول ہوگی اور حدیث آگے گذر گئی اوس مین تین صفون کا

باب میت کی بہلائی اور برائی بیان کرنیکی تاثیر کے بیانمین

مشکوۃ مین انس سے روایت ہے کہ کہا گذرے صحابہ ایک جنازہ پر پس تعریف کی اسپر بہلائی کی پس فرمایا

Marfat.com

علیہ الفضل الا عبد الملک بن مروان، ذکر کل هذه الاقوال العلامة السیوطی فی تاریخه للخلفاء فلما جاءته الخلافة وهو یقرء القرآن تصوّر خطارة الامروان مثل هذا العبأ لا یمکن تحمّله الا المنقطع الیه فقال تحتّرا هذا اخر العهد بک ای الآن لا یمکن الانقطاع الی العبادة وقراءة القرآن کما کان دابنا اولًا ولیس هذا علی سبیل الاستهانة بالدّین مطلقا فانّا نری اشتغال عبد الملک بالفرائض والسُّنن فیما بعد فهو یصوم ویصلی ویحج قال الیعقوبی فی تاریخه واقام الحج للناس فی ولایته سنة ۷۲ه الحجاج بن یوسف وسنة ۷۳ وسنة ۷۴ الحجاج ایضا وسنة ۷۵ عبد الملک بن مروان وسنة ۷۶ ابان بن عثمان بن عفان، وسنة ۷۷ ابان ایضا وسنة ۷۸ وسنة ۷۹ وسنة ۸۰ ابان ایضا وسنة ۸۱ سلیمان بن عبد الملک (وسرد باقی السنوات، نترکها) وعبد الملک هو الذی کسا الکعبة الدیباج فهل هذا صنیع من یرید الاستهانة بالحرم،

قال المولف،

"ویحتزّ راسه بیده داخل مسجد الکعبة" (الجزء الرابع صفحة ۷۹)

استند المؤلف فی هذه الروایة بالعقد الفرید لابن عبد ربه والاستناد بمثل هذه الکتب فی مثل هذه الوقایع هو من احدی حیل المولف المعتادة بما انّک تعلم ان حادثة قتل ابن الزبیر مذکورة فی الطبری وابن الاثیر وغیرها من المصادر التاریخیة المتداولة الموثوقة بها وعلیها المعوّل والیها المرجع لکن لما لم یکن کیفیة الحادثة فی هذه الکتب وفق هوی المؤلف اعرض عن هذه کلها

Marfat.com

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پھر گذرے ایک اور جنازے پر پس ذکر کیا اوسپر برائی کا پس
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا چیز واجب
ہوئی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کہ تعریف کی تم نے اوسپر بھلائی کی پس واجب ہوئی اسکو
لیے بہشت اور یہ شخص کہ جسپر ذکر کیا تم نے برائی کا پس واجب ہوئی اوس کے لیے دوزخ تم گواہ ہو خدا
کے زمین میں روایت کی یہ شیخین نے اور ایک روایت میں ہے کہ مومن گواہ ہیں اللہ کے زمین میں اور مشکوۃ
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں
واسطے اوسکے چار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بہشت میں کہا ہم نے اور اگر تین شخص
گواہی دیں یعنی تو بھی داخل کریگا بہشت میں فرمایا اور اگر تین ہی گواہی دیں تو بھی داخل کریگا کہا
ہمنے اور اگر دو گواہی دیں فرمایا اور دو بھی پھر نہ پوچھا ہمنے ایک کا حال روایت کی یہ شیخین نے
اور مشکوۃ میں بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مردوں کو اس
لیے کہ تحقیق وہ پہونچے ساتھ خیر اور شر کے کہ آگے بھیجا اونہوں نے روایت کی یہ بخاری نے

باب جنازے کے ساتھ آگ لیجانے کی ممانعت کے بیان میں

ابوداؤد میں ابوہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آگ نہ لیجاوے
نہ اوسکے پیچھے آواز ہو رونے چلانے والوں کی نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے **فائدہ** یہ حدیث جنازہ
کے آگے نہ چلنے کی محمول ہے اولویت پر ورنہ جنازہ کے آگے چلنا جائز ہے اور بیان اسکا قریب آتا ہے

باب جنازہ دیکھکر کھڑے ہونے کے بیان میں

ابوداؤد میں عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہونچی جب تم جنازہ
کو دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو یہانتک کہ وہ تم سے آگے بڑھ جاوے یا رکھدیا جاوے **فائدہ** بعض علما کا
عمل اسی حدیث پر ہے بعضوں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے ابوداؤد میں ابی سعید خدری سے روایت
ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ جنازہ
زمین پر نہ رکھا جاوے یا قبر میں نہ رکھا جاوے **فائدہ** سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ [illegible]
جنازہ اوٹھانیوالوں کو مدد کی حاجت ہوتی ہے بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین
پر رکھدیا جاوے تو اسوقت بیٹھ جانا برا نہیں ہے یہ حکم اوس شخص کے لیے ہے جو جنازے کو آتا دیکھے

Marfat.com

وتشبث بكتاب هو فی علاد المحاضرات انما يرجع الى امثال اذالم يكن فی لباب مستند غيره ومتى مالم يخالف الاصول، والمذكور فی الطبری وغيره ان عبدالله بن الزبير اصيب فی الحجون وقتل هناك قتله رجل من المراد وما احتز راسه داخل الكعبة،

قال المؤلف "وهدموا الكعبة"

قدمنا ان الكعبة لم تكن غرضا للحجاج وانما كان نصب المناجيق على الزيادة التى زادها ابن الزبير ولما كانت متصلة بالكعبة نال الاحجار من الكعبة ولكن بعد ما استتب القتال اول ما فعله الحجاج كان امره بكنس المسجد الحرام من الحجارة والدم كما نص عليه ابن الاثير فهل كنس المسجد الحرام من الحجارة والدم وهدم الكعبة شیٔ واحد،

اما ما نقل المؤلف عن كفر الوليد وانه امر بالمصحف فعلقوه واخذ القوس والنبل وجعل يرميه حتى مزقه وانشد،

اتوعد كل جبار عنيد فها انا ذاك جبار عنيد

اذا لاقيت ربك يوم حشر فقل لله مزقنی الوليد

ونقل هذه الرواية عن الاغانی فهی من خرافات الاغانی ومعلوم ان صاحب الاغانی شيعی دیانته شنان بنی امية والحط منهم اما الابيات فاثر التوليد ظاهر عليها ومن له ادنى مسكة بالادب يشهد ان نسجها غير نسيج الاوائل، فاما جهابذة المحدثين المرجوع اليهم فی نقل الروايات والذين

تو وہ کھڑا ہو جاوے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک
کھڑا ہونا ضرور نہین اور یہ قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہین قیام کی حدیثین منسوخ ہین
دوسری حدیث سے اور ابوداؤد مین جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے اور اتنے
مین ایک جنازہ نکلا تو آپ اس کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوئے پھر جب ہم اوسکے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم
ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے رسول خدا سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے
فرمایا البتہ موت ڈر نیکی چیز ہے سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھہ کھڑے ہو **فائدہ** بعض کے نزدیک اول
جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہین اور **ابوداؤد** مین حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازون مین پھر
بیٹھنے لگے اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا یہی دلیل ہے ابو حنیفہ وغیرہ کی اور **ابوداؤد** مین عبادہ بن صامت سے روایت
ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو جبتک وہ قبر مین نہ رکھا جاتا آپ نہ
بیٹھتے پھر ایک یہود کا عالم آپ پاس آیا اور اوس نے کہا کہ ہم بھی اسیطرح کیا کرتے ہین یعنے جبتک مردہ
قبر مین نہ رکھین تب تک کھڑے رہتے ہین تو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو
یہود کی **فائدہ** پس معلوم کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرہ سی بات مین مخالفت کفار
کی کی اور صحابہ کرام کو مخالفت کا حکم فرمایا یہ عجب حیرت کی بات ہے دعوی تو امت ہونے رسول کا
اور مطابقت ہر کام مین مثل شادی و غمی وغیرہ کے ساتھ کفار کے العیاذ باللہ

باب جنازے کے ساتھ سوار ہو کر چلنے کے منع ہونے کے بیان مین

ابوداؤد مین ثوبان سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا اور
آپ جنازے کے ساتھ تھے آپنے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہو کر لوٹے تو آپ ایک جانور
پر سوار ہوئے لوگون نے اسکی وجہ پوچھی کہ پہلے آپ کیون سوار نہین ہوئے تھے آپنے فرمایا پہلے جنازے
کے ساتھ فرشتے پاپیادہ جارہے تھے اسواسطے مین سوار نہین ہوا جب فرشتے
چلے گئے تو مین سوار ہو گیا اور **ابوداؤد** مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح
کی نماز پڑھی اور ہم حاضر تھے پھر آپ کی سواری کے لیے گھوڑا آیا آپ نے اوسکو باندھ دیا یہانتک کہ
آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم آپ کے گرد دوڑتے جاتے تھے

قولهم فصل في هذا الباب فيجعل من امثال هذه الروايات المختلفة وقال العلامة الذهبي وهو رأس المحدثين ومرجع الرواية "لم يصح عن الوليد كفر ولا زندقة بل اشتهر بالخمر والتلوط فخرجوا عليه لذلك" (تاريخ الخلفاء السيوطي ترجمة الوليد)

ثم ان هناك امراً آخر وهو ان الناقم على الوليد وقاتلهم هو خليفة اموي، فكيف ينسب استهانة الدين الى خلفاء بني امية عامتهم ثم ان هذا الذي عزا اليه صاحب الاغاني الاستهانة بالقرآن قد ذكر له صاحب العقد ما ينبئ عن تعظيمه للقرآن وتفخيمه شأنه وحث الناس على حفظه وتعهده قال صاحب العقد انه شكا رجل من بني مخزوم ديناً لزمه فقال (الوليد) اقضيه عنك ان كنت لذلك مستحقاً وقال يا امير المومنين كيف لا اكون مستحقاً في منزلتي وقرابتي قال قرأت القرآن قال لا قال فادن مني فدنا منه فنزع العمامة عن راسه بقضيب في يده فقرعه قرعة وقال لرجل من جلسائه ضم اليك هذا العلج ولا تفارقه حتى يقرء القرآن فقام اليه آخر فقال يا امير المومنين اقض ديني فقال له اتقرء القرآن قال نعم فاستقرأه عشراً من الانفال وعشراً من براءة فقرع فقال نعم نقضي دينك وانت اهل لذلك" فانت ترى ان الوليد يعدّ من لا يقرء القرآن علجاً والمولف يعدّ الوليد علجاً،

فاما ما ذكره المولف من اقوال الحجاج وخالد القسري انهما كانا

(العقد الفريد ج [illegible] صفحة [illegible])

135867

باب جنازی کے آگے چلنے کے بیان مین

ترمذی مین سالم سے روایت ہی وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا اونکے باپنے دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو کہ چلتے تہے آگے جنازی کو اور ترمذی مین روایت ہی انس بن مالک سے کہا اونہون نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تہے آگے جنازے کے اور عمر اور عثمان بہی ابوداؤد مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی یونس نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ زیاد نے یون کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازی کے پیچہے چلے اور اور لوگ آگے اوسکے اور داہنے اوسکے اور بائین اوسکے اور پاس پاس اسکے اور کچا بچا نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اسکے ماں باپ کے لیے دعا کیجاوے بخشش اور مغفرت کی ساتہہ **فائدہ** کچا بچہ وہ ہے جسکی مدت حمل پوری نہ ہوئی ہو لیکن جان پڑ گئی ہو اور زندہ پیدا ہوا اوسپر نماز پڑہنی چاہیے اور اگر جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہو تو اسپر نماز پڑہنی ضرور نہین ہے بلکہ یون ہی دفن کردینا چاہیے

باب جنازے کی جلدی لیجانے اور جنازہ اُٹھانیکے بیان مین

ترمذی مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہا اونہونے پوچہا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جنازی کے پیچہے چلنے کو تو فرمایا آپنے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیے سو اگر نیک ہے جلد پہونچاؤگے تم اسکو یعنی قبر مین اور اگر وہ بد ہے تو نہین دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچہے چلنا چاہیے نہ اوسکو پیچہے چہوڑنا چاہیے اور نہین ہے اوسکے ساتہہ والون مین جو اس سے آگے چلے اور مشکوٰۃ مین ابی ہریرہ سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ساتہہ ہووے جنازہ کے اور اوٹہاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اسپر تہا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنۃ مین یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹہایا جنازہ سعد بن معاذ کا درمیان دو لکڑیون جنازے کے

باب جو شخص خودکشی کرے اسکی جنازی کی نماز امام نہ پڑہے

ابوداؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی ایک شخص بیمار ہوا پہر اوسکی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اسکا ہمسایہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ فلان شخص مر گیا آپنے فرمایا تجہے کیسے معلوم ہوا بولا مین خود اسکو دیکہکر آیا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ

Marfat.com

يُفَضِّلان الخلافةِ على النبوة فمع ان اكثر هذه الاقوال مأخوذ من العقد الفريد وهو من كتب المحاضرات لسنا نحتاج الى الذب عن الحجاج وخالد فانهما من اشرار الامة حقًّا ولكن كم لنا من امثال هؤلاء الملاحدة في الدولة العباسية كالعجاردة وابن الراوندي الذي عمل كتابا رد فيه على القرآن وسماه بالدامغ فاذا كان العباسية غير مسئولين عن اوزار هؤلاء عند المؤلف فكذلك بنو امية وان كان عبد الملك والوليد يرتضيان بسوء اعمال الحجاج فمعلوم ان غيرهما من بني امية كانوا ناقمين عليه كافة حتى ان هشاما قال "هل الحجاج استقر في جهنم او يهوى الى الآن" ولما وصل هشام ان خالد القسري استخف بامرءة مومنة عزله عن الامارة وسجنه كما ذكره ابن خلكان،

والحاصل ان المؤلف ان خص رجلا او رجلين من بني امية بالطاعن لاعترفنا به ولكن من سوء مكيدة المؤلف انه يجعل الفرد جماعة والفذة نوعا والنادر دائما والشاذ مطردا۔

جور بني امية سمعنا بظالم بخت نصر واحطنا علما بشنايع چنگيز خان واطلعنا على ما جنته ايدى **التتر** فوالله (لو صدق المولف) هم كانوا اشد قسوة ولا افظع اعمالا ولا اسفك دماءً ولا اجمع لانواع الفتك من بني امية،

قال المولف "حتى في ايام معاوية فانه ارسل بسر بن ارطاة × ×

وارسل معه جيشا ويقال انه (اى معاوية) اوصاهم ان يسيروا

مرا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوسکے پہر خبر مشہور ہوئی اوسکی موت کی پہر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ فلان شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پہر لوٹ آیا بعد اوسکے پہر خبر مشہور ہوئی اسکی موت کی اور اسکی بی بی (یعنے مریض کی بی بی) اسی شخص سے (یعنے ہمسایہ سے جو دو بار آچکا تہا) یہ کہا جا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر کر وہ بولا اے خدا لعنت کر اوسپر راوی نے کہا پہر وہ شخص آیا اوس مریض پاس اور دیکہا اسکو کہ اپنے گلے کو کاٹ لیا ہے تیر کے پیکان سے تب وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مر گیا آپنے فرمایا تجہے کیونکر معلوم ہوا وہ بولا مین خود اوسکو دیکہکر آیا ہون اسنے اپنا گلا کاٹ لیا ہے تیرون سے آپنے فرمایا تو نے دیکہا وہ بولا ہان آپنے فرمایا پہر تو مین اوسپر نماز نہ پڑہونگا

فائدہ اختلاف ہے علما کا اسمین سو بعضون نے کہا نماز پڑہی جاوے ہر شخص پر جسنے نماز پڑہی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اوسنے اپنے آپ کو بہی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحق کا اور احمد نے کہا امام نماز نہ پڑہے اسکی جسنے اپنے آپکو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑہ لین

باب جو شخص حد شرعی مین مارا جاوے اوسپر نماز جنازہ پڑہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک پر نماز نہین پڑہی (جو رجم کیے گئے تہے زنا کی حد مین) نہ منع کیا اور لوگون کو انکے جنازے پر نماز پڑہنے سے

باب مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین بی بی عائشہ سے روایت ہی خدا کی قسم ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نہین نماز پڑہی مگر مسجد مین یعنے نماز جنازہ (تو مسجد مین نماز جنازہ پڑہنا درست ہوا) اور ابوداؤد مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد مین نماز جنازہ کی پڑہے اوسپر کچہ گناہ نہین (دوسری روایت مین ہی اوسکو کچہ اجر نہین تو مسجد مین نہ پڑہنا افضل ٹہرا) اور مشکوۃ مین ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑہون مین اونپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس کہا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونو بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنے سہیل اور بہائی اوسکے کے روایت کی یہ مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز پڑہنی عورتون کو بہی جائز ہے اور زرقانی شرح موطا امام

Marfat.com

فی الارض ویقتلوا کل من وجدوہ من شیعة علیؓ ولا یکفوا ایدیهم عن النساء والصبیان (الجزء الرابع صفحة ۸۲)

قبل ان اکشف عن جلیة الامر لابدّ من تقدیم مقدمة، وهی ان المؤلف مدح بنی العباس و جعل اعمالهم مناط العدل و دلالة علی الرفق فقال،

ولاغرابة فیما تقدم من عمران البلاد فی ظل الدولة العباسیة فان العدالة توطد دعائم الامن واذا امن الناس علی ارواحهم وحقوقهم تفرغوا للعمل فتعمر البلاد ویرفه اهلها ویکثر خراجها (الجزء الثانی صفحة ۸۱)

وعلی هذا فاذا وجدنا بنی امیة معادلین لبنی العباس فی جمیع اعمالهم سواءً بسواءٍ کان اختصاصهم بالذم دون بنی العباس جورًا فاحشا ومیلا عظیما، ثم ان هناک امرا آخر وهو ان المورخین باسرهم کانوا فی عصر بنی العباس ومن المعلوم انه لم یکن یستطیع احد ان یذکر محاسن بنی امیة فی دولة العباسیین فاذا صدر من احدٍ شیءٌ من ذلک فلتة کان یقاسی قائلها انواعا من الهتک والایذاء ووخامة العاقبة وکم لنا من امثال هذه فی اسفار التاریخ، ومع اننا نفخر بان مورخی الاسلام کانوا اصدق الناس روایة واجرءهم علی اظهار الحق ما کان یمنعهم عن بیان الحقیقة سلطة ملکٍ ولا مهابة جائرٍ ولکن مع ذلک فرق بین تعمد الکذب والسکوت عن الحق ولذلک نعتقد انهم ما قالوا شیئًا افتراءً علی بنی امیة ولکن ان قلنا انهم کثیرا ما سکتوا عن محاسنهم فذلک شیءٌ لا یدفع ولیس فیه غضٌ منهم۔

Marfat.com

مالک مین لکہا ہی کہ یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی اور اکثر لوگون کی بیچ جائز ہونے نماز کے میت پر مسجد مین اور جو
لوگ مسجد مین نماز جنازہ پڑہنے کو درست اور روا جانتے ہین ان ہین سی ہین امام احمد اور اسحاق اور ساتھہ
اسی کے قائل ہین ابن حبیب مالکی اور کہا ابن ابی ذئب اور ابو حنیفہ اور مالک نے نہین جائز ہے مسجد مین نماز
جنازہ کی اور دلیل ان کی حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ والی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے جنازہ پر مسجد مین پس نہین کچہ چیز واسطے اسکی
سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکی
حجت کہا امام احمد نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اکیلا ہوا ہے ساتھہ اسکے صالح مولی توسہ اور وہ ضعیف
ہے انتہے اگر کوئی یہ کہے کہ ابی سلمہ کی حدیث جو اوپر گذری وہ شاہد ہے اسپر کہ صحابہ کرام نے انکار کیا
بی بی عائشہ پر مسجد مین نماز جنازہ پڑہنیکا اگر مسجد مین نماز جنازہ سنت ہوتی تو صحابہ کرام انکار نکرتے
اسکی جواب دو ہین اول یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا بی بی عائشہ پر تب حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا
سہیل بن بیضا اور اسکے بہائی پر مسجد مین نماز جنازے پڑہنے کا قصہ صحابہ کو یاد کرایا تب صحابہ خاموش
ہوگئے دویم موطا امام مالک مین روایت ہے نافع سے اوس نے نقل کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ کہا نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مسجد مین پس ثابت ہوا کہ مسجد مین نماز جنازہ پڑہنا
سنت ہی اور اس کا انکار کرنا مخالف سنت ہے اور کشف المغطا مین ہے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ عمر
رضی اللہ عنہ نے نماز پڑہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہی عمر رضی اللہ عنہ پر
مسجد مین اور جنازہ منبر کے سامنے رکہا گیا ابن عبد البر نے کہا کہ یہ فعل صحابہ کے حضور مین واقع ہوا اور
کسی نے انکار نہین کیا اس سے اجماع سکوتی نکل آیا

باب اگر مرد اور عورت کا جنازہ جمع ہو کون سا جنازہ آگے رکہا جاوے

ابوداود مین عمار سے جو مولی ہی حارث بن نوفل کا روایت ہے وہ حاضر ہوئے ام کلثوم کے جنازے
اور انکے لڑکے کے جنازے مین تو لڑکا امام کے پاس رکہا گیا اور عورت امام سے دور رکہی گئی قبلے کے قریب
مینے اسپر انکار کیا (یعنے اسکو خلاف سنت جانا) اسوقت لوگون مین عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری
اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ تہے ان سب نے کہا یہ سنت ہے

باب آفتاب نکلنے اور غروب ہونیکے وقت دفن کرنیکے بیان مین

Marfat.com

اما بنو العباس فكانوا فی عصرهم ولاة البلاد وملاك رقاب الناس ـ رضاهم الحيوة وسخطهم الموت، فالوقيعة فيهم والاخذ عليهم ما كان يمكن الابعد مخاطرة النفس والاقتحام فی الهلاك ونصب النفس للموت،

رجعنا الى قول المولف ان معاوية امر بقتل النساء والصبيان، اعلم ان هذه الواقعة ای ارسال بسر ابن ارطاة الى شيعة علیؓ من اشهر الوقايع المذكورة فی ساير كتب التواريخ وليس فی احد منها قتل النساء والصبيان بل فيها ما يخالف هذه الرواية قال المورخ اليعقوبی "ووجّه معاوية بسر بن ارطاة وقيل بن ارطاة العامری من بنی عامر بن لوی فی ثلثة الاف رجل فقال له سِر حتّی تمرّ بالمدينة فاطرد اهلها واخِف مَن مررت بها وانهب مال من اصبت له مالاً ممن لم يكن دخل فی طاعتنا واوهم اهل المدينة انك تريد انفسهم وانه لا براءة لهم عندك

× × حتی تدخل مكة ولا تعرض فيها لاحد وارهب الناس فيما بين مكة والمدينة

× × ثم امض حتی تاتی صنعاء فان لنا بها شيعة وقد جاء نی كتابهم فخرج بسر فجعل لا يمر بحی من احياء العرب الا فعل ما امره معاوية (اليعقوبی طبع اوربا صفحه ٢٣١ من الجزء الثانی)

فتری فی هذه العبارة انه لم يكن هناك الا تخويف وتهديد ايهام ولما رای المؤلف ان المصادر التاريخية الموثوقة بها لا توجد فيها ما يوافق هواه جنح الى نقل امر معاوية بقتل النساء والصبيان ثم اعتذر عن معاوية بان المظنون

ابو داؤد مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقت ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو منع کرتے تہے اون
وقتون مین نماز پڑہنے اور دفن کرنے سے اپنی مُردون کے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہانتک کہ
وہ بلند ہو جاوی اور دوسرے جب سیدہا کہڑا ہو دوپہر کا کہڑا ہونے والا یہانتک کہ ڈہلے سورج اور تیسرے جبوقت
کہ آفتاب ڈوبنے کو جہکے **فائدہ** مسک الختام مین کہا ہی اس حدیث مین مراد جنازہ ہے اور بعضون نے دفن میت
کہا ہے تو نہی اس سبب ہوگی جو عمداً ان وقتون مین دفن کرین اور جو اتفاقاً ایسے وقتون مین دفن
کرنیکا موقعہ پڑجاوی تو بالاتفاق جائز ہے اور جائزۃ الشعوری مین ہی کہا ابن مبارک نے یہ جو حدیث وارد
ہے اَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا مراد اس سے نماز جنازہ ہی کہ نماز کے بغیر میت دفن نہین ہوتی اور مکروہ
کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب اور غروب کو اور ٹہیک دوپہر کو جبتک آفتاب ڈہل نہ
جاوی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ مین جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑہنا

باب کون سے عضو کے مقابل کہڑا ہو اس امر کے بیان مین

ابو داؤد مین نافع سے جسکی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے مین سکۃ المربد (ایک موضع ہے) مین تہا اتنے
مین ایک جنازہ نکلا اوسکے ساتہ بہت لوگ تہے لوگون نے کہا عبد اللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سنکر مین
بہی اوسکے پیچہے چلا تو مین نے ایک شخص کو دیکہا باریک کملی اوڑہے ہوئی ایک چہوٹے سے گہوڑے
پر سوار ہے اور اپنے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دہوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالے ہوئے ہین مینے پوچہا یہ زمیندار
کون ہی لوگون نے کہا انس بن مالک ہین (جنہون نے دس برس تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
کی ۹۲ھ یا ۹۳ھ مین انتقال ہوا اور سو سے زیادہ انکی عمر ہوئی) جب جنازہ رکہا گیا تو انس رضی اللہ عنہ
کہڑے ہوئی اور اونہون نے نماز پڑہائی مین انکے پیچہے تہا میرے اور انکے بیچ مین آڑ نہ تہی اونہون نے
چار تکبیرین کہین نہ بہت دیر مین نماز پڑہی نہ جلدی پہر جانے لگے بیٹہنے کو لوگون نے کہا ای ابا حمزہ
(کنیت ہی حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پہر اوسکو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت
مین تہی تو انس رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے اوسکے وسط کے مقابل (یعنے سر کے سامنے کہڑے نہین ہوئے
جیسے مرد کے سر کے مقابل کہڑے ہوئے تہے پہر نماز پڑہی اوسی طرح نماز جیسے مرد پر نماز پڑہی تہی بعد
اوسکی بیٹہے تو علاء بن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنازے پر اسیطرح نماز
پڑہتے تہے اور چار تکبیرین کہتے تہے اور مرد کے سر کے سامنے کہڑے ہوتے تہے اور عورت کے وسط کے

Marfat.com

خلاف ذلک لحلمه ودهائه والظن ان معاویة اطلق ید لبسر ولم یعیّن لہ حدوداً وکان بسر سفّاکاً للدّماء فلم یستثن طفلاً ولا شیخاً"

قد قلنا ان الاغانی من کتب المحاضرات فاذا کان الامر هیّنا وکان الحدیث فُکاهةً او تسلّیاً من کلال العمل لی استراحةٍ فلا باس به وبامثاله اما اذا کان الامر ذا بال وکان الواقعةُ مُعترکَ الاختلاف ومتعفر الاهواء رافعاً للشان اوهادماً للاساس فامثال هذه الکتب لا یوذن لها ولا یُلتفت الیها مطلقاً"

ثم ان الرجل (ای صاحب الاغانی) شیعیٌّ اذا جاءہ شیٌ مما یشین معاویةَ وُیدنّیه وجد من نفسه ارتیاحاً الی قبوله ولو کان من اوهن الاحادیث واکذبها"

نعم ان بسر بن ارطاة قتل طفلین ولکن القتل لم یتجاوز الاثنین فاین هذا من قول المولف"

"وکان بسر سفّاکاً للدماء فلم یستثن طفلاً ولا شیخاً"

قال المولف" فاذا کان هذا حال العمال فی ایام معاویة مع حلمه وطول اناته فکیف فی ایام عبد الملک مع شدته وفتکه فهل یستغرب ما یقال عن فتک الحجاج وکثرة من قتلهم صبراً ولو کانوا ۱۲۰۰۰

(الجزء الرابع صفحة ۸۲)

نعم قتل الحجاج مائة الف او مائتین ولکن این هذا من صنیعة ابی مسلم

کے سامنے انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح نماز پڑہتے تہے اور اسی مقام
مین کہڑے ہوتے تہے پہر ابو غالب نے کہا مینے لوگون سے پوچہا کہ انس عورت کے وسط کے سامنے کیون کہڑے ہوئے
لوگون نے بیان کیا اسواسطے کہ اگلے زمانے مین تابوت نہ تہے تو امام عورت کے وسط کے سامنے کہڑا ہوتا تاکہ
مقتدیون سے اوسکی نعش چہپی رہے اگرچہ کفن مین چہپی رہتی ہے مگر پردہ پوشی جہانتک ہوسکے
بہتر ہے) مدور الاہلہ مین ہے امام مقابل سر مرد کے کہڑا ہو اور وسط عورت کے اور معارض اسکا نہین آیا

باب جنازے کی تکبیرون کے بیان مین

ابوداؤد مین شعبی سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پر گذرے تو آپ آگے کہڑے
ہوئے اور صحابہ نے صف باندہی آپنے چار تکبیرین کہین ابو اسحاق نے کہا مینے شعبی سے پوچہا کہ تم
حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنے عبد اللہ بن عباس سے سنا جو اسوقت موجود تہے
اور ابوداؤد مین ابن ابی لیلے سے روایت ہے زید بن ارقم جو صحابی ہین وہ ہمارے جنازون پر چار تکبیرین
کہا کرتے تہے اور ایکبار ایک جنازہ پر اونہون نے پانچ تکبیرین کہین تو ہمنے اون سے پوچہا کہ آپ ہمیشہ چار
تکبیرین کہتے تہے آج پانچ کیون کہین تو اونہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین
کہا کرتے تہے **فائدہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اونہون نے تکبیرین کہین سہل
بن حنیف پر چہہ اور کہا کہ وہ جنگ بدر کی مجاہدون مین سے ہے روایت کی حدیث سعد بن منصور نے
اور اصل اسکی بخاری مین ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ سبل مین کہا ہے کہ
گذرا بیچ حدیث ابی ہریرہ کے کہ کہین رسول خدا نے اوپر جنازے نجاشی کے چار تکبیر اور روایت کی
گئی ہے یہ ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور براء بن عازب اور زید بن ثابت سے اور صحیحین
مین ہے ابن عباس سے کہ نماز پڑہی اوپر ایک قبر کے اور کہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار
تکبیرین اور ابن ماجہ ابی ہریرہ سے لایا ہے کہ نماز پڑہی رسول خدا نے اوپر ایک جنازے کے پس کہین [illegible]
تکبیر اور کہا ابوداؤد نے نہین اس باب مین بہت صحیح اس سے اور یہی مذہب ہے [illegible]
کا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور مالک کا اور ایک روایت زید بن علی رضی اللہ
عنہما سے یہی آئی ہے اور گئی ہین اہلدو یہ طرف اوسکی کہ پانچ تکبیر کہی اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے
ساتہ اسی بات کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوپر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور حضرت حسن بن علی

Marfat.com

الخراسانی القایم بدعوة بنی العباس لموسس لہا ولتهم فانہ قتل صبرا بدون حرب مایبلغ عددہ ستمایۃ الف وقد اعترف بہ المولف فی هذا التالیف نفسہ (الجزء الرابع صفحہ ۱۱۲) والمولف یحتال لذلك عذرا ویحسبہ من طبیعۃ السیاسۃ فالحجاج احق بالعذر واجدر بالعفو فان الحجاج عربی قح طبعہ الجفاء والقسوة اما ابو مسلم فعجمی تربی فی حجر التمدن وغذی بلبان الظرف ودماثۃ الاخلاق،

اما قولہ "عبد الملك کان اشد وطاة منہ" (ای من الحجاج) فلم یات علیہ بشاهد غیر غدرہ بعمرو بن سعید واین هذا من غدر المنصور العباسی بابی مسلم الذی هو رب الدولۃ العباسیۃ ولولاہ لما قامت للعباسیین قایمۃ ولاکان لهم ذکر وکذلك غدر المنصور بابن هبیرة،

وغایۃ مایقضی منہ العجب ان المولف بعد ماذکر فتك بنی امیۃ بقولہ "وقد نفعتهم هذہ السیاسۃ (ای سیاسۃ الفتك) فی تائید سلطانهم ثم صارت سنۃ فی من ملك بعدهم من بنی العباس وغیرهم" وانت تعلم ان المولف یبرئ ساحۃ العباسیۃ من الجور والظلم فضلا عن الفتك فهل هذا تناقض فی القول اواراد بهم نفعا فضرهم من حیث لایعلم لا واللہ لا هذا ولا ذاك بل هی من مکاید المولف التی لایهتدی الیہ الا فطن خبیر بطویۃ الرجل وکامن ضغنہ،

جور العمال | ذکر المولف تحت هذا العنوان انواعا من الجور والشدة الصادرة من عمال بنی امیۃ ونحن نذکر بعضا منها مع کشف الحقیقۃ،

رضی اللہ عنہما نے اور پر باپ اپنے کے اور ابن الحنفیہ نے اور پر ابن عباس کے کہین پانچ تکبیرنا اور کہا امام **شوکانی** نے اختلاف کیا ہے صحابہ نے اور جو انکے پیچھے تھے بیچ عدد تکبیر جنازے کے پس گئے ہین جمہور طرف اسکے کہ چار تکبیرین ہین اور گئی ہے ایک جماعت صحابہ کی اور جو پیچھے اون کے تھے طرف اسکی کہ پانچ تکبیرین ہین اور کہا **قاضی** عیاض نے کہ اختلاف صحابہ کا اس باب مین تین تکبیرین سے نو تک ہے کہا ابن عبدالبر نے اور منعقد ہوا اجماع پیچھے اسکے اوپر چار کے اور اجماع کیا ہے فقہا اور اہل فتوی نے بیچ شہرون کے اوپر چار کے جیسا کہ آیا ہے احادیث صحیحہ مین اور جو کچھ کہ سوائے چار تکبیر کے ہے نزدیک اون کے نادر ہے نہین التفات کیا جاویگا طرف اوسکی انتہے اور یہ دعوی مردود ہے پس اختلاف بیچ اسکے مشہور ہے صحابہ سے لیکر اب تک اور نہین کوئی دلیل واسطے نہ عمل کرنیکے ساتھ پانچ تکبیر کے پیچھے موجود ہونے روایت صحیح کے تمام ہوئی عبارت امام شوکانی کی اور **بخاری** مین ہے کہ کہا حمید نے نماز پڑہائی ہمکو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پس کہین اونہون نے تین تکبیرین یعنے بھول کر چار کی تین کہدین پہر سلام پہیرا پس کہا گیا واسطے اونکے پس سامنے ہوئے قبلے کے پہر تکبیر کہی چوتھی پہر سلام پہیرا **فائدہ** قسطلانی شرح بخاری مین ہے کہ یہ حدیث اون احادیث سے ہے کہ جنکو وصل کیا عبدالرزاق نے انتہے اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اگر تین تکبیرین ہو کہین چاہیئے بعد سلام کے ایک اور تکبیر کہی جاوے اور **موطا** امام مالک مین ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسکین بیمار ہوئی رسول خدا کے سامنے اور خبر ہوئی آپ کو اوسکی اور قاعدہ تہا آپ کا یہ کہ بیمار پرسی کرتے مسکینون کی اور حال پوچہتے انکا سو فرمایا آپنے جب مرجاوے یہ عورت تو کرنا خبر مجھکو سو نکلا جنازہ اوسکا رات کو ناپسند کیا صحابہ نے کہ جگاوین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا امر اس عورت مسکینہ کا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا تہا مین نے تمکو خبر کرنا مجھکو عرض کی صحابہ نے ناگوار ہوا ہمکو رات کو تکلیف دینا آپ کا پس نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صف باندہی قبر اوسکی پر اور کہین تکبیرین چار **فائدہ** زرقانی مین ہے پڑہنا نماز جنازہ کا دو بارہ قبر پر درست ہے جمہور علما کا یہی قول ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے درست نہین وہ کہتے ہین کہ یہ امر خاص تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا امام احمد نے پڑہنا نماز جنازہ کا قبر پر چہہ طریق سے ثابت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا ابن عبدالبر نے نو طریق سے وہ سب طریق حسن ہین اور **مشکوة** مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر کہ دفن

قال یذکر جور العمال "واذا اتی احدهم بالدراهم لیودیها فی خراجه یقتطع الجابی منها طائفة ویقول هذا رواجها وصرفها" (الجزء الثانی صفحة ۲۲ واستند فی الهامش بکتاب الخراج لابی یوسف صفحة ۶۲)

ایها الفاضل المولف! الیس لك وازع من نفسك الیس لك رادع من دیانتك. اتجترئ علی مثل هذا الکذب بالظاهر والمین الفاحش جهرة فان القاضی ابایوسف ماتکلم فی شان عمال بنی امیة ببنت شفة وانما ذکر عن عمال هرون الرشید واساءتهم العمل فی جبایة الخراج وکتاب الخراج لابی یوسف بین ایدینا وقد طبع فی مصر وتداولته الایدی وتناقلته الالسن،

قال المولف،

"وفی کلام القاضی ابی یوسف فی عرض وصیته للرشید بشان عمال الخراج ما یبین الطرق التی کان اولیك الصغار یجمعون الاموال بها قال "بلغنی انه قد یکون فی حاشیة العامل والوالی جماعة منهم لربه حرمة ومنهم من له الیه وسیلة لیسوا بابرار ولا صالحین یستعین بهم ویوجههم فی عماله یقتضی بذلك الذمامات فلیس یحفظون ما یوکلون بحفظه ولا ینفقون من یعاملونه انما مذهبهم اخذ شیٔ من الخراج کان او من اموال الرعیة ویقیمون اهل الخراج فی الشمس ویضربونهم الضرب الشدید ویعلقون علیهم الجرار ویقیدونهم بما یمنعهم من الصلوة وهذا عظیم

کیا گیا تہا مردہ اوس مین رات کو پس فرمایا کب دفن کیا گیا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ آج کی رات فرمایا پہر کیون نہ خبر کی تم نے مجھکو عرض کیا صحابہ نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو بیچ اندہیری رات کے پس بُرا جانا جگانا ہمنے آپ کا پہر کہڑے ہوے آنحضرت پس صف باندہی ہمنے پیچہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہی آپ نے روایت کی یہ شیخین نے **فائدہ** نام اس میت کا طلحہ بن براء بن عمیر تہا اور **مشکوۃ** مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت تہی کالی جہاڑو دیتی تہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین یا تہا ایک جوان یعنے جہاڑو دیتا تہا پس نہ پایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس پوچہا احوال اوس عورت کا یا اوس مرد جوان کا پس کہے کہ کیا ہوا اور کہان گیا عرض کیا صحابہ نے مر گیا یا مر گئے فرمایا پس کیون نہ خبر کی مجھکو یعنے تا نماز پڑہتا اوسکی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پس گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا حال اس عورت کا یا اس شخص کا یعنے یہ خیال کیا کہ کیا ہے یہ کہ جسکے لیے رسول خدا کو تکلیف دین پس حقیقت مین تعظیم رسول خدا کی منظور تہی پس فرمایا بتلا دو مجھکو قبر اوسکی پس بتلائی انکو پس نماز پڑہی اوسپر پہر فرمایا تحقیق یہ قبرین بہری ہوتی ہین تاریکیون سے مردون پر اور تحقیق اللہ تعالی روشن کرتا ہے قبرون کو واسطے مردون کے بسبب نماز میری کے اوپر روایت کی یہ شیخین نے اور لفظ اسکے واسطے مسلم کے ہین **موطا** مین ہے پوچہا امام مالک نے ابن شہاب سے کہ جس شخص کو بعض تکبیرین جنازہ کی ملین اور بعض نہ ملین وہ کیا کرے کہا جسقدر نملین انکی قضا کر لیوے

باب جنازے کی دعاؤن کے بیان مین

مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکہی مینے دعا پڑہنی رسول خدا کی کہ وہ فرماتے تہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاۤءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ **ترجمہ** یا الہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر اور خلاصی کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اوس سے یعنے تقصیرات اوسکی اور بہتر کر مہمانی اوسکی یعنے بہشت مین اور کشادہ کر قبر اوسکی اور پاک کر اوسکو ساتہہ پانی اور برف اور اولے کے یعنے پاک کر گناہون سے ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کے اور پاک کر اوسکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل

عندالله شنیع فی الاسلام (الجزء الثانی صفحة ۲۲۳ و ۲۲۴ مستندًا

الی کتاب الخراج صفحه ۶۱ و ۶۲)

الله اکبر! اهل سمع احدٌ باعظم من هذا التدلیس والتلبیس یشتکی القاضی

ابو یوسف من عُمّال هٰرون الرشید ویرفع القضیة الیه ویبین ما بلغه

مما یرتکب عماله فی اخذ الاموال من الرعایا، فیاخذ المولف اقواله وینقلها من حیث

انها هی الطرق التی کان عمال بنی امیة یجمعون الاموال بها، ها هی کتاب الخراج

بایدینا قرءناه وقلبناه ظهرًا عن بطنٍ وکررنا فیه النظر لا کرّة او کرّتین بل مرات

متوالیة متتابعةٍ فما وجدنا فیه کلمة فی شان عمال بنی امیة وانما قال ما قال

ابو یوسف یعظ الرشید بما بلغه عن عماله الی ان خاطبه بقوله،

فلو تقربت الی الله عزوجل یا امیر المومنین بالجلوس لمظالم رعیتک

فی الشهر او الشهرین مجلسًا واحدًا تسمع فیه من المظلوم وتنکر علی الظالم

رجوتُ ان لا تکون ممن احتجب عن حوائج رعیته ولعلک لا تجلس الا مجلسًا

او مجلسین حتی یسیر ذلک فی الامصار والمدن فیخاف الظالم وقوفک

علی ظلمه فلا یجترئ علی الظلم ... مع انه متی علم العمال والولاة

انک تجلس للنظر فی امور الناس یومًا فی السنة لیس یومًا فی الشهر

تناهوا باذن الله عن الظلم وانصفوا من انفسهم (کتاب الخراج

صفحة ۶۳ و ۶۴)

Marfat.com

سے اور بدلہ دے اوسکو گہر یعنے اوس عالم مین بہتر گہر اوسکے سے اور اہل یعنے خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی
بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین اور پناہ دے اوسکو عذاب قبر سے یا کہا عذاب دوزخ کے
سے اور ایک روایت مین ہو کہ بچا اسکو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب مین نے
یہ دعا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس میت کے لیے سنی تو رشک لے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی مین
نے کہ ہوتا مین یہ میت یعنی تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے **فائدہ** امام نووی نے شرح الحدیث مین
لکہا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑہنے دعا کے جنازے کی نماز مین **مشکوٰۃ** مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہا کہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز پر کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا
وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا
فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ
وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ **ترجمہ** اے
اللہ بخشش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب
ہمارے کے اور چہوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہمارے کے
اے اللہ جسکو زندہ رکہے تو ہمسے سو زندہ رکہہ اسے اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو مار اوسے
ایمان پر اے اللہ مت محروم کر ہمکو اوسکے ثواب سے یعنے ثواب کہ بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل
ہوا ہے اس سے محروم نکر اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو پیچہے اسکے روایت کی یہ حدیث مسلم اور ابوداود
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابوداود مین واثلہ بن اسقع سے روایت ہے نماز پڑہی ہمنے
ساتہہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانون مین سے ایک شخص پر تو مینے سنا حضرت سے آپ فرماتے
تہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
ترجمہ الٰہی مقرر فلانا بیٹا فلانے کا تیری امان مین ہے تو اسکو عذاب قبر سے بچا لے اور جہنم کے عذاب
سے یا تیرے ذمے اور تیری امان مین ہے یعنے اسلیے کہ وہ تجہپر ایمان رکہتا تہا اور ساتہہ قرآن کے
چنگل مارنیوالا تہا کہ وہ امن دینے والا ہے تو اوسکو قبر کے فتنے سے بچا لے یعنے اوسکے عذاب
اور تو صاحب وفا کا ہے بندون کے ساتہہ عہد اور وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرتا ہے اور تو صاحب

Marfat.com

لا فُضَّ فوك يا ابا يوسف! فقد صدعت بالحق وامرت بالمعروف واجترءت على النهي عن المنكر واخذت على ملكٍ جبارٍ كهٰرون الرشيد صاحب النكبة بالبرامكة وما اكبر جرأتك ايها الفاضل (جرجی زیدان) تتبعت سيرة عمال بني امية وبالغت في الامعان وكابدت في ذلك محنة التقصي فاعوزك كل هذا وما وجدت في عمالهم شيئا من مثل تلك الفظايع فعمدت الى سيرة عمال الرشيد واوهمت الناظرين انما سيرة عمال بني امية،

قال المولف وكان العمال لا يرون حرجا في ابتزاز الاموال من اهل البلاد التي فتحوها عنوة لاعتقادهم انها فيء لهم كما تقدم (الجزء الرابع صفحة ۰)

الذي اشار اليه بقوله "تقدم" هو قوله في الجزء الثاني وهذا نصه

"وكان من جملة نتايج تعصب بني امية للعرب واحتقارهم ساير الامم انهم اعتبروا اهل البلاد التي فتحوها وما يملكون رزقا حلالا لهم يدل على ذلك قول سعيد بن العاص عامل العراق ما السواد الا بستان قريش ما شئنا اخذناه منه وما شئنا تركناه وقول عمرو بن العاص لصاحب اخنا لما ساله عن مقدار ما عليهم من الجزية فقال عمرو انما انتم خزانة لنا ان كثر علينا كثرنا عليكم وان خفف عنا خففنا عنكم (الجزء الثاني صفحة ۱۹)

تشبث المؤلف بهذه الاقوال في غير موضع مستدلا على ان العرب وبني امية كانوا يتصرفون على اموال الناس كيفما شاؤا واظنا منهم ان اموالهم

حمد کا ہے الٰہی بخشش کر اوسکو واسطے اور اوسپر حکم مقرر تو بخشنے والا اور مہربان ہی اور سکے گناہون کو
معاف کر دیگا انتہی اور **ابوداؤد** مین شماخ سے روایت ہی کہ مین موجود تہا مروان پاس اوسنے پوچہا ابوہریرہ
سے تمنے سنا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازی کی نماز مین کون سی دعا پڑہتے تہے ابوہریرہ
نے کہا کیا تو مجہسے اون باتون کے ساتہہ پوچہتا ہے جو کہہ چکا ہے اہیشتر مروان اور ابوہریرہ مین کچہ تکرار
آمیز کلام ہوگئی تہی اوروانسے کہا ہان ابوہریرہ نے کہا آپ یہ دعا پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ
خَلَقْتَھَا وَھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَاکَ
شُفَعَآءَ فَاغْفِرْ لَہٗ **ترجمہ** الٰہی تو اسکا رب ہے اور تو نے اسکو پیدا کیا اور تو نے اسکو راہ دکہائی اسلام
کیطرف اور تو نے اسکی جان کہینچ لی اور تو خوب جانتا ہے اوسکے ظاہر اور باطن کو ہم اوسکی سفارش
کرنیوالے حاضر ہوی ہین سو تو اسکو بخشدے **موطا** امام مالک مین روایت ہی ابوسعید مقبری نے
پوچہا ابوہریرہ کسطرح تم نماز پڑہتے ہو جنازہ کی کہا ابوہریرہؓ نے قسم ہے اللہ جل جلالہ کے بقا کی مین
تمہین خبر دونگا مین جنازہ کے ساتہہ ہوتا ہون اوسکے گہر سے جب کہا جاتا ہے تو مین تکبیر کہکر
اسکی تعریف کرتا ہون اور پیغمبر اوسکے پر درود بہیجتا ہون پہر کہتا ہون اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ
عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَ
اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِہٖ
اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ **ترجمہ** یا اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا اور تیری
لونڈی کا بیٹا اسبات کی گواہی دیتا تہا کہ کوئی معبود سچا سوا تیرے نہین ہے اور بیشک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہین اور تو اسکا حال خوب جانتا ہے ای پروردگار اگر وہ نیک ہو تو
زیادہ کر اجر اسکا اور جو گنہگار ہو تو درگذر کر اوسکے گناہون ہی اے پروردگار مت محروم کر ہمکو اسکے
کے ثواب سے یعنی اوسکی جنازی پر نماز پڑہنے کے ثواب یا اوسکی موت پر صبر کرنے کے ثواب سے اور
فتنہ مین ڈال ہمکو بعد اسکے اور **موطا** امام مالک مین ہی سعید بن المسیب کہتے ہین نماز پڑہی مین نے
ابوہریرہ کے پیچہے ایک لڑکے پر جو بیگناہ تہا تو سنا مین نے اسے کہتے تہے ای اللہ بچا اسکو قبر کے عذاب
سے **فائدہ** قبر کے عذاب سے مراد وحشت اور تنہائی کی مصیبت ہے نہ وہ عذاب جو بدون کو ہوتا
ہے اور **ترمذی** مین عوف بن مالک سے روایت ہی کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

واعراضهم اُبيحت لهم مطلقا۔

حقيقة القول انه لما فتحت البلاد فی خلافة **الفاروق** تقدم بعض الصحابة كعبد الرحمن بن عوف وبلال وغيرهما وقالوا ان الارض مقسومة بيننا كما قسم رسول الله خيبر وكان الفاروق رأى غير هذا فقام النزاع حتى وُفّق الى الاستناد بنص القرآن فسكتوا ورضوا والقصة مذكورة بتفاصيلها فی كتاب الخراج للقاضی ابی يوسف ثم ان بعض البلاد فُتحت صلحاً فمتى كان الخراج او الجزية شيئاً مُسمّى معيّناً ما كانوا يرون الزيادة عليه وان اكثرت الارض خيراتها وزادت غلاتها وفتح بعضها عنوة فكان الخراج او الجزية عليها بقدر النقص والزيادة وهذا هو قول عمرو "ان كثر علينا كثرنا عليكم وان خفف عنا خففنا عنكم" وقد اشار الى ذلك المقريزی فی تاريخه والعلامة السيوطی فی حسن المحاضرة فاما قول سعيد بن العاص الذی استند به المولف فتحريف الكلام عن موضعه على جاری عادته فان المولف نقل هذه الرواية من الاغانی والمذكور فيه ما حاصله "ان احدا مدح السواد عند سعيد بن العاص وبالغ فيه فقال بعضهم نعم وياليته كان لاميرنا فقال بعض من حضر لاتعط ارضنا للامير فقال الرجل ولو شاء الامير لاخذه فانكروا قوله فقال سعيد بن العاص "السواد بستان قريش الخ" فقال الرجل لا انه من منابح رماحنا" فانت ترى ان النزاع بين الجند وامير البلد هنا هو النزاع الـ[illegible] كان بين بعض الصحابة وعمر الفاروق وای متثبت فی [illegible] للمـ[illegible]

نماز پڑہتے تہے جنازے کی سو یاد کر لیا مین نے انکی نماز مین سے ان کلمات کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَ اغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ **ترجمہ** یا اللہ بخشدے اسکو اور رحم کر اسپر اور دہو دے اسکے گناہون کو رحمت کے اولون سے جیسا کپڑا دہویا جاتا ہے کہا **ترمذی** نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور محمد بن اسمعیل نے کہا سب سے اثبتون سے زیادہ صحیح اس باب مین یہی حدیث ہے

باب نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ پڑہنے کے بیان مین

مشکوۃ مین ہے **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سے روایت ہے کہا نماز پڑہی مینے پیچہے ابن عباس کے جنازے پر پس پڑہی سورہ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولی کے اور کہا پڑہی مینے سورہ فاتحہ تا کہ جانو تم کہ یہ سنت ہے روایت کی یہ بخاری نے اور **مشکوۃ** مین ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی جنازے پر سورہ فاتحہ روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے انتہے **وَعَنِ** الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا **ترجمہ** روایت ہے بخاری سے بطریق تعلیق یعنے نقل حدیث ترجمۃ الباب مین بدون سند کہ کہا پڑہتے تہے حسن بصری اوپر جنازے لڑکے کے سورہ فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولے کے جگہہ سبحانک اللہم کے اور کہتے یعنے بعد تیسری تکبیر کے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشوا اور پیشرو اور ذخیرہ اور ثواب انتہی نسائی مین ہے **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ **ترجمہ** طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ نماز پڑہی مین نے پیچہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اوپر جنازے کے پس پڑہی سورہ فاتحہ اور سورہ پکار کر پڑہی یہانتک کہ سنا ہمنے پس فارغ ہوئے ہم پکڑا مینے ہاتہ انکا اور پوچہا مینے اونسے یعنی حال پکار کر پڑہنے سورہ فاتحہ اور سورہ کا پس کہا سنت اور حق ہے اور **نسائی** میں ہے **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى

Marfat.com

فان سعید بن العاص قال ما قال ردًّا علی الجند بدعوی ان الارض لا تقسم
بین فاتحی البلاد بل هی تحت ید الخلیفة او من ینوب عنه وانما ذکر سعید
قریشا لان الخلافة علی زعمهم للقریش خاصة،

قال المولف،

فکان الخلفاء یکتبون الی عمالهم بجمع الاموال وحشدها والعمال
لا یبالون کیف یجمعونها فقد کتب معاویة الی زیاد ((اصطف لی
الصفراء والبیضاء فکتب زیاد الی عماله بذلک واوصاهم ان یوافوه
بالمال ولا یقسموا بین المسلمین ذهبا ولا فضةً)) (الجزء الرابع صفحة ۵ ء
واحال الروایة فی الهامش علی العقد الفرید صفحة ۱۰ من المجلد الاول)

ننقل ماخذ هذه الروایة کما صرّح به المولف فی الهامش لتری خیانات
المولف واحدة بعد واحدة، قال صاحب العقد،

"ونظیر هذا القول ما رواه الاعمش عن الشعبی ان زیادا کتب
الی الحکم بن عمر الغفاری وکان علی الطایفة ان امیر المومنین
کتب الیّ ان اصطفی له الصفراء والبیضاء فلا تقسم بین الناس
ذهبا ولا فضةً فکتب الیه انی وجدت کتاب الله قبل کتاب امیر المومنین
ثم نادی فی الناس فقسم لهم ما اجتمع من الفیئ" (العقد الفرید
المجلد الاول صفحة ۱۰)

Marfat.com

الجنازة ان یقرأ فی التکبیرة الاولی بام القرآن مخافتة ثم یکبر ثلثا والتسلیم عند الآخرة

ترجمہ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازہ کے یہ کہ پڑھے بیچ تکبیر پہلی کے سورہ فاتحہ آہستہ پہر تکبیر کہے تین اور سلام پہیرے نزدیک آخر تکبیر کے انتہی **فائدہ** حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ سورۃ فاتحہ معہ سورت دیگر پکار کر پڑہنا سنت ہے اور اس حدیث سے آہستہ پڑہنا پس معلوم ہوا کہ دونوں طرح یعنے پکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنا جائز ہے اور **منتقی الاخبار** میں ہے **عن** ابی امامة ابن سهل انه اخبره رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان السنة فی الصلوة علی الجنازة ان یکبر الامام ثم یقرأ بفاتحة الکتاب بعد التکبیرة الاولی سرا فی نفسه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسه رواه الشافعی فی مسنده **ترجمہ** ابی امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ تحقیق خبر دی اوسکو ایک مرد نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تحقیق سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازہ کے یہ کہ تکبیر کہے امام پہر پڑہے سورہ فاتحہ پیچھے تکبیر پہلی کے آہستہ بیچ دل اپنے کے پہر درود بہیجے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ حدیث شافعی نے اپنی مسند میں اور **ابوداود** میں ہے **عن** عبد اللہ بن عوف قال صلیت مع ابن عباس علی الجنازة فقرأ بفاتحة الکتاب فقال انها من السنة **ترجمہ** عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے میں نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ پر پڑہی سورہ فاتحہ یعنے تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہ سنت ہے اور **ترمذی** میں ہے باب ما جاء فی القراءة علی الجنازة بفاتحة الکتاب **ترجمہ** باب نماز جنازہ میں فاتحہ پڑہنے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ علی الجنازة بفاتحة الکتاب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ پڑہی نماز میں جنازہ کی اور **ترمذی** میں ہے **عن** طلحة بن عبد اللہ بن عوف ان ابن عباس صلی علی جنازة فقرأ بفاتحة الکتاب فقلت له فقال انه من السنة او من تمام السنة **ترجمہ** طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے کہ ابن عباس نے پڑہی نماز جنازے کی اور پڑہی اوس میں سورہ فاتحہ سو میں نے پوچھا اون سے تو انہوں نے کہا یہ سنت ہے راوی کو شک ہے کہ من السنة کہا یا من تمام السنة کہا یعنے اون کا ایک ہے **فائدہ** کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہین سورۃ فاتحہ پڑہنا بعد تکبیر اولے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **فائدہ**

Marfat.com

فانظر اوّلاً، انّه ليس فى هذه الرواية انّ معاوية كتب الى زياد بل ان زياد كتب الى الحكم انّ امير المومنين كتب الىّ، ولعل زياد كذب فى ذلك او فهم غير ما اراد معاوية بقوله،

ثانياً، انّ المولف حذف كل ما قال الشعبي وما عمل به من تقسيم الفئ، لدلالته على ان فى عمّال بنى امية من لا يمنعه عن الصلاح بالحق واداء الواجب احد، لا ولاة الامصار ولا من فوقهم اى الخليفة نفسه،

ثالثاً، انّه ليس فى هذه العبارة ما يستدل به على ستئثار معاوية المال لنفسه فان مراده ان العمّال ليس لهم تقسيم الفئ، بل الامر موكول الى الخليفة فعلى العامل ان يجمع الاموال ويرسلها الى الخليفة وللخليفة ان يضعها موضعها،

قال المولف،

"فكان العمّال يبذلون الجهد فى جمع الاموال بأية وسيلة كانت و مصادرها الجزية والخراج والزكاة والصدقة والعشور واهمها فى اوّل الاسلام الجزية وكثرة اهل الذمة فكان عمّال بنى امية يشدّدون فى تحصيلها فاخذ اهل الذمة يدخلون فى الاسلام فلم يكن ذلك لينجيهم منها لان العمّال عدّوا اسلامهم الفرار عن الجزية وليس رغبة فى الاسلام فطالبوهم بالجزية بعد اسلامهم واول من فعل ذلك الحجاج بن يوسف واقتدى به غيره من عمّال بنى امية فى افريقة وخراسان وما وراء النهر فارتد الناس عن الاسلام

قسطلانی شرح بخاری میں ہے جسوقت کہے صحابی کہ سنت ہے وہ حدیث اکثر کے نزدیک مرفوع ہوتی ہے **منہج الوصول**
الی اصطلاح احادیث الرسول میں ہے کہ کہا ابن عبد البر نے جسوقت کہے صحابی کہ یہ سنت ہے مراد اس سے سنت رسول
علیہ السلام کی ہے **زرقانی** شرح موطا امام مالک میں ہے کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلان بات کے یا کہے
سنت ہے فلان بات یا منع کیے گئے ہم فلان چیز سے پس یہ سب مرفوع ہے اور یہ مذہب صحیح ہے نزدیک جمہور
کے قسطلانی شرح بخاری میں ہے کہ پڑہنا سورۂ فاتحہ کا جنازے کے رکنون میں سے ہے واسطے عام ہونے حدیث
لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد کا **میزان شعرانی** مین ہے
کہ مذہب امام شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ تحقیق پڑہنا سورۂ فاتحہ کا بعد پہلی تکبیر (جنازہ) کے فرض ہے اور
مذہب امام ابحنیفہ و مالک کا یہ ہے کہ نہ پڑہی جاوے جنازے مین کوئی چیز قرآن سے **حصن حصین** مین
ہے وَاِذَا صَلّٰی عَلَیْہِ کَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَۃَ ثُمَّ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ
اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ اِلَی اٰخِرِہٖ **ترجمہ** اور جب نماز پڑہے مردے پر تکبیر کہے پہر پڑہے الحمد پہر درود بہیجے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم پہ یعنے بعد دوسری تکبیر کے اولی یہ ہے کہ درود نماز کا پڑہے پہر پڑہے یعنے تیسری تکبیر کے بعد
یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے آخر تک انتہے حضرت پیران پیر غنیۃ الطالبین مین جسکے مترجم علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی
حنفی ہین فرماتے ہین ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی الْمَیِّتِ پس نماز گذارد بر مردہ وَصِفَتُھَا اَنْ یَّقُوْلَ اُصَلِّیْ عَلٰی
ھٰذَا الْمَیِّتِ فَرْضًا عَلَی الْکِفَایَۃِ وصفت نماز جنازہ این ست کہ بگوید نماز میگذارم برین میت فرض
کفایہ وَلَا یَحْتَاجُ اَنْ یَّذْکُرَ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی وحاجت نیست کہ ذکر کند کہ مذکر ست یا مؤنث فَیُکَبِّرُ اَرْبَعَ
تَکْبِیْرَاتٍ پس تکبیر گوید چہار تکبیر قَرَأَ فِی الْاُوْلَی الْفَاتِحَۃَ بخواند در اول رکعت فاتحہ لِمَا رُوِیَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ از جہت آنکہ مروی ست از ابن عباس اَنَّہٗ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہ فرمود امر کرد مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ عَلَی
الْجَنَازَۃِ کہ بخوانیم فاتحہ بر جنازہ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّانِیَۃِ کَمَا یُصَلِّیْ فِی
التَّشَھُّدِ پس درود گوید بر نبی صلے اللہ علیہ وسلم در ثانی چنانچہ درود میگذارد در تشہد کَمَا رَوٰی
مُجَاھِدٌ قَالَ سَاَلْتُ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ عَلَی
الْجَنَازَۃِ از جہت چیزیکہ روایت کرد مجاہد گفت پرسیدم از ہژدہ کس از اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم از نماز جنازہ فَکُلُّھُمْ یَقُوْلُ کَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ پس ہمگی گفتند تکبیر بگو بعد

[illegible] وما وراء النهر [illegible]

[illegible] عن الإسلام [illegible] الجزية منهم

بعد الإسلام [illegible] (الجزء الرابع صفحة [illegible])

ذكر المؤلف هذه الواقعة أي أخذ الجزية بعد الإسلام في غير موضع بعبارات

متنوعة [illegible] شديدة [illegible] أن

الناس [illegible] عن

[illegible] الجزية باقية على حالها لا يخفف

[illegible]

[illegible] عن بقية المال

[illegible] أن يؤدي

شيئاً من المال [illegible] الجزية وجعل لها

[illegible] صرح بأنها هي الصنائع التي قد [illegible]

عمر بن الخطاب [illegible] البلاذري والطبري وغيرهما أن أقواماً من النصارى

في عهد عمر بن الخطاب [illegible] الجند سقطت

عنهم الجزية [illegible] عن الجزية وأضعفت عليها

[illegible] فالأصل شيء يجمع بين الكفر والإسلام

ولكن [illegible] من النصارى والمجوس واليهود

بخوان فاتحہ ثمہ کبّر ثم صلّ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس تکبیر گو پس درود فرست
بر نبی صلے اللہ علیہ وسلم ثم کبّر وادع للمیت فی الثالثۃ بما تحسنہ ثم کبّر علیہ پس تکبیر گو و دعا کن
برای میت در سیوم رکعت آنچہ نیکو دانی و آسان باشد و من انواع الدعاء ... دعا و للنفس
و لوالدیہ و للمسلمین غیر ان المستحب ان یقول اللّٰہم اغفر لحینا ومیتنا الی آخرہ
دعا کن برای نفس خود و والدین خود و مسلمانان مگر آنکہ مستحب است کہ بگوید ای بار خدایا بیامرز زندگان
ما را و مردگان ما را الی آخرہ انتہی از مسک الختام مین ہے و عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبّر علی جنائزنا اربعا بود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ می گفت
بر جنازہ ما چہار تکبیر و نیست درو نفی زیادت بر چہار و گذشت بیان آن و یقرأ بفاتحۃ الکتاب
فی التکبیرۃ الاولی و میخواند سورہ فاتحہ را در تکبیر اولی در سبل گفتہ اختلاف کردہ اند علما در قرأت
فاتحہ در نماز جنازہ پس نقل کرد ابن منذر از ابن مسعود و حسن بن علی و ابن الزبیر مشروعیت آن و
بہ قال الشافعی و احمد و اسحاق و نقل کرد از ابو ہریرہ و ابن عمر کہ نیست درو قرأت وہو قول مالک و
الکوفیین و استدلال کردند اہل قول اول بانحدیث و اگرچہ ضعیف ست در شاہد اوست حدیث
طلحہ چنانچہ می آید انتہی گویم اگر فاتحہ را مخصوص ازند از قرأت منفی وجہی دارد چنانکہ قرأت خلف
امام داشتہ اند و در سفر السعادت گفتہ چون نماز شروع کردے بعد از تکبیر اول فاتحہ می خواند انتہی
ترجیح داد این را علی قاری در رسالہ خود و باین عمل میکرد شیخ عبدالرحیم دہلوی والد شاہ ولی اللہ
محدث و در حجۃ اللہ البالغہ گفتہ از سنت ست قرأت فاتحہ زیرانکہ فاتحہ خیر الادعیہ و اجمع آنہاست
آموختہ است آنرا حقتعالی بعباد خود در محکم کتاب خویش انتہی مدور الاہلہ مین ہے و چون نماز
جنازہ یکی از نمازہاست کہ در آن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ارشاد
فرمودہ پس اینقدر در فرضیت قرأت فاتحہ درین نماز بلکہ شرطیتش کہ عدمش مستلزم عدم نماز باشد کافی
است فکیف کہ در صحیح بالخصوص از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ کہ در نماز جنازہ ...
بلکہ لائق آنست کہ با فاتحہ سورہ قصیرہ یا ما تیسر من القرآن بیامیزد و ضم نماید ... القبول
مین ہے بعد از تکبیر اول فاتحہ و سورہ بخواند بجہر یا بسر و میان این تکبیرات ادعیہ ماثورہ بر زبان گذارد
انتہی البیان المرصوص مین ہے جابر گفتہ آنحضرت در تکبیر اول سورہ فاتحہ میخواند و اسناد این ضعیف

كانوا اصحاب حرث وزرع وعمّال في الديوان وكانوا لا يرضون بمخاطرة النفس
واقتحام الحرب ولذلك كانوا مطالبين بالجزية والمسلم لا يمكن له الاعتزال عن
الحرب فانه مضطر الى الذب عن بلاد الاسلام طائعا او مكرها فصارت الجزية
كانها حدٌّ فاصل بين الرئيس والمرؤوس او بين المسلم وغير المسلم

٢- ولما لم ينفصل الاموية [illegible] العمال
يضرب الجزية على حديثي العهد بالاسلام

٣- ولكن مع هذا لم يتفق ذلك في زمان الخلافة الاموية الا [illegible]
يشهد بذلك الفحص التقصي وامعان النظر والكد في البحث [illegible] ذلك
فكلما وقع مثل هذا لم يكن له بقاء فاما ان يكون الامة هي التي تقيم النكير على العامل
او يصل الخبر الى الخليفة فيرده [illegible] في مثاله ما اتفق سنة
لما كتب الحجاج الى البصرة [illegible] من اهل القرى [illegible] وضرب الجزية
عليهم خرج [illegible] مع [illegible] عبد الرحمن
بن الاشعث [illegible] الحجاج [illegible] كما هو مشروح في تاريخ الكامل
لابن الاثير وكذلك [illegible] الحجاج كتب اليه عمر بن عبد العزيز
يامره باسقاط الجزية والواقعة مذكورة [illegible] سنة [illegible] في تاريخ الكامل
وكذلك لما فعل يزيد بن ابي مسلم في افريقية سنة [illegible] الناس [illegible]
قتلوه وكتبوا الى الخليفة يزيد [illegible] بالجمع [illegible]

ست مگر ابن عباس بر جنازه فاتحه خوانده گفته تا بدانید که این سنت ست و این نزد بخاری است اور قاضی
ثناء الله اپنے **وصیت نامہ** میں فرماتے ہیں بعد از حمد و صلوٰة فقیر حقیر محمد ثناء الله عثمانی حنفی مجددی پانی
پتی می نویسد که عمر این عاصی به هشتاد سال رسیده و یقین که عبارت از مرگ است بر سر آمده فرصتے
نگذاشته کلمه چند بطریق وصیت برای اولاد و احباب می نویسد که رعایت بعض از آن برائے ذات فقیر
مفید و ضرور ست و بعضے از آن برای دوستان و فرزندان ضرور و مفید ست اگر نوع اول را رعایت خواهند
کرد روح فقیر از آنها خوشنود خواهد شد حقتعالی جزائے خیر خواهد داد و گرنه در عاقبت دامنگیر خواهم شد
و اگر نوع ثانی را رعایت خواهند کرد ثمره آن در دنیا و عقبے نیک خواهند دید و گرنه نتیجه بد خواهند دید
نوع اول آن ست که در تجهیز و تکفین و غسل و دفن رعایت سنت کنند و در چادر نمازی که حضرت ایشان
شهید رضی الله عنه عنایت فرموده بودند در آن تکفین نمایند و عمامه خلاف سنت ست ضرور نیست و
نماز جنازه بجماعت کثیر و امام صالح مثل حافظ محمد علی و یا حکیم سکھوا یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعد تکبیر
اولی سوره فاتحه خوانند و بعد مردن من رسوم دنیوی مثل دهم و بستم و چهلم و ششماهی و برسینی هیچ
نکنند که رسول الله صلی الله علیه وسلم زیاده از سه روز ماتم کردن جائز نداشته اند حرام ساخته اند و از گریه
و زاری زنان را منع بلیغ نمایند در حالت حیات خود فقیر ازین چیزها راضی نبود و باختیار خود
کردن زیاده و از کلمه و درود و ختم قرآن و استغفار و از مال حلال صدقه بفقرا بالخفاء امداد فرمایند
که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده المیت فی القبر کالغریق المتغوث ینتظر دعوة تلحقه من اب او اخ
او صدیق انتہے **ابو الطیب نواب سید محمد صدیق الحسن مرحوم** رحمة الله علیه
اپنے وصیت نامہ میں ارقام فرماتے ہیں چون امر ناگزیر پیش آید باید که مراتب تجهیز و تکفین و غسل و دفن
را بر طبق سنت صحیحه ادا کنند و جنازه بجماعت کثیر و امام صالح بجا آرند و بعد از تکبیر اولے
سوره فاتحه بخوانند و بعد مردن من از رسوم دنیوی هیچ رسم نکنند و کردن ندهند که رسول خدا صلے
الله علیه وسلم زیاده از سه روز ماتم کردن جائز نداشته بلکه حرام ساخته ست و از گریه و زاری خود
را باز دارند و زنان خانه را از آن منع بلیغ نمایند این بنده در حالت حیات خود باین چیزها رضا
نداده و باختیار خود از آنها را کردن نداد و خود بحمده تعالی در خاندان ما رسمے از رسوم جاهلیت که
مشهور و شائع از آن زمانه شده مروج نیست از رسوم سیوم و چهلم و نحو آن همه بدعت و ضلالت و معصیت

Marfat.com

عمل يزيد والقصة مذكورة فى الكامل تحت حوادث ١٠٢ه‍ وكان اخرما وقع مثل ذلك ما فعل اشرس فى خراسان فاورث ثورة واشترك العرب مع الثايرين ونصروهم اما خلفاء بنى امية فلم يثبت عن احد منهم مثل ذلك وانما كان اراد عبدالملك وضع الجزية على من اسلم من اهل الذمة فكلمه ابن حجرة فترك والقصة مذكورة فى المقريزى بنوع من التفصيل (انظر صفحة ٨٠ من الجزء الاول) والان نقص عليك بعض خيانات المؤلف،

(١) ذكر وقعة الحجاج وترك نكير القراء عليه وبيعتهم على يد ابن الاشعث انكارا على صنيع الحجاج،

(٢) ذكر وقعة الجراح (الجزء الثانى صفحة ٣٠) وترك انكار عمر بن عبدالعزيز عليه ومنعه عن ضرب الجزية عليهم،

(٣) ذكر واقعة يزيد بن ابى مسلم وترك ان الناس قتلوه وان الخليفة يزيد بن عبدالملك استصوب صنيعهم اى قتلهم يزيد بن ابى مسلم،

(٤) ذكر واقعة اشرس ولم يذكر ان العرب قاموا عليه وكانوا مع الثايرين عليه ولما ثبت ان ضرب الجزية على حديثى العهد بالاسلام لم يامر به احد من خلفاء بنى امية وانما كان اجتهادا من بعض العمال بناءً على ان اسقاط الجزية يورث نقصا فى الخراج وان الخلفاء كلما عثروا على ذلك منعوا العمال عن ضرب الجزية وردوا اعمالهم وانه كلما وقع مثل ذلك تالب العلماء والخيار من الناس

Marfat.com

بحجت است ازان از کتاب وسنت استشمام نمی توان کرد وگاہے درخاندان بانبوده آری امداد بدعا وختم قرآن
واستغفار ودرود وصدقه از مال حلال باخفا مضائقه ندارد ودر بعض اخبار آمده میت در قبر بمچو غریق مستغیث
ست انتظار می کند دعوت را که از جانب پدر یا برادر یا دوست بوی ملحق گردد انتهے ثمار التنکیت میں ہے
نماز جنازه بجماعت کثیر وامام صالح عالم وماموین موحدین مخلص بجا آرند وبعد تکبیر اولی سورۂ فاتحه
خوانند وقبر را خام دارند وزیاده از یک شبر بلند نسازند وبران کتبه ننویسند وگنبد بنا ننمایند فتح
المغیث میں ہے واجب ہے نماز پڑہنا مردے پر اور کہڑا ہوا امام برابر سر مرد کے اور وسط عورت کے
اور کہے چار یا پانچ تکبیر اور پہلی تکبیر کے بعد الحمد اور کوئی سورت پڑہی اور دعا ماثور کرے درمیان
تکبیرون نماز کے **فائدہ** ان تمام روایات بالا سے ثابت ہوا کہ پڑہنا فاتحہ کا نماز جنازہ مین
ضروری ہے گو اس حدیث پر عمل امام عالی مقام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نہین ہوا لیکن انہون نے فرمایا
ہے جب تمکو حدیث صحیح ملے اسی پر عمل کرو میرا قول چھوڑ دو پس پڑہنے فاتحہ مین حکم امام صاحب کا بھی
مانا گیا اور حدیث پر بھی عمل ہوا علاوہ اسکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اوس شخص پر خفا ہوتے جو
پیغمبر کی سنت کے آگے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا قول پیش کرتا اور فرماتے قریب ہے کہ تم پر پتھر آسمان
سے برسین کہ مین کہتا ہون فرمایا رسول خدا نے اور تو کہتا ہے کہ کہا ابو بکر اور عمر نے ہزاران ہزار رحمتین خدا کی
ہون اون صحابہ کرام پر کہ جنکے سینے نور گنجینے عظمت اور اکرام کلام مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے معمور اور منور تہے یا اللہ العالمین یہ دولت یعنی اتباع نبوی اس خاکسار ہیچمدار کو بھی اپنے فضل سے نصیب کر

باب شہید پر جنازہ پڑہنے اور غسل وغیرہ کے بیان مین

ترمذی مین عبد الرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اکٹھا کر دیتے تہے دو دو آدمیونکو جو شہید ہوگئے تہے جنگ احد مین ایک کپڑے مین یعنے
کفن کے پہر فرماتے تہے کون اس مین سے زیادہ قرآن یاد رکہتا تہا پہر جب لوگ اشارہ سے بتاتے کہ اس کو
قرآن زیادہ یاد تہا تو اسکو آپ قبر مین آگے رکہتے یعنے قبلہ کی طرف اور فرماتے مین گواہ ...
دن قیامت کے یعنے انکے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپنے اونکو خون [illegible] دفن کر دینے کا
اور نماز بہی نہین پڑہی اونپر اور نہ غسل دیا انتہے **فائدہ** انس بن مالک سے بہی ایسا ہی مروی ہے کہا ابو عیسیٰ نے
حدیث جابر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہین انس سے وہ

Marfat.com

واقاموا النكير على ضارب الجزية حتى قتلوا بعض العمال واستحسن الخليفة قتله فهل المولف ان يحمل وزر بعض العمال على بنى امية كافة وهل يصح قوله،

"ولم يكن عمال بنى امية يأتون هذه الاعمال من عند انفسهم دائما بل كثيرا ما كانوا يفعلونه بامر خلفائهم كما قد رايت مما كتبه معاوية الى وردان" (الجزء الثانى صفحة ٢٢)

اما كتاب معاوية الى وردان فقد مر ذكره وليس فيه للمولف موضع حجة،

قال المولف

"انه لما راى اهل الذمة ان الاسلام لا ينجيهم من ذلك فعمد بعضهم الى التلبس بثوب الرهبنة لان الرهبان لا جزية عليهم فادرك العمال غرضهم من ذلك فوضعوا الجزية على الرهبان واول من فعل ذلك منهم عبد العزيز بن مروان عامل مصر فامر باحصار الرهبان وفرض على كل راهب دينارا" (الجزء الثانى صفحة ٢٠ مستندا الى المقريزى صفحة ٤٩٢ من الجزء الثانى)

ايها الفاضل المؤلف اما هذا الاجتراء اما هذا الاختلاق اما هذا الكذب الظاهر؟

هاك نص المقريزى "ثم قدم اليعاقبة فى سنة احدى وثمانين الاسكندروس فقام اربعا وعشرين سنة ونصفا وقيل خمسا وعشرين سنة ومات سنة ست ومائة ومرت به شدائد صودر فيها مرتين اخذ منه فيهما ستة

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی زہری نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے اونہون نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور کسی آدمی نے سیطرح روایت کی ہے جابر سے انتہی اختلاف ہے علما کا شہید کی نماز جنازہ مین سو بعضون نے
کہا اوسکی نماز نہ پڑہے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہین امام شافعی اور امام احمد اور کہا بعضون
نے کہ نماز پڑہی شہیدون کی اور دلیل لاے ہین اوس حدیث کو کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑہی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہین اسحاق اور ابوداؤد مین
انس سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دیکہا انکو مثلہ کیا تہا کافرون نے آپنے
کسی شہید پر نماز نہین پڑہی سوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے (یعنے اونپر پڑہی) اور موطا امام مالک مین
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر غسل دیے گئے اور کفن پہنائے گئے اور نماز جنازے کی اونپر پڑہی
گئی حالانکہ وہ شہید تہے امام مالک کو پہونچا اہل علم سے وہ کہتے تہے کہ شہیدون کو غسل نہ دیا چاہیے
نہ اونپر نماز پڑہنی چاہیے بلکہ جن کپڑون مین شہید ہوئے ہین اونہین کپڑون مین دفن کر دینا چاہیے
انتہے **فائدہ** اختلاف ہے اسمین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز پڑہی ہے یا نہین
بعض روایات مین ہے کہ نماز پڑہی اور بعض مین یہ ہے کہ نہین پڑہی صرف دعا کی کہا مالک نے یہ طریقہ ان
شہیدون مین ہے جو معرکہ مین قتل کیے جاوین اور وہین مرجاوین اور جو معرکہ سے اوٹہا کر لایا جاوے
پہر کچہ جی کر مرجاوے تو اسکو غسل دیا جاوے اور اسپر نماز پڑہی جاوے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کیا
گیا **فائدہ** امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد زخمی ہونے کے تین روز زندہ رہے ابولولو
مجوسی کے ہاتہ سے آپ شہید ہوئے اور ابوداود مین جابر سے روایت ہے ایک شخص کے سینے مین یا حلق
مین تیر لگا وہ مرگیا تو اوسیطرح اپنے کپڑون مین لپیٹا گیا جیسا وہ تہا اسوقت ہم ساتہ تہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** یعنے اوسکے کپڑے نہ دہوئے گئے نہ اوسکو غسل دیا گیا کیونکہ وہ
شہید تہا اور ابوداؤد مین ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے
حق مین یہ فرمایا کہ اون سے اونکا لوہا اوتارا جاوے یعنے زرہ اور ہتیار اور چمڑا یعنے پوستین وغیرہ
جو لہو سے بہری تہین وہ دفن کیے جاوین اپنے خون سمیت اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے خون مین
بہرے ہین اور ابوداؤد مین انس بن مالک سے روایت ہے شہداء احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت
دفن ہوئے اور انپر نماز جنازہ بہی نہ پڑہی گئی اور ابوداؤد مین انس بن مالک سے روایت ہے

Marfat.com

الا دينار وفي ايامه امر عبد العزيز بن مروان فامر باحصاء الرهبان فاحصوا واخذت منهم الجزية عن كل راهب دينار وهي اول جزية اخذت من الرهبان" (الجزء الثاني من المقريزي صفحه ٤٩٢)

فهل تجد في هذه العبارة ادنى اشارة الى ان عبد العزيز او احدا غيره شدد في الجزية فاختار الرهبنة طلبا للنجاة من الجزية فما نقموا وانما فيها ان عبد العزيز بن مروان وضع الجزية على الرهبان وهذا ليس فيه كبير شيء فان الرهبان وان كانوا معافين عن الجزية ولكن لم يكن الامر منصوصا لا في الكتاب ولا في السنة وكان للاجتهاد فيه مساغ فاجتهد عبد العزيز واخطاء،

انتهى هذا البحث

لو سردنا كل ما قال المؤلف عن جور بني امية وعمالهم واستيثارهم الاموال واسرافهم في استلابها وبينا ما في كل قول من التحريف والتدليس وتغيير المعنى والخيانة في النقل وصرف العبارة عن وجهها لطال الكلام واحتجنا الى عمل كتاب منفرد بنفسه فلاجل ذلك اقتصرنا على كشف بعض دسائسه مع انه قل من كل وغيض من فيض،[1]

[1] ومما يناسب ذكره في هذا المقام ان المؤلف لما نشر الجزء الاول من كتابه ارسله الي فكتبت اليه بعد الاعجاب به انه لابد من ذكر مصادر الروايات في كل موضع وذلك لاجل ان تكون [illegible] عليه التدليس، فالتزم المؤلف في مقدمة الجزء الثاني انه على [illegible] ذلك ويذكر الكتاب والجزء والصفحة ولكن مع الاسف ان كل ما التزمه [illegible] فانه ما [illegible] المطبعة ولاجل هذا كابدت في تطبيق مصادر كتابه [illegible] اى نسخة [illegible] وبسبب ذلك ما اهتديت الى الاخبار [illegible] ما نقل عبارة الا وعمل فيها شيئا من التحريف والتغيير [illegible] ويكابد محنة التطبيق يعرف ما قاسيته مع حيرة [illegible] ١٢

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (جنگ احد مین) حمزہ بن عبد المطلب پر گذرے تو دیکہا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہین (یعنے کفار نابکار نے انکی ناک کان وغیرہ کاٹے ہین) آپنے یہ دیکہکر فرمایا اگر صفیہ (بہن حمزہ کی) کو رنج نہ ہوتا تو مین حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہانتک کہ درندے اوسکو کہا جاتے پہر وہ حشر کے دن اونکے پیٹون سے نکلتا اور شہادت کا انتہائی مرتبہ انکو حاصل ہوجاتا اگرچہ اب بہی حاصل ہے) اس وقت کپڑون کی قلت تہی اور شہیدون کی کثرت تو ایک اور دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے مین کفن دیے جاتے تہے قتیبہ نے زیادہ کیا پہر ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تہے لیکن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچہ لیتے ان مین سے کونسا شخص قرآن زیادہ جانتا تہا پہر ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایک کفن یا ایک قبر مین کئی آدمیون کو دفن کرنا درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو دیکہا انکو مثلہ کیا تہا کافرون نے آپنے کسی شہید پر نماز نہین پڑہی سوا حمزہ کے (اونپر پڑہی) اور تفسیر ترجمان القرآن مین ہے دیکہا تو حمزہ کا پیٹ پہاڑ ڈالا ہے ہندہ زن ابی سفیان نے جگر حمزہ کا نکالکر دانتون سے چبایا لیکن نہ چبا حضرت نے پوچہا کیا کچہ جگر اوسنے کہایا کہا نہین فرمایا اللہ تعالی کوئی شے حمزہ کے آگ مین داخل نہ کرے گا پہر حمزہ پر نماز جنازہ پڑہی پہر ایک انصاری کو لاکر پاس حمزہ کے رکہا اوسپر بہی نماز پڑہی حمزہ رض بدستور رکہا رہا اوسپر ستر بار نماز ادا کی تفرد بہ احمد الحدیث بطولہ ۱۲

باب میت غائب پر نماز جنازہ پڑہنے کے بیان مین

ترمذی مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بہائی نجاشی مر گئے سو کہڑے ہو اور نماز پڑہو اونکی کہا راوی نے سو کہڑے ہوگئے ہم اور صف باندہی ہم نے جیسے صف باندہتے ہین میت کے پاس اور نماز پڑہی ہمنے انکی جیسے نماز پڑہتے ہین جنازے کی اور **موطا** امام مالک مین ابوہریرہ سے روایت ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر پہونچائی نجاشی کے مرنے کی جسدن وہ مرا آپ اپنے صحابہ کے ساتہ عیدگاہ کی طرف نکلے ساتہ صف باندہی اور چار تکبیرین کہین **فائدہ** نجاشی لقب ہے حبشہ کے بادشاہ کا اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تہا جسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی وہ اول نصاری کے دین پر تہا حضرت رسول خدا پر ایمان لایا اور صحابہ وہان گئے اونکی خوب طرح سے خدمت کی پہر جب وہ فوت ہوا تو حضرت

Marfat.com

ونقول بعد كل ذلك ان موضوع الكتاب ليس الا بيان تمدن الاسلام
فاى متعلق فى ذلك لبيان مساوى بنى امية وما بالك تقول لابد فى تاريخ
تمدن الاسلام من بيان نهج السياسة وانها هل كانت موسسة على الاستبداد
والجور والعدل والنصفة فجوابه انك ان كنت عرضت بنى امية عرضا ولكن
انا اشدك بالله اما كان لاحد منهم مأثرة تذكر ومنقبة تنقل وسياسة تنفع
البلاد ومعدلة تعم الناس نعم ان بنى امية لا يوزنون بالخلفاء الراشدين وليس
هذا مما اعلم ولا فيه حط لمنزلتهم فان امثال الراشدين والفرق بينهم
امر خارج من طوق البشر وليس فيه مطمع لاحد ولا موضع رجاء لمجتهد ولكن
التوازن والتكافل بين الاموية والعباسية وانهم اولهم اثرهم الحسن والمسيء والعادل
والجائر والناسك والخليع والجائر والمتقل والمتعالى عدلهم سيرة وامثلهم
طريقة واوفاهم ذمة واوسعهم طولا لا يخلو من عثرات لا تقال وهنات
لا تذكر فلو لزم المؤلف جادة الانصاف ووفى القول حقه وقسط واعطى كل ذى حق
حقه لاستراح واسترحنا ولكنه مال الى واحد فاطرى فى مدحه ونال من
الاخر فاسرف فى تهجينه وذمه ثم انه لو تمادى فى مدحه وذمه عمود الكتاب
اى ذم العرب والحط من شأنهم فانه ذم بنى امية لانهم العرب جنسا ومدح
العباسيين لا لانهم العرب او قريش [illegible]
دولتهم دولة عجمية [illegible]

رسول خدا نے خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر صحابہ کے ساتھہ اوسکی نماز جنازہ پڑہی **اور ابوداؤد**
مین ابی بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا نجاشی کے ملک مین چلے
جانیکا (حبش کا فرون نے ایذا دی اور تکلیف سے پہنچائی) پہر بیان کیا قصہ اسکا کہ نجاشی نے کہا مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ محمد اللہ پاک کے رسول ہین اور محمد ہی وہ شخص ہین جنکی بشارت دی عیسے بن
مریم علیہ السلام نے اور مین اگر سلطنت کے کامون مین مشغول نہ ہوتا تو انکے پاس جاتا اور انکے جوتیان
اوٹھاتا **فائدہ** نجاشی نے ملک حبش مین انتقال فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ
مدینہ منورہ مین نماز جنازہ اوسکی پڑہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ میت غائب پر بعد سننے خبر فوتیدگی
اوسکی کے درست ہے بلکہ سنت ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام احمد اور **اکثر سلف کا**
قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے جائز ہونے نماز جنازہ کی
اوپر میت غائب کے اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف اسی کے قائل ہین یہانتک کہ فرمایا
شیخ الاسلام امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہین آیا کسی صحابی سے منع ہونا اسکا اور امام ابوحنیفہ
اور امام مالک جو قائل نہین ہین جائز ہونے نماز جنازہ کے اوپر میت غائب کے وہ فرماتے ہین احتمال ہے
کہ جنازہ نجاشی کا سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگیا ہو بدلیل حدیث ابن عباس جسکو ذکر کیا
واحدی نے بلا اسناد کہ کہا ابن عباس نے کہولا گیا پردہ) واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے سریر نجاشی سے یہانتک کہ دیکھا اوسکو یعنے سریر نجاشی کو حضرت رسول خدا نے اور نماز پڑہی اسپر
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بلا اسناد ہے حدیث بلا اسناد لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی دوسرا اس
حدیث کو اخراج کیا ہے واحدی نے اور وہ محدث نہین ہے چنانچہ ابن طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکھا
ہے کہ نہین ہے واحدی محدث اور ایسا ہی کہا ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت
مین اور امام شوکانی نے فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مین بہی اسطرح لکھا ہے

باب کسی کے مرنے کی خبر سنکر مسجد مین بیٹہنے کے بیان مین

ابوداؤد مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جب زید
بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر پہونچی تو آپ مسجد مین بیٹہے آپکے
چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا

وكان لنا ان نذكر طرفا من مآثر بني امية وسيرتهم ومبالغهم من حسن السياسة وتعمير البلاد وتمهيد السبل وتوطيد الامن واقامة المرافق وتعميم المعارف

اعلم ان دولة بني امية عبارة عن معاوية ويزيد وعبد الملك بن مروان والوليد وسليمان وعمر بن عبد العزيز وهشام فاما ما عداهم فلم تطل مدتهم وليس العبرة بهم ان احسنوا او اساؤا

فاما معاوية فنذكر من سيرته ما ذكره المؤرخ المسعودي في مروجه مع نوع من الاختصار قال

كان من اخلاق المعاوية انه كان ياذن في اليوم والليلة خمس مرات

كان اذا صلى الفجر جلس للقصاص حتى يفرغ من قصصه ***
فيخرج الى المسجد فيسند ظهره الى المقصورة ويجلس على الكرسي
ويقوم الاحداث فيتقدم اليه الضعيف والاعرابي والصبي والمراة
ومن لا احد له فيقول ظلمت فيقول اعزوه ويقول عدى الي
فيقول ابعثوا معه ويقول صنع بي فيقول انظروه في امره حتى اذا
لم يبق احد دخل فجلس على السرير ثم يقول ياذنوا للناس على قدر
منازلهم فاذا استووا جلوسا قال يا هؤلاء انما سميتم اشرافا
لانكم شرفتم من دونكم بهذا المجلس ارفعوا الينا حوائج من لا يصل
الينا فيقوم الرجل فيقول استشهد فلان فيقول افرضوا له ويقول الآخر

باب وارثان میت کے پاس جاکر تعزیت کرنیکے بیان مین

ابو داؤد مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفن کیا جب وہان سے فارغ ہوئے تو لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بھی آپکے ساتھ لوٹے یہانتک کہ ہم میت کے مکان تک پہونچے وہان آپ ٹھیر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسعورت کو پہچان لیا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ فاطمہ زہرا تہین رسول خدا نے انسے پوچھا تم کسواسطے نکلین اپنے گہر سے اونہون نے کہا یا رسول اللہ مین اس گہر مین جہان میت ہوئی گئی تہی تاکہ اوسکے لوگون کو تسکین دون اور تعزیت کرون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم اون لوگون کے ساتھ قبرستان تک گئین اونہون نے کہا معاذ اللہ مین تو اسکا بیان آپسے سن چکی ہون (کہ عورتون کو قبرستان مین جانیسے آپنے منع کیا) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم انکے ساتھ قبرستان تک جاتین تو مین ایسا کرتا کچہ سختی سے آپنے ارشاد فرمایا **فائدہ** ابو داؤد نے اس سختی کی تصریح نہین کی مگر نسائی کی روایت مین ہے آپنے فرمایا اگر تو اونکے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکہہ سکتی یہانتک کہ تیرے باپ کا دادا اوسکو دیکہے یعنے عبد المطلب جنت مین جاوے اور انکا جانا جنت مین مشکل ہے کیونکہ وہ مشرک تہے اسحدیث سے عورتونکو قبرستان مین جانا منع ہوا

باب ثواب صبر کا جب ہے کہ صدمہ پہونچتے ہی صبر کرے

ابو داؤد مین انس سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت پاس گذرے وہ اپنے بچے کے مرنیکے غم سے آواز کے ساتھ رو رہی تہی آپنے اوس سے فرمایا تو خدا کے عذاب سے ڈر یعنے نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیجاویگی اور صبر کر اوس عورت نے کہا میری جو مصیبت ہے اوسمین تم گرفتار نہین ہو جو ہو تو اوس سے کہا گیا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین (یعنے اسعورت نے آپ کو نہین پہچانے اور دیکہے جواب دیا تہا جب اوسکو آپ کی خبر کی تو وہ عورت پہر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپکے دروازے پر دربان نہ پایا جیسے بادشاہون اور امیرون کے دروازون پر دربان ہوا کرتے ہین) پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ مینے آپ کو پہچانا نہ تہا پہر اوس سے آپنے فرمایا کہ صبر کا اعتبار نہین مگر صدمہ شروع مین یا پہلے صدمہ مین **فائدہ** یعنے جب صدمہ پہونچے اوسیوقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ برا نہ نکالے تو اس صورت مین صبر کا ثواب حاصل ہوتا ہے یہ نہین کہ جسوقت صدمہ اور مصیبت پہونچے اسوقت تو

Marfat.com

اخرغاب فلانٌ عن اهله فيقول تعاهدوهم واقضوا حوائجهم، ثم يوتى بالغداء، والكاتب يقرء كتابه فيأمرفيه، حتى يأتى على اصحاب الحوائج كلهم، وربما قدم اليه من اصحاب الحوائج اربعون اونحوهم على قدر الغداء،

واطال المسعودى فى بيان اعمال معاوية يوميا ثم قال بعد حكاية معترضة: فلنرجع الان الى اخبار معاوية وسياسته وما اوسع الناس من اخلاقه وما افاض عليهم من بره وعطائه وشملهم من احسانه مما اجتذب به القلوب واستدعى به النفوس حتى آثروه على الاهل والقرابات، ثم ذكر بعد ذلك عدة وقايع تركناها هربا عن الاطناب،

فاما عبدالملك فقال المدائنى كان يقال معاوية احلم وعبدالملك احزم وهوالذى جعل على بيوت الاموال والخزائن رجاء بن الحيوة ذلك المحدث المشهور وعلى كتابة الخراج والجند سرجون بن منصور الرومى (وهو نصرانى) وحوّل الدواوين من الرومية والفارسية الى العربية وزاد على ما كان فرض معاوية للموالى خمسة فبلغها عشرين ودخل فى بيعته عبدالله بن عمر ومحمد بن حنفية، ذكر كل ذلك صاحب العقد فى ترجمته وقد سبق من نسكه و عبادته ما فيه كفاءة فيما مرّ،

ومما ينقم عليه تاميره الحجاج ولكن الدولة تحتاج فى بنائها واول نشاءها

Marfat.com

اچھی طرح سے واویلا مچاوے اور آخر رو پیٹ کر مجبور ہو صبر اختیار کرے یہ صبر نہین ہے ⁂ ⁂

باب میت پر رونے کے بیان مین

ابوداود مین اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی یعنے حضرت زینب نے
کسی کو آپ کی طرف بھیجا اور مین اور سعد آپکے ساتھہ تھے اور شاید ابی بھی ساتھہ تھے حضرت زینب نے
کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع کیحالت ہے ہم سب ان گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی
زینب کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ یہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لے لی اور اسکے لیے ہے جو چیز
کر دی (یعنے اولاد وغیرہ تو انکے مالک ہو نہین جزع فزع نہ چاہیے اسلیے کہ امانت اپنی لے لیتا ہے)
اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھہ مدت معین کے ہے یعنے زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا
پھر بی بی زینب نے آپ کو بلا بھیجا اور قسم دیا کہ آپ تشریف لاویے پھر رسول خدا تشریف لائے اور آپ کی گود
مین بچہ کو رکھا اور بچہ کی روح حرکت کرتی تھی یعنے نزع کی حالت تھی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
چشمان مبارک سے آنسو بہنے لگے سعد نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ نے
جسکے دل مین چاہا رکھا اور اللہ تعالی رحمت یعنی مہربانی نہین کرتا اپنے بندون مین کسی پر مگر رحمت کرنے
والون پر **فائدہ** سعد نے گمان کیا کہ رونے کی سب اقسام منع ہین شاید رسول خدا بھول کر روئے تو آپ
نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوؤن سے رونا حرام نہین بلکہ وہ تو رحمت ہے البتہ چلا کر رونا اور نوحہ کرنا اور گریبان
چیرنا اور مونہہ پیٹنا حرام ہے اور **ابوداود** مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے آج کی رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا مینے نام اوسکا اپنے دادا کے نام پر ابراہیم رکھا
پھر بیان کیا آخر حدیث تک انس کہتے ہین دیکھا مینے اوس لڑکے کو جان اوسکی نکل رہی تھی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپکے چشمان مبارک سے آنسو جاری ہوگئے (بسبب رنج اور غم فرزند
دلبند حضرت ابراہیم کے یہ فرزند بطن ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے) اور آپنے فرمایا آنسو بہاتی
ہے آنکھہ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو رب ہمارے کو پسند آوے یعنے انا للہ وانا الیہ
راجعون کہتے ہین اے ابراہیم جدائی تیری سے غمناک ہین ہم **فائدہ** آنکھہ سے آنسو بہانا اور
دل سے غم کرنا مخالف صبر نہین ہے بلکہ یہ رحمت اور نرمی دل کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ شکایت
کرنا البتہ صبر کے مخالف اور حرام ہے

Marfat.com

الی مثال ذلك وهذا ابو مسلم الخراسانی مؤسس الدولة العباسية قتل ستمایة الف رجل صبرًا وهذا ابو جعفر المنصور فعل بالهاشميين مالم يسبق له نظير فی الاسلام ومع ذلك فانی اعوذ بالله ان اتوسع ذاتًا عن الحجاج ومدافعا عنه"

اما الوليد فكان اهل الشام يفتخرون به وحق لهم ذلك قال صاحب العقد الفريد

"كان الوليد عند اهل الشام افضل خلفائهم واكثرهم فتوحات واعظمهم نفقة فی سبيل الله بنى مسجد دمشق ومسجد المدينة ووضع المنابر واعطى المجذومين حتى اغناهم عن سؤال الناس اعطى كل مقعد خادما وكل ضرير قائدا وكان يمر بالبقال فيتناول قبضة فيقول بكم هذه فيقول بفلس فيقول زد فيها فانك تربح" وهو الذى وسّع مسجد النبی وذهّب البيت قال اليعقوبی ان الوليد بعث الى ملك الروم يعلمه انه قد هدم مسجد رسول الله فليعنه فيه فبعث اليه بماية الف مثقال ذهبا ومائة فاعل واربعين حملا فسيفساء ٭ وبعث الوليد الى خالد بن عبد الله القسری وهو على مكة بثلثين الف دينار فضربت صفائح وجعلت على باب الكعبة ٭ فكان اول من ذهّب البيت فی الاسلام وحج الوليد سنة ۹۱ لينظر الى البيت والى المسجد وما اصلح منه والى البيت وتذهيبه"

وقال اليعقوبی كان اول من عمل البيمارستان للمرضى ودار الضيافة واول من اجرى على العميان والمساكين والمجذومين الارزاق"

وقال السيوطی فی تاريخه الخلفاء "وكان معروف الشك الذى كونه جبارًا ظلوما)

باب میت والے کے گھر طعام بھیجنے کے بیان مین

ابوداؤد مین عبداللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والون کے لیے کھانا طیار کروادن پر ایسی مصیبت آئی ہے جو اس سے انکو فرصت نہوگی انتھے **فائدہ** یعنے وہ رنج و مصیبت مین ہین کھانا پکانیکی فرصت انکو نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عزیزون اور دوستون اور ہمسائگان کو اہل میت کے گھر کھانا بھیجنا بہتر اور سنت ہے انتھے

باب وقت دفن کرنے میت کے دعا پڑھنے کے بیان مین

ترمذی مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر مین یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد مین تو یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنے مین رکھتا ہون اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد اور مغفرت کے ساتھ رسول خدا کے ملت یعنے طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب ہر دو دعا کا ایک ہی ہے **فائدہ** جابر نے کہا ضحاک بن مزاحم کا بیٹا چھ دن کا مرگیا مجھسے کہا اے جابر جب تو اوسکو قبر مین رکھے تو اوسکا منہ کھولدینا عقد حل کردینا وہ ٹھیر گا اس سے سوال کیا جاویگا جب مین یہ کام کرچکا تو مینے کہا اللہ تمپر رحم کرے اس بچی سے کیا سوال ہوگا کون اس سے سوال کریگا کہا اس میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار تمہارے سلب آدم مین کیا تہا مینے کہا اے ابوالقاسم کیا اقرار ہے جسکا عہد اسنے پشت آدم مین کیا تہا کہا مجھسے ابن عباس نے کہا ہے کہ اللہ نے پشت آدم پر اپنا ہاتھ پہیرا ہر جان کو جسکا وہ قیامت کے دن تک پیدا کرنیوالا ہے اوس سے انکا لکر یہ پیمان و عہد لیا کہ اللہ ہی کو پوجے کسی چیز کو اسکا شریک نکرے پہر انکو لیے کفیل رزق ہوکر بدستور پشت آدم میں پہیر دیا سو قیامت قائم نہوگی جبتک کہ میثاق کرنیوالے پیدا نہو لے پہر جس نے ان مین دوسرا میثاق کو پالیا اور پورا کیا اسکو اگلا میثاق نفع دیگا اور جس نے دوسرا میثاق نہ پایا اور اسکا اقرار نہ کیا اوسکو اگلا میثاق نافع نہ ہوگا اور جو کم عمر مرگیا قبل پانے دوسرے میثاق کے وہ اس میثاق اول پر [illegible]

باب قبر مین لحد اور شق کرنیکے بیان مین

ترمذی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لیے **فائدہ** ظاہر یہ ہے کہ لحد یعنے بغلی قبر انبیا علیہم السلام کے

يختن الايتام ويرتب لهم المؤدبين

ثم ان الدول تعرف اقدارها بآثارها وتقضى بفضلها بعملها واخلد الآثار التى تتفاضل بها مقادير الملوك وتتطاول بها رتب الدول كثرة الفتوح واستتباب امور الملك والرعية وتوطد دعائم العدل وانتشار العلم ودولة بنى امية قد اخذت من كل ذلك قسطا وضرب فى كل ذلك بسهم

اما كثرة الفتوح فقد بلغت دولتهم منها غاية ليس وراءها مطلع لطامح انقضت ايام الخلافة الراشدة والاسلام يضرب عبابه فى جزيرة العرب وديار الشام و مصر وبلاد الفرس فلما تسنمت بنو امية عرش الخلافة ازداد الاسلام فتوحا واتسعت ممالكه وغلب سلطانه وامتدت سطوته ودخلت البلاد النائية المترامية الاكناف فى حوزة حكمه فملكوا ما لم يملكه احد من ملوك الاسلام قبلهم ولا بعدهم فتحوا اطرابلس وطنجة وساير بلاد المغرب والاندلس وبلاد الديلم والاتراك والمغول والسند وقبرص واقريطش ورودس وغيرها من جزاير البحر وغزوا صقلية وصالحوا النوبة وتوغلوا فى بلاد الروم حتى بلغوا سور القسطنطينية وضربوا السيف على ابوابها وافتتح السند محمد الثقفى احد ابناء قوادهم وهو ابن سبع عشرة سنة وقد وطئت جيوشهم ثغور الصين وثغور بلاد الافرنج وعاصمة بلاد الروم وحلت دبلاد الهند وملكوا من السند الى ثغور بلاد الافرنج طولا ومن البحر الاحمر الى بلاد الخزر عرضا ودخل فى حوزة ملكهم العرب وديار الشام والعراق والجزيرة ومصر والمغرب

ہے اور شق یعنے صندوقی قبر اورون کے واسطے ہے

باب قبر کو بلند کرنے اور گچ کرنیکی ممانعت کے بیان مین

ترمذی مین ابی وائل سے روایت ہے کہ علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا مین تمکو بھیجتا ہون اوسکام کے لیے جسکے واسطے بھیجا تھا مجھہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چھوڑے تو کوئی بلند قبر مگر اوسکو برابر کردے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے فائدہ اس باب مین جابر سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور اسپر عمل ہے بعض علمار کا کہ حرام کہتے ہین قبر بلند کرنیکو مگر زمین سے ایسی ہے کہ پہچانی جائے تاکہ کوئی اوسپر چلے یا بیٹھے نہین صحیح مسلم مین ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قبر کو گچ کرنے اور اسپر عمارت بنانے اور اسپر بیٹھنے سے اور مواہب الرحمان مین ہے کہ زینت کیواسطے قبر پر عمارت بنانا حرام ہے اور بعد دفن کے قبر کو محکم اور مضبوط کرنا مکروہ ہے اور تحفۃ الملوک مین ہے کہ پانی کے صدمی سے بچنے کے واسطے قبر کے گرد چونے سے بنانا مکروہ ہے اسواسطے کہ قبر اور جو چیز کہ قبر کے تابع ہے وہ استحکام اور مضبوط کرنے کی جگہہ نہین جو مٹی کہ قبر سے نکالی گئی ہے اوس سے زیادہ قبر پر ڈالن مکروہ ہے اسلیے کہ یہ زیادتی بمنزلہ بنا کے ہے اور مفاتیح مین بیچ بیان بدعت ضلالہ کے لکھا ہے کہ بری بدعت ہے وہ چیز جسکو برا کہا ہے ائمہ مسلمین نے جیسے قبرون پر پختہ بنانا اور قبرون کو گچ کرنا اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتون سے منع فرمایا ہے

باب قبرون پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت کے بیان مین

ترمذی مین جابر سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبرون کے پختہ بنانے اور اوپر اوسکے یا اوس پاس لکھنے سے اور اوپر اوسکے مکان یا گنبد بنانے اور اوسپر چلنے سے اور مشکوٰۃ مین ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا آگ پر کہ جلا وے کپڑے اوسکے پس پہونچے آگ طرف بدن اسکے کی بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ بیٹھ جاوے قبر پر روایت کی یہ مسلم نے اور مشکوٰۃ مین عمرو بن حزم سے روایت ہے کہا دیکھا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کیے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے صاحب اس قبر کو یا فرمایا نہ ایذا دے اوسکو روایت کی یہ احمد نے اور ترمذی مین ابی مرثد غنوی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وتونس ومراكش وطرابلس و الاندلس وارمينة وخراسان وفارس وتوران والديلم وبلاد الران وطبرستان وجرجان وسجستان وخوارزم وماوراء النهر وبلاد الخزر وافغانستان والسند وبعض بلاد الهند فمن يدانيهم من الملوك في سعة الملك و من يباريهم في كثرة الفتوح،

استتباب امور الملك و الرعية ليس في سعة الملك كبير فضل اذا لم يكن هنا تأنق في امور المملكة ونظر في امور الرعية وقيام بمصالح العباد وتشمير في عمارة البلاد ولذلك الذين فتحوا البلاد ولم ينظروا في امور اهلها ليسوا عند ذوي الخبرة من اهل التاريخ اسمى منزلة واعلى مكانة من قطاع الطريق الذين يعثون في الارض مفسدين اما ملوك بني امية فقد جمعوا بين سعة الملك والنظر في امور العباد وكثرة الفتوح وعمارة البلاد، حفروا الانهار وعمروا الطرق وشادوا المصانع وابتنوا المساجد وبذلوا الاموال وقضوا الحوائج وكشفوا المظالم واغمروا المجذومين والعميان والمقعدين و الصعاليك بالجزيل من الاحسان واجروا لهم الارزاق ثم رتبوا المصالح ودونوا الدواوين و حصنوا الحصون وبنوا المدن والقصور،

فقد مر من ذلك شئ كثير فيما تقدم من سيرهم واعمالهم واليك هذه العجالة التي هي كالطل من الوبل اما المصانع فانه حصن هشام المثقب على يد حسان بن ماهون الانطاكي وحفر له خندقا وبنى حصن قطرغاش وحصن مورة و حصن بوقا من عمل انطاكية وبنى سعيد بن عبد الملك سور الموصل و هو الذي

نے رست بیٹھو قبروں پر اور نہ اون کیطرف نماز پڑھو **فائدہ** یعنے قبروں کو ایسا ذلیل نہ کرو کہ اون پر بیٹھو اور پاخانہ و پیشاب کرو اور اتنے تعظیم بھی نہ کرو کہ اون کو قبلہ بنا کر اودہر نماز پڑھو یا ان سے دعا مانگو اور حاشیہ جابر سے معلوم ہوا کہ قبروں مین نماز درست نہین **اور ابوداؤد** مین بشیر سے روایت ہے جو سولی تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اسکا نام زمانہ جاہلیت مین زحم بن معبد تہا پہر اوس نے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپ نے فرمایا نہین تو بشیر ہے ازحم زحمت سے مشتق ہے آپ کی عادت شریف تھی کہ برے نام کو بدل دیا کرتے اور اچھا نام رکھدیتے) بشیر نے کہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے مین آپ مشرکین کی قبروں پر گذرے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ بڑی بھلائی کے پہلے چلے گئے تین بار فرمایا یعنے دین اسلام کے ساتھ مشرف ہونے سے پہلے مر گئے) پہر مسلمانوں کی قبروں پر گذرے تو فرمایا ان لوگوں نے بہت بھلائی پائی بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفعۃً ایک شخص کو دیکھا جو قبروں کے بیچ مین ہو کر جا رہا ہے جوتیاں پہنے ہوئے آپ نے فرمایا اے جوتیاں والے افسوس ہے تجھ پر اوتار جوتیاں اپنی اوس نے دیکھا تو پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے جوتیاں اپنی اوتار کر پہینک دین

باب وصیت کی ترغیب کے بیان مین

ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گذرے اوسپر دو راتین اور اسکو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنے قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اوسکی لکہی رہے اوسکے پاس۔ **باب تہائی مال یا چوتہائی مین وصیت کرنے کے بیان مین** ۔ **ترمذی** مین سعد بن مالک سے روایت ہی کہ آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین بیمار تہا سو فرمایا کیا تم نے وصیت کی مینے کہا ہان پوچھا آپ نے کتنے مال کی وصیت کی کہا مینے سب مال کی کہ خرچ کیا جاوے اللہ کی راہ مین یعنے جہاد مین پوچھا آپ نے کیا چھوڑا تمنے اپنی اولاد کے لیے مین نے کہا وہ امیر ہین مال والے تو فرمایا وصیت کرو دسوین حصہ کی یعنے نو حصے اولاد کے لیے چھوڑ دو کہا اونہوں نے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کو تہوڑا سمجھتا رہا یعنے کہتا رہا کہ اللہ کی راہ مین اور مال بھی دینا چاہیے اتنے مین کیا ہوگا یہانتک کہ آپ نے فرمایا

Marfat.com

هدمها الرشيد وفرش الموصل بالحجارة ابن تليد صاحب شرطة المروانيين وسار العباس بن الوليد الى مرعش فعمرها وحصنها ونقل الناس اليها وبنى لها مسجدا جامعا واسكن مسلمة بن عبد الملك مدينة الباب اربعة وعشرين الفا من اهل الشام على العطاء وبنى هريا (مخزنا) للطعام وهريا للشعير وخزانة للسلاح و امر بكبس الصهريج ورم المدينة وشرفها واحدث الحجاج احد امراءهم في سنة ٨٣ مدينة واسط بين الكوفة والبصرة وبنى مسجدها وقصرها والقبة الخضراء بها واحدث سليمان بن عبد الملك في ولايته مدينة الرملة ومَصّرها وبنى فيها القصور ومسجدا وحفر الآبار والقنى والصهاريج وبنى احد قوادهم عقبة بن نافع الفهري بافريقية قيروانها واحدثوا غيرها من المدن والحصون والارباض في الاندلس وحدود بلاد الروم والسند،

ثم امّنوا الطُّرق وعمّروا السُّبل فكان موضع **قيروان** غيضة ذات طرفاء وشجر لا يُرام من السباع والحيات والعقارب القتالة فاحدثوا فيه تلك المدينة الزهراء فاصبحت طرق افريقية امنةً مستانسة بعد ما كانت مستوحشة ذات مخاوف ومهالك وكانت الطريق فيما بين انطاكية والمصيصة مسبعة يعترض للناس فيها الاسد فوجّه الوليد اليها اربعة آلاف جاموسة وجاموس فنفع الله بها واذكر ما كتبه ابن الاثير في حوادث سنة ٨٨ "ان الوليد كتب الى البلدان جميعها باصلاح الطرق وعمل الآبار" وكان الموضع الذي فيه

وصیت کرے تو تہائی مال کی یعنے دو حصے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے ابو عبد الرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہین کہ تہائی مال سے کچھ کم مین وصیت کرے اسلیے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہت ہے یعنے ثلث سے کچھ کم ہی وصیت مین دینا چاہیے

باب جو شخص جمعہ کے دن فوت ہو اوسکی فضیلت کے بیان مین

ترمذی مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مرے دن جمعے کے یا رات کو تو بچاتا ہے اللہ اسکو عذاب قبر اور جانچ اور امتحان سے

باب زیارت قبور کے بیان مین

ابو داؤد مین بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے تمکو زیارت قبرون سے منع کیا تہا سو اب زیارت کرو اسلیے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے **فائدہ** ابتداء اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑ کر مسلمان ہوتے تہے اسواسطے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا پہر کہین شرک مین گرفتار نہ ہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو پہر آپنے اجازت دی اور اسکا فائدہ بتلایا کہ اوس سے آخرت اور موت یاد آتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فائدہ اسواسطے بتلایا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائے نہ چاہین اور **ترمذی** مین ابن عباس سے روایت ہے کہا اونہون نے گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبرون پر سو اون کے سامنے کیا مونہہ مبارک اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ **ترجمہ** سلام ہے تم پر اے قبر والو اللہ بخشے ہمکو اور تم کو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہین اور **ابو داود** مین ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ **ترجمہ** سلام ہے تم پر اے مومنون کے گہر والو اور ہم خدا چاہے تو تم سے ملنے والے ہین اور **ابو داؤد** مین ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتہہ والون کو بہی رولایا پہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی والدہ کے لیے مغفرت مانگون سو مجکو اجازت نہ دی پہر مینے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا کرو اسلیے کہ اوس سے موت یاد

Marfat.com

نهر سعيد بن عبد الملك غيضة ذات سباع فاقطعه اياها الوليد فحفر وعمر ما هنالك ولما بغى سيل الجراف بمكة فى سنة ٨٠ فى زمن عبد الملك امر عامله بعمل ضفاير الدور الشارعة على الوادى وضفاير المسجد وعمل الردم على افواه السكك وحفر عدى عامل البصرة من قبل عمر بن عبد العزيز بامره نهر عدى

ومن الاخبار التى تدل على شدة حبهم للرعية وكثرة بذلهم فى ازاحة عللها واماطة اذاها انه شكا اهل البصرة الى عامل يزيد على العراق ملوحة النهر فكتب بذلك الى يزيد فكتب اليه ان بلغت نفقة هذا النهر خراج العراق فانفقه عليه فحفر لهم النهر الذى يعرف بنهر ابن عمر وحفر عمالهم الجابرون الغاشمون (كما يقول جرجى افندى زيدان) والمنتسبون اليهم كثيرا من الانهار غير ما ذكر كنهر معقل ونهر دبيس ونهر الاساورة ونهر عمرو ونهر ام حبيب ونهر حرب ونهر يزيدان ونهر سلم ونهر نافذ ونهر خيرتان ونهر مرة نهر مرة ونهر بشار ونهر بزور ونهر حبيب ونهر ذراع ونهر ابى بكرة وغيره من الانهار وهذه الانهار كلها حفروها[له] بالبصرة فما بال غيرها من البلاد،

اما ما بذلوا من الاموال وافرغوا من الجهد فى بناء المسجد النبوى وتذهيب البيت والمسجد الاموى الذى هو معدود من احدى العجايب

له راجع لكل ذلك البلاذرى۔

Marfat.com

پڑتی ہے اور جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور ناپائدار اور عمدہ فائدہ یہ ہے کہ مردون کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہ سنت سے لکھا ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بقیع نام قبرستان مدینہ منورہ کا ہے اوپر تشریف لیجاتے اور سلام بھیجتے وہان کے اموات پر اور استغفار کرتی انکو لیے

باب عورتون کو قبرستان مین جانیکی ممانعت کے بیانمین

مشکوۃ مین ابن عباس سے روایت ہے کہ جو عورتین قبرون کی زیارت کرتی ہین اور جو لوگ قبرون پر مسجدین بناتے ہین چراغ جلاتے ہین ان سب پر رسول خدا نے لعنت کی ہے اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ کسی شخص نے ایک قاضی سے پوچھا کہ عورتون کو قبرستان مین جانا درست ہے یا نہین قاضی نے کہا کہ تو اس بات کے جواز کا حال مت پوچھ بلکہ یہ پوچھ کہ عورتون کو قبرستان مین جانے سے کسقدر لعنت ہوتی ہے اور مالا بدمنہ مین ہے کہ قبرون کی زیارت کرنا مردون کو جائز ہے اور عورتون کو نہین

باب جو کام قبرستان مین جاکر کرنا چاہیے اسکے بیانمین

زیارت قبور کی مستحب ہے وہان جاکر جو دعا کتب احادیث مین منقول ہے وہ پڑھے اور اپنی اور اموات کے واسطے درگاہ الہ العلمین سے دعا مغفرت اور رحمت کی چاہے اور جامع البرکات مین ہے کہ عقائد مین آیا ہے کہ زندون کی دعا مردون کے واسطے اور مردون کیطرف سے کچھ خیرات اور تصدق کرنا انکو نفع اور فائدہ دیتا ہے اور وہان جاکر عبرت پکڑے اور آنسو بہاوے اور اپنے مرنیکو یاد کرے

باب جو کام قبرستان مین جاکرنے منع ہین انکے بیان مین

جاننا چاہیے کہ قبرستان مین جاکر کوئی کام خلاف شریعت کے عمل مین نلاوے یعنی قبر کو بوسہ ندے اور اسکی خاک منہہ کو نملے اور اہل قبور سے کچھ حاجت مراد نہ مانگے اور گور کو سجدہ نکرے اور اسپر ہاتھ نرکھے اور پیٹھ کو خم نکرے ملا علی قاری نے شرح عین العلم مین لکھا ہے کہ قبرستان مین جاکر قبر کو اور تابوت کو اور دیوار کو ہاتھ نہ لگاوے کہ ایسی باتین تو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تربت با برکت کے ساتھ بھی کرنا حدیث مین منع آیا ہے اور کوئی قبر کس گنتی اور شمار مین ہے اور قبر کو ہاتھ دیکر بوسہ تو ہاتھ لگانے سے بھی زیادہ ہے سو بوسہ دینا بطریق اولی ممنوع ہونا چاہیے اور اسی کتاب مین ہے کہ قبرون کی زیارت کیوقت مردون کو دعا کرنے کی نیت اور اپنے واسطے آنسو بہانے اور نرم دل ہونے کی نیت کرے کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ زیارت کرنا قبرون کا موت کو یاد دلاتا ہے اور آنسو بہاتا ہے

فى كثرة نفقاته وعظمة بناءه ودقة صنعه وبهجة منظره وحسن نظامه فهو اشهر من نار على علم

وبنو أُميّة هم اول من اتخذ دار الضرب فى الاسلام فكسوا به الاسلام

رفعة واغنوه عن نقود الروم والفرس ونجوّه عما اوعده الروم بنقش شتم

النبى صلى الله عليه وسلم عليها وهم الذين نقلوا الدفاتر والدواوين عن

الفارسية والرومية والقبطية الى العربيّة فزادت العربية انتشارا وتوسعا

ولم يمض برهة من الدهر حتى اصبحت هذه البلاد عربية النزعة واللسان

وهم اوّل من بنى مستشفًى فى الاسلام بنوه بدمشق سنة ثمان وثمانين وجعلوا

فيه الاطباء وامروا بحبس المجذومين واجروا لهم الارزاق وهم اول من

انشاء دار للعميان وهم اول من عمل دار الضيافة بعد عمر بن الخطاب وهم[٥٢]

اول من رتّب للايتام وتحنن اليهم ورتب لهم المودبين ليعلموهم[٥٣]

نشر المعارف والعلوم الاسلامية: فلنحرر بعجرها وبجرها فالقرآن الذى هو عمود الاسلام

وراس العلوم وينبوع المعارف ادرك الامة قبل اختلافها فيه عثمان بن عفان

وهو أُمويٌّ ثم بعد ذلك اختلط العرب بالعجم واحتكت بهم فسلبت لغتها

واسلمت العجم فلم تستطع السلامة من اللحن فكثر التصحيف فى القرآن

---

[٥١] راجع لكل ذلك فتوح البلدان للبلاذرى.

[٥٢] اليعقوبى ذكر الوليد،

[٥٣] السيوطى ذكر الوليد،

اور دلکو نرم کرتا ہے اور شجرة الایمان مین ہے کہ گورستان مین کچہ کہانا اور پینا اور وہان پر سونا اور آگ جلانا اور چراغ روشن کرنا اور قبر کو بوسہ دینا اور اسکی طرف سجدہ کرنا اور اسکو ہاتہہ سے چہونا اور اسکے گرد پہرنا اور طواف کرنا اور صاحب قبر سے حاجت روائی چاہنا اور قبر کو اینٹ اور چونے کا بنانا یہ سب امور ممنوع اور مکروہ تحریمیہ ہین اور قبر پر پہول ڈالنا بدعت ہے اور جو کہانا نذر بزرگون کی ہے اوسکا کہانا حرام ہے اور ایضاح الحق مین ہے مدد چاہنی اہل قبور سے اور بوسہ دینا قبرون کا اور طواف کرنا انکا اور چوکہٹ چومنی اور کہڑے رہنا روبرو انکے واسطے تعظیم کے اور ڈالنا چادر پہولون کا اور غلاف کا اونپر اور غسل دینا قبرون کو اور روشنی کرنی اور مجمع کرنا بہ نیت حاصل قرب خدا کے اون پر اور معین کرنا نماز پہول کا واسطے مردون کے اور اذان دینے قبرون پر بعد فراغت دفن کے اور مانند اسکی بہت کام سب حقیقۃ بدعت ہین منسبت اس زمانہ والون کے کہ ان سب کامون کو عبادت جانکر کرتے ہین

باب استعانت کے بیان مین

مشکوٰۃ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مین ایک روز رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے تہا آپنے فرمایا ای لڑکے یاد رکہہ اللہ کو کہ تجہہ کو یاد رکہیگا یاد رکہہ اللہ کو کہ تو پاویگا اوسکو اپنے روبرو اور جب کبہی تو کچہ چیز مانگے تو اسی سے مانگنا اور جب کبہی تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے چاہنا اور یقین جان لے اس بات کو کہ بیشک اگر سب لوگ اتفاق کرین اور اکٹہے ہو جاوین اس بات پر کہ تجہہ کو کچہ فائدہ پہونچاوین نہ پہونچا سکینگے تجہہ کو کچہ فائدہ مگر جتنا کہ لکہدیا ہے اللہ نے تیرے واسطے اور اگر اکٹہے ہو جاوین سب لوگ اس بات پر کہ کچہ نقصان پہونچاوین نہ پہونچا سکینگے تجہہ کو کچہ نقصان مگر اسیقدر جو لکہدیا ہے اللہ نے تجہہ پر اوٹہائی گئی قلم اور سوکہہ گیا کاغذ امام بغوی نے معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ استعانت بہی ایک قسم عبادت کی ہے اور عبادت اطاعت ہے ساتہہ عجز اور انکساری اور بندگی کا بندہ ہم اسیواسطے رکہا ہے کہ اس مین ذلت وانقیاد ہے انتہےٰ اسی لیے اکثر فقہا نے مدد اہل قبور سے منع اور انکار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قبرون کی زیارت صرف اسواسطے مقرر ہوئی ہے کہ وہان جاکر اپنے واسطے اور اہل قبور کے لیے خدا تعالی سے دعا اور استغفار کرین اور کلام اللہ پڑہکر انکو فائدہ پہونچاوین۔

باب ممانعت تیجے دسوین وغیرہ کے بیان مین

وانتشر بالعراق ففزع الحجاج وهو احد امراء بنی امیة الی کتابه فوضعوا النقط والاعجام[۵۱] فعصموا به کتاب الله ان یتطرق الیه التصحیف والتحریف تطرقهما الی التوراة والانجیل و والله هذا اعظم مبرّة بُریّها الاسلام لا یساویها مبرّة واعظم منّة مُنّ بها علی الدین لا یوازیها منة ثم کتب الحجاج المصاحف وفرقها فی الامصار وکان الولید الذی رماه صاحبنا بالاستهانة بالقرآن یحث الناس علی حفظ القرآن وکان یجزل الصلات لحفظته ویضرب الذین لم یحفظوه[۵۲] فکثر حفظته وعظم قدرهم وجلت رتبتهم،

اما **التفسیر** ففی ایامهم نبغت اجلة المفسرین من التابعین وفی ایامهم دُوّن التفسیر فی الصحف فاول من وضع فی التفسیر ابن جبیر بامر عبدالملک[۵۳] ثم مجاهد

اما **الحدیث** فکانوا یدُرّون علی اهله الصلات ویبعثون الیهم بالهدایا ویجرون لهم الارزاق لینقطعوا الی حفظ الحدیث وروایته ونقله وکانوا یکرمون الفقهاء ویجلون مقامهم ویراعون جانبهم فقد کان یصیح صایحٌ من بنی مروان فی موسم الحج الا لا یفتی للناس الا عطاء بن ابی رباح، اجلالاً لشانه ولکثرة علمه بالمناسک وکان عبدالملک امر الحجاج وهو امیره

[۵۱] ابن خلکان ذکر الحجاج، ۔ یہ میزان الاعتدال للذھبی ذکر عطاء بن دینار،

[۵۲] العقد اخبار الولید وابن الاثیر سنة ۸۸،

[۵۳] ابن خلکان ذکر عطاء،

[۵۴] مقدمة شرح الموطا للزرقانی،

مدارج النبوۃ مین ہی اہل میت کی تعزیت کرنا انکو تسلی دینا اور صبر کیلیے کہنا سنت اور مستحب ہے لیکن سوم کے دن خاص جمع ہونا اور دوسرے تکلفات کرنا اور تیمون کا مال بغیر وصیت کے صرف کرنا حرام ہے اور تعزیت کی حد تین روز تک ہے اور اوس کے بعد مکروہ ہے اور بعض نے ایک ہفتے تک بھی تجویز کی ہے اور بعضون نے کہا تعزیت میت حاضر کی تین روز ہے اور تعزیت غائب کی ایک روز ہے اور تعزیت ایکبار کے سوا کرنا نہ چاہیے اور ایسا ہی ابی حنیفہ سے روایت کیا گیا ہے اور قبر کے سرہانے قرآن پڑہنے مین اختلاف ہے لیکن جو زیارت مین پڑہا جاوے اوس مین اختلاف نہین ہے اور جو اسطور پر ہو کہ قبر کے چارون طرف بیٹھین اور سرہانے قبر کے قرآن پڑہین تو وہ مکروہ ہے اور رفاہ المسلمین مین ہے تیجا اور دسوان وغیرہ مقرر کرنا اور ان دنون مین کہانا پکانا اور قرآن پڑہکر اہل میت سے دعوت لینا مکروہ ہے اور فتاوی بزازیہ مین لکہا ہے کہ پہلے اور تیسرے دن یا ہفتے کے بعد کہانا طیار کرنا اور سوم کے دنون مین قبر کے پاس کہانا یا شیرینی لیجانا اور قرآن پڑہکر دعوت لینا بہی مکروہ ہے اسلیے کہ ضیافت لینا شادی مین چاہیے غمی مین نہین چاہیے کہ بدعت قبیحہ ہے اور مستملی شرح منیۃ المصلی اور فتح القدیر مین لکہا ہے کہ اہل مصیبت سے ضیافت لینا بدعت قبیحہ ہے کیونکہ یہ بات شادیون مین مشروع ہے نہ کہ ماتمون مین اور نوادر الفتاوی مین آیا ہے کہ جو کہانا مردے کیواسطے تیسرے دن یا ساتوین دن یا چہلم کو یا برسی کو طیار کرین وہ کہانا علمائے و فضلا کو مکروہ ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردیکا کہانا دلکو مردہ کرتا ہے اور مریض کا کہانا دل کو مریض کرتا ہے اور نوادر الہشام مین لکہا ہے کہ جو کہانا مردون کی روح کے واسطے طیار کیا ہو اسکا قبول کرنا مکروہ ہے اور یہی مضمون فتاوی قراخانی مین بلکہ سب معتبر فتاوون مین غرب سے شرق تک مندرج ہے لیکن بلا تخصیص اور بلا تعین ان دنون کے حسب حاجت مردون کی طرف سے کہانا پکاکر محتاجون کے واسطے طیار کیا جاوے تو بہتر ہے اور جامع البرکات مین مذکور ہے کہ جو کہانا مردون کی طرف سے محتاجون پر تصدق کرنے کو پکاوین اوسکا مردون کو پہونچے وہ کہانا سوائے محتاجون اور فقیرون کے کسی اور کو درست نہین کیونکہ تصدق تو فقیرون پر ہی ہوتا ہے اور اغنیا کے واسطے ہدیہ مقرر ہے اور یہ جو اس ملک مین رسم ہے کہ طعام وغیرہ سامنے رکھکر دونون ہاتھ اوٹھاکر سورہ فاتحہ وغیرہ بطور رواج اس دیار کے پڑہتے

على الموسم ان يقدم ابن عمر فى الحج ويقبض اثره فى المناسك وكان سالم
ابن عبدالله والقاسم بن محمد والشعبى وميمون بن مهران والزهرى و
ايوب بن ابى تميمه وقبيصة بن ذؤيب ورجاء بن الحيوة اعزة عند بنى امية
وكان اكثرهم عمالا لهم وهم اساطين الحديث وائمة الرواية واعلام النقل
وانت تعلم ان احاديث الرسول صلى الله عليه وسلم لولا استودعت بطون
الصحف لضاعت بهلاك العلماء واسراع الموت فيهم فاسئلك بحرمة
التاريخ من امر اهل هذا الشان بتدوينها فى الكتب اليس هو عمر بن عبد العزيز
الاموى فجاء فى الآثار ان عمر بن عبد العزيز كتب الى الآفاق "انظروا احاديث
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجمعوه" وكتب الى ابى بكر بن حزم راس
المحدثين ان انظر ما كان من سنة او حديث فاكتبه لى فانى خفت دروس العلم
وذهاب العلماء وقد كتب ابن حزم كتبا فى الحديث فتوفى عمر ثم وضع الكتب فيه
ربيع بن صبيح وكان عمر بن عبد العزيز يكتب الى الامصار يعلمهم السنن والفقه[1]

اما اصول اللغة ونحوها فقد كان تدوينها بامر امراء بنى امية ذكر
ابن خلكان (المجلد الاول صفحة ۲۴۰) ان ابا الاسود الدؤلى استاذن زياد بن ابيه
وهو والى العراقين يوميذ ان يضع للعرب ما يقيمون به لسانهم فابى ثم بدا له
صواب رايه فدعا الدؤلى وقال له ضع للناس الذى نهيتك ان تضع له

[1] مقدمة الزرقانى على الموطا

اہین سو یہ طریق اور دستور علمار سلف سے منقول نہین بلکہ حرمین شریفین مین آجتک کوئی اہل فضل وکمال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد شریف سے ابتک اوس دیار پرانوار مین ہتے آئے ہین طعام یا شیرینی پر کہانا چکھنے سے پہلی اس فاتحہ مروجہ مذکورہ کے طریق سو واقف ہی نہین مگر جو لوگ ہندوستان کے حرمین کی زیارت کو جاکر وہان رہگئے ہین اور اقامت اور بود و باش وہان کی اختیار کی ہے وہ البتہ ہندوستان کی رسم وعادت کے موافق اپنے گہرون مین مرتکب اس امر کے ہوتے ہین سو انکا کچہ اعتبار نہین بلکہ وہان کے علمار ان ہندوستانیون کی ان حرکات پر خبردار ہوکر انکو زجر وتوبیخ کرتے ہین اور جامع البرکات مین منقول ہے کہ طریق علمار سلف کا یون تہا کہ کہانے کے بعد اہل ضیافت کے واسطے دعا مغفرت کی کرتے تہے مشکوۃ مین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہے کہ کہا او نہون نے سنا مین نے رسولخدا کو فرماتے ہوئے لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ یعنے جب کہانا موجود ہو تو نماز کو توقف کیا چاہیے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وقت کہ تم مین سے کسی کو سامنے کہانا رکہا جاوی اور نماز کے واسطے تکبیر شروع ہوجاوے تو وہ شخص پہلے کہانا شروع کردے تاکہ کہانے سی فراغت ہو اور نماز بعد فراغت کے ادا کرے اسواسطے ابن عمر کی عادت تہی کہ اگر کہانا انکے سامنے رکہا جاتا اور اودہر اتفاقاً تکبیر واسطے نماز کے شروع ہوتی تو جبتک کہانے سے فرغت نہوتی نماز کو نہ آتے اور امام کی قرارت کو سنتے رہتے اور فتاوی بزازیہ اور فتاوی تاتارخانی مین لکہا ہے کہ جب کہانا یاردی سامنے آوے تو کہانا شروع کردے اور سالن کا انتظار نکرے

باب سفر کرکے قبرون کی زیارت کے لیے جانے کے بیان مین

ترمذی مین ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ترجمہ ابی سعید خدری سی روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے نہ باندہے جاوین یعنے سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدون کے واسطے ایک مسجد الحرام اور ایک مسجد میری اور ایک مسجد بیت المقدس کے لیے فائدہ یعنے زیارت کی واسطے کسی مکان متبرک کو سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ شریفہ اور مسجد اقصے اور مدینہ منورہ کی مسجد نبوی کی زیارت کو جانا درست ہی سابق

Marfat.com

فوضع واخذ عنه ما وضعه عتبة بن مهران المهری وعنه میمون وعنه عبداللہ الحضری وعنه عیسی بن عمر وعنه الخلیل[له] وھؤلاء کلھم کانوا فی عصر بنی امیّة وھم واضعوا النحو وصلد ونوا اصوله،

اما الشعر فقد ففی عصرھم نفقت السنة الشعراء وارتفع قدرھم وانتشر ذکرھم فحول الشعر وامراء القول وفرسان القریض ھم الفرزدق الدارمی وجریر الخطفی والاخطل التغلبی وعمر بن ابی ربیعة القرشی وکثیر عزّة وجمیل بثینة ومجنون لیلی وذو الرمة غیلان ونصیب ھولاء کلھم کانوا یقصدونھم بجیاد قصائدھم فکانوا یغمرونھم بالجوائز فنطقت السنتھم بما اصبح زھرة للادب وزینة للّغة،

وکانوا یحثون الناس علی اقتناء الادب وتناشد الشعر وتدارس اخبار الشعراء وکانو یستوفدون الشعراء ویستزیرونھم ویجیزونھم بالاموال الجزیلة وکانوا یرسلون ابناءھم الی البادیة لیتسلقنوا الادب ویتلقفوا اللغة من افواه الاعراب واھل البادیة وقد جمع الولید بن یزید عبد الملک دیوان العرب واشعارھا واخبارھا وانسابھا ولغاتھا[له]،

اما علم التاریخ والسیر والمغازی فبعصرھم افتتح عصره وبامرھم ارتفع امره ففحول اصحاب السیر والمغازی ھم وھب بن منبه عالم الیمن المتوفی سنة ۱۱۴ ومحمد بن مسلم الزھری صاحب عبد الملک المتوفی سنة ۱۲۴

له ابن خلکان المجلد ۲ صفحة ۳۸۰، له الفھرست صفحة ۹۱،

استو کے لوگ کوہ طور اور تربت بابرکت حضرت یحیی نبی علیہ السلام وغیرہ کی زیارت کو دور دور سے سفر کر کے جایا کرتے تھے اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جگہہ کے سوا اور جگہہ محض بہ نیت ثواب حاصل کرنیکو زیارت کے لیے سفر کرنا منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عوام الناس سفر کر کے اجمیر اور پاک پٹن وغیرہ کو محض زیارت ہی کے لیے جاتے ہین درست نہین ہان جو قبرستان مسلمین نزدیک اپنے شہر اور قریہ اپنے بیگانون کا ہو اوسکی زیارت کرنے مسنون طریق پر سنت ہو گورستان مین اسلیے اموات کو دعا مغفرت مانگے اور اپنی موت کو یاد کر کے دنیا سے بے رغبتی حاصل کرے زیادہ دیکھیے اسباب دفن میں

باب کفن میت پر ادعیہ وغیرہ لکھنے کو عدم جواز کے بیان مین

مائۃ المسائل کے ۷۸ سوال کے جواب مین لکھا ہے جواب نامہ کہ کفن پر لکھتے ہین کیا حکم رکہتا ہے جائز ہے یا گناہ اور کونسی گناہ (یعنے اگر گناہ ہے تو کونسی گناہ مین ہے) دعا اموات کے بارہ مین کچہ بات چلی بندہ نے عرض کیا کہ قبر پر قرآن ودعا (وغیرہ) جو لکھتے ہین اس باب مین کیا حکم ہے فرمایا کہ یہ لکھنا نہ چاہیے اور ویسا ہی پارچہ کفنی پر بھی نہ لکھنا چاہیے فقط وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین فقط

وصیت نامہ مؤلف رسالہ ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی نبیہ الکریم اما بعد حمد وصلوۃ کے بندہ ذرہ ناچیز عاجز رحمت العلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی اپنی اولاد اور برادر وبرادر زادگان اور دوستان صمیمی واخوان دینی کو وصیت اور اپنا مافی الضمیر عرض کرتا ہے کہ اس مسکین عجز آگین کی دلی مراد یہ ہے کہ میرا خالق مہربان ومالک ہر دو جہان اپنے کرم عمیم وفضل قدیم سے جو ہمیشہ شامل حال اس مستمند عجز پیوند کے ہے خاتمہ بالخیر فرماکر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وجلالاً مین موت بالا کلمہ توحید دیگر قرب جوار وہمسائگی اپنے بندگان خاص ومخلصان با اختصاص کی سعادت مرحمت فرماوے تم بھی کہو آمین اگر شاید بتقدیر قادر قدیر مرگ کہ امر لابدی ہے اسجگہ آجاوے تو مین سب اخوان دین کو عرض کرتا ہون کہ میرا تجہیز وتکفین وغیرہ مطابق سنت صحیحہ بجا لادین اور کوئی کام

وموسی بن عقبة المتوفی سنة ۱۴۱ وهؤلاء کلهم کتب فی التاریخ والسیر والمغازی[1]

ووضع فی ایامهم عوانة المتوفی سنة ۱۴۷ کتاب التاریخ وکتاب سیرة معاویة و

بنی امیة وکان لملوك بنی امیة رغبة شدیدة فی استطلاع الاخبار الماضیة و

حوادث الامم الخالیة قال المسعودی انه کان معاویة یجلس لاصحاب الاخبار

فی کل لیلة بعد العشاء الی ثلث اللیل ثم ینام ثلث اللیل ثم یقوم فیاتیه غلمان

وعندهم کتب فیقرؤن علیه مافی الکتب من اخبار الامم وسیر الملوك وسیاسات

الدول ولم یصبر علی ذلك حتی استحضر عالم عصره عبید بن شریه من

صنعاء الیمن وسأله عن الاخبار المتقدمة وملوك العجم وسبب تبلبل الالسنة

وامر افتراق الناس فی البلاد وامره ان یدوّن ما علمه وعاش عبید الی ایام

عبد الملك وتوفی وله من الکتب کتاب الامثال وکتاب اخبار الماضیین[2]

واخذ عنه اناس سماهم ابن الندیم وکان من رواته زید الکلابی فی ایام

یزید بن معاویة عارف بایام العرب واحادیثها (الفهرست صفحة ۹۰) وقد

کان هشام مشغوفا بالسیر والاخبار فنقل له جبلة بعض کتب سیر الفرس

من الفارسیة الی العربیة[2] وامر هشام النقلة فنقلوا له کتاب تاریخ ملوك الفرس

وقوانین دولتهم وتراجم رجالهم وکان هذا الکتاب مصورا ثم نقل سنة ۱۱۳

[1] راجع کشف الظنون وتذکرة الحفاظ۔

[2] کتاب الفهرست صفحة ۲۴۴۔

بدعت منحوس کی ظلمت وضلالت سے خواہ ادنی ہو خواہ اعلی ظہور مین آوی اور نماز جنازہ امام صالح متدین متبع سنت نرم دل پڑھاوے
اور بعد تکبیر اولی کے پکار کر سورۂ فاتحہ اور ایک سورۃ اور درود شریف جو نماز مین پڑھا جاتا ہے اور وہ دعا جو صحیح مسلم کے عوف بن مالک رض
کی روایت سے اس رسالہ مین گذر چکی ہے پڑھی جاوی اور واسطے ادای نماز جنازہ اس عاجز کے جماعت کثیر کے جمع کرنے
کے لیے بہت کوشش کرین حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جس شخص مسلمان میت کے جنازہ پر چالیس شخص جو شرک نکرتے ہون خدا
کے ساتھ نماز پڑھین حقتعالی انکی سفارش اوسکے حقمین قبول فرماتا ہے دوسری حدیث مین سو آدمی
آیا ہے اور ایک حدیث مین تین صف کا ذکر ہے غرضکہ بہت سے آدمی موحد متبع سنت سید
المرسلین کا نماز جنازہ پڑھنا میت کو بہت فائدہ دیتا ہے اور وقت رکھنے میت اس عاجز کے گور
مین یہ دعا پڑھتے رہین بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ یا یہ دعا پڑھین بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مطلب ہر دو دعا کا ایک ہی ہے اور بعد فوتیہ گی اس عاجز کے کوئی کام
خلاف شریعت نکرین اور عورات قبیلہ و برادری وغیرہ جمع ہو کر مرتکب رسوم منہیہ مثل
نوحہ و بین و گریہ بآواز بلند و بوریا نشینی تا چہلم وغیرہ نہ ہووین اور دعا مخلصانہ اور ختم قرآن
و استغفار و صدقہ وجہ حلال ظاہر و مخفی سے بلا قید دن و تاریخ یاد رکھین اور تیجا و دسوان و بیسوان
چہلم و ششماہی و برسینی شریعت اطہر محمدیہ علیہ السلام والتحیۃ سے ثابت نہین نکرین اور پیچھے
دفن کرنے کے اول و آخر سورہ البقر سرہانے قبر کے پڑھین اور دعا واسطے ثابت قدم رہنے و آسانی
سوال و جواب منکر و نکیر اور دور ہونے دہشت و تاریکی و تنگی گور کے جائے پر وحشت و شور ہے بہت
عجز اور خلوص سے کرین اور بعد دفن کے بقدر مدفن پر ٹھہرین کہ جتنے عرصے مین اونٹ ذبح کر کے
گوشت اوسکا باہم تقسیم کرتے ہین روایت مین آیا ہے عمرو بن عاص نے وقت حضور وفات کے کہا تھا
کہ تم مجھکو دفن کر کے مٹی ڈالکر گرد میرے قبر کے اتنا ٹھیرنا جتنی دیر مین اونٹ کو نحر کر کے اوسکا گوشت
تقسیم کرتے ہین رواہ مسلم حافظ ابو نعیم نے کہا ہے کہ داعی رو بقبلہ ہو کر بعد دفن کے دعا کرے
حکیم ترمذی نے اسکو مستحب ٹھیرایا ہے اور اس عرصہ مین کوئی امر ناجائز مثل حقہ کشی و سخنان دنیوی
کہ قبرستان مین یہ کام منع ہین نہ کرین اور فاتحہ خوانی بعد از ستر قدم کہ یہ کام بے سند و بیدلیل اور
بدعت ہے نہ پڑھین اور جو غلہ و نمک رکھکر اور قرآن شریف ہاتھ مین لیکر اور سال عمر میت شمار کر کے
اسقاط کرتے ہین اسکا ثبوت شریعت نبوی سے نہین صرف گزر نہ کرین اور کبھی کبھی بعد ہفتہ عشرہ

Marfat.com

راه المسعودی سنة ۳۰۳ فی مدینة اصطخر کما ذکر فی التنبیه (صفحة ۱۰۶)،

اما علوم الفلسفة ومنها الطب والکیمیاء فکان لهم فی نقلهما الی العربیة آثار صالحة فنقل ابن اثال لمعاویة کتب الطب من الیونانیة وهذا اول نقل فی الاسلام وکان فی البصرة فی ایام مروان بن الحکم طبیب ماهر یهودی النحلة عارف بالعربیة اسمه ماسرجویه فنقل ماسرجویه هذا کناش القس اهرون ابن اعین فی السریانیة الی العربیة فلما تولی عمر بن عبد العزیز وجد هذا الکتاب فی خزائن الکتب فی الشام فاخرجه الی الناس وبثه فی ایدیهم وخالد بن یزید بن معاویة حکیم آل امیة اول من طلب علوم الفلسفة فی الاسلام وخبره انه کان یطمع فی الخلافة فلما وثب مروان علیها رغب خالد عنها الی طلب العلم فاستقدم جماعة من فلاسفة الیونانیین ممن کان ینزل مدینة مصر ومنهم مریانوس الرومی الذی اخذ عنه صنعة الکیمیا والطب وامرهم بنقل الکتب من الیونانیة والقبطیة الی العربیة فنقلوها له ولخالد کلام فی الکیمیا والطب وکان بصیرًا بهذین العلمین متقنا لهما وله رسایل دالة علی معرفته وبراعته کما اخبر به ابن خلکان وقد ذکر له ترجمة صالحة ابن الندیم فی فهرسته ونقل سالم کاتب هشام وهو ابو جبلة المار ذکره رسایل ارسطاطالیس الی الاسکندر رفینا ء علی ما قدمنا من القول بنواصیه هم اول من استقدم الفلاسفة

سا اخبار الحکما، وعیون الانباء،

میرے عزیز ارجمند اور دوست حق پسند قبر اس عاجز پر آکر دعا مغفرت کیا کرین اور جو میرے اخوان مہربان
و محب شفقت نشان مسافت بعیدہ پر ہون بعد سننے خبر فوتیدگی اس خاکسار کی نماز جنازہ اخلاص دل سے
وہان پر جہان پر ہون پڑہین اور اگر قلیل یا کثیر ذمے میرے اپنے یا بیگانے کا قرض یا امانت یا کوئی اور حق
ہو میرے وارثون پر فرض ہے کہ حتی الامکان اسکے ادا کرنے مین جلدی بجا لا کر اس عاجز کو فارغ البال کرین
صحیحین مین **ابی قتادہ** رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لائی
کہ آپ اسپر نماز جنازہ پڑہین آپنے پوچھا کہ اسپر کچھ قرض ہے لوگون نے کہا کہ ہان دو دینار ہین آپنے
فرمایا کہ اوسکے ادا کے لائق کچھ چھوڑ گیا ہے لوگون نے کہا نہین آپنے فرمایا تم لوگ اسپر نماز پڑہو
ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ میرے ذمے ہین یا رسول اللہ پہر آپنے اسپر نماز پڑہی اور اگر
مین کسیکا قصوروار ہون اوس سے میرا قصور معاف کرا دین اور آپسمین اتفاق رکھین صلہ رحمی کا
لحاظ رکھین اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ امور الٰہی کے پابند رہین کفر و شرک و بدعت سے دور رہین اور عمر
مین ہمیشہ آفریدگار سے خوش و رضامند رہین اور موت و قبر و قیامت کو نزدیک سمجھین ؎ عمر دنیا چند
روز بیش نیست ۔ غافل مشو آنکس که پیش از مرگ بیست ۔ وما علینا الا البلاغ قوله تعالی فمن بدله
بعد ما سمعه فانما اثمه علی الذین یبدلونه وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین

احوال انتقال پر ملال شیخنا و مرشدنا جناب نواب صدیق الحسن خان صاحب مرحوم مغفور

کل من علیها فان ویبقی وجه ربك ذو الجلال والاکرام زبدہ خاندان مصطفوی سلالہ دودمان
مرتضوی گل گلزار سیادت سرو جویبار رشد و ہدایت ماحی مراسم کفر و ظلام محی رسوم دین اسلام
خلاصہ آل رسول جگر گوشہ جناب بتول عاشق کلام خدا مشغوف احادیث مصطفی امام المفسرین
خاتم المحدثین افضل العلما اکمل الفضلا قدوۃ المحققین اسوۃ المدققین شیخنا و مرشدنا
رئیس نواب سید محمد صدیق الحسن غفر اللہ لہ بتاریخ ۲۹ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۷
اس جہان بے بقا سے ارتحال فرما کر ملک جاودان جوار رحمت الٰہی مین نزول فرمایا انا للہ و
انا الیه راجعون اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم نزله ووسع مدخله
واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدله

Marfat.com

واستدناهم فی الاسلام وهم اوّل من امونیقل لعلوم الی العربیة فی الاسلام هم اول من انشأ خزاین للکتب فی الاسلام وقد اضربنا صفحا عما کان لآل میة بالاندلس فی السیاسة والعلم من المآثر الحسنة والاعمال الجلیلة والسیر العادلة فهل لک ایها الفاضل المؤلف الی الاذعان للحق من سبیل الی الرجوع من ضلال الرای من طریق،

صنیع المولف بالعباسیة عهدنا الوحوش الضاریة مع جفاء طبعها وقسوة قلبها وکونها مطبوعة علی الافتراس والفتک والتروی بالدم اذا دخلت غابتها واحاطت بها عایلتها تبدل القسوة بالرحمة والغلظة باللطف والغضب بالحنان فبینما اصنافها بس کاشر عن الانیاب کالح الوجه مستبشع المنظر کریه الهیئة اذهو هش بش حنون عطوف یذوب لطفا ورقة وکذلک شأن قواد الجند وابطال الحروب فانک تری احدهم اذا قاتل الاکفاء وناطح الاقران فهو شهاب ینقض ونار تلتهب وسعیر تفور اذا عاشر الاصحاب فهو الینهم جانبا واحلاهم خلقا واوسعهم حلما وارقهم طبعا وقد جربنا المولف وجمعنا عوده فی معاملته مع اعدائه (بنی امیة) فلننظر کیف حاله فی معاشرته مع اصدقائه (العباسیة)

قال المولف.

"فجنب بعضهم الی المنصوران یستبدل للکعبة بما یقوم مقامها فی العراق

تکون حجا للناس فبنی بناء سماه القبة الخضراء تصغیر الکعبة وقطعا میرة

دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

کرتا ہون مین صدق دل سے یہ دعا
نام نامی جسکا صدیق الحسن رح
اوسکے مرنے سے پڑا سینہ پہ داغ
جو کہ تہا وہ گمرہون کا راہنما
اوسکی مرقد کو کرین باغ بہشت
اوسکی تربت کو منوّر تو کرین
کر دعا میری قبول اے میرے رب
تہا وہ تیرے بندگان کا حق نما
عفو کر اوسکی خطائین اے رحیم
کیجیو اوس کو نہ محشر مین عذاب
مہربانی اپنی تو اوس پہ کرین
جو جو ہے تکلیف دن موعود کی
ہووے سورج جبکہ نیزہ کے قدر
پل صراط اوپر ہو اوسکا جب گذر
یاالٰہی ہے یہ میرے التجاء
تیرا تابع تہا وہ بندہ نیک نام
یاغفور و یارحیم و یاکریم
رحم اپنا تو کرین اوسپہ تمام
شادمان اوس کو کرین روز قیام
نام ہے تیرا جو غفار و رحیم
کرتا ہون مین یہ دعا ہر صبح و شام

یاالٰہی اوس کو جنت مین بسا
قبر کے اندر رہے وہ باامن
ہو مبارک اوسکو اب جنت کا باغ
یاالٰہ جنت مین دے تو اوسکو جا
اوسکی منزل کو کرین نور سرشت
قبر اوسکی نور رحمت سے بہرین
بخشدے اوسکی خطائین سب کی سب
رحم کر اور اسکو دے اچھی جزا
باغ جنت اوسکو دیجو اے کریم
اپنی رحمت اوسپہ کیجو بے حساب
اس کے سر پہ تاج بخشش کا دہرین
دور کیجو اسے اے رب قوی
عرش کے سایہ مین ہو اوس کی مقر
مثل بجلی جاے ہو اوسکو نہ ڈر
آگ دوزخ سے اسے دیجو بچا
جنت الماوے مین کر اوسکا مقام
فضل اپنا تو کرین اوسپہ عمیم
تاکہ ہووے قبر مین وہ شادکام
تو کہ ہو جاے وہ اوس مین نیک نام
کر اوسے خلد برین مین تو مقیم
یاالٰہ جنت مین ہو اوس کا مقام

Marfat.com

فی البحر عن المدینة" (الجزء الثانی صفحة ۳۰)

وقال،

"وارادالمعتصم ان یستغنی عن بلاد العرب وقد بنی سامرا بقرب بغداد واقام فیها جنده فانشاء فیها کعبة وجعل حولها طوافا واتخذ منی وعرفات" (الجزء الثانی صفحة ۳۲)

وقال،

فلما افضت الخلافة الی المامون + فاخذ اشیاعه وصرح باقوال لم یکونوا یستطیعون التصریح بها خوفا من غضب الفقهاء وفی جملتها القول بخلق القرآن ای انه غیر منزل (الجزء الثالث صفحة ۱۴۱)

غیر خافٍ علی احد ان العباسیة ان افتخروا وتطاولوا علی منازعیهم فی الریاسة فمعظم فخرهم وابین حججهم انهم بنو عم النبی وسدنة البیت وخدمة الحرم ودعاة الاسلام ونقباء القرآن وصاحبنا یقول ان المنصور وهو موسس دولتهم وفاتحة خلفاءهم بنی لقبة الخضراء ارغاما للکعبة وقطع المیرة عن المدینة تضیقا علی اهلها وان المامون وهو افضل خلفاءهم دینا وورعا کان ینکر نزول القرآن وان المعتصم وهو فحلهم وواسطة عقدهم بنی کعبة فی سامرا وجعل لها طوافا" ولعلك تقول ان الحاکم بالعدل والقایم بالقسط لیس له حمیم ولا عدو فهو یتحری الصدق ویدور مع الحق کیفما دار

مین اوٹھا کر ہاتھ کرتا ہون دعا ر	اسے علے علیین مین ہو اسکی جا ر
رحلت اوس کی سے ہوا ہی تن کباب	یا خدا اوس کا کرین حسن المآب
یاد جب آتی ہے موت اوسکی کبھی	چشم تر میری ہو غم سے آب سی
کرتا ہون مین یہ دعا ہو چشم زار	یا خدا جنت مین دے اوسکو بہار
اور پہونچا اسکو تو میرا سلام	اور تو اوس پر رہے راضی مدام
اور کرا اوس کو لقا اپنا نصیب	ہو عطوفت تیری بس اوس کے قریب
کر شفیع اوس کا محمد مصطفے	دے صفوف اتقیا مین اسکو جا
یا الٰہی ہے دعا میرے مدام	بخش مجھہ کو اور اوس کو والسلام

فہرست رسالہ الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین

صفحہ	مطلب
٢	مقدمہ اس امر کے بیان مین کہ ہر شخص مومن پر تابعداری حضرت کی واجب ہے
٨	اخبار رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم و اقوال صحابہم
١٣	باب بیماری کی عیادت اور اوسکی ثواب کی بیان مین
١٥	باب بیماری اور تکلیف پر صبر کرنے کی ثواب کے بیان مین
١٦	باب بیان مین اسکے کہ جب بندہ خدا بیمار ہوتی تو معوذ اوسکو ...
١٧	باب سکرات موت کے بیان مین
"	باب وبا کے بیان مین
١٨	باب اولاد کی موت پر صبر کرنیکے اجر کے بیان مین
١٩	باب مصیبت پر صبر کرنے سے اچھا بدلہ ملنے کی بیان مین
٢١	باب منع ہونے موت کی آرزو کرنیکی بیان مین
٢٢	باب دفعۃ یعنے ناگہانی موت آجانیکے بیان مین
٢٢	باب حالت نزع مین تلقین کرنیکے بیان مین
٢٣	باب موت شدہ سابق کو قریب المرگ کی زبانی سلام بھیجنے کے بیان
"	باب میت کی آنکھون کو بند کردینے کے بیان مین
٢٤	باب انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کے بیان مین
"	باب میت کو بوسہ دینے کی بیان مین
"	باب میت کے اوصاف بیان کرنے اور جلدی کی نماز کے بیان مین
٢٧	باب غسل دینے میت کے بیان مین۔
٢٨	باب کفن میت کے بیان مین۔
٣٠	باب کفن گران قیمت کا مکروہ ہونے کے بیان مین
"	باب کفن عورت کی بیان مین۔
٣١	باب میت کو مشک لگانے کی بیان مین۔
"	باب میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ مین جلدی کرنے بیان مین

فالمولف اذا اتیہا سیئة من بنی العباس قضی علیہم من غیر محاباة بہم ولا میلٍ
الیہم ولکن لک اذا عرضت له حسنةٌ من بنی امیة فہو یوفّی حقہم من الاستحسان
وحسن القول وتنویه الذکر، ھیہات ھذا کان رجاؤنا فخاب الظن وکذب
الامل وذھب الثقة فان المولف لما ذکر بنی امیة عقد لمثالبہم ابوابا منہا
استخفافہم بالدین وذکر فیه قتال عبد الملک مع ابن الزبیر فقلب الروایة
کما اسبقنا ذکرہ فلو کان مغزی المولف الصدق وبیان الحقیقة لکان یعقد
بابا للعباسیة ایضا یذکر فیه استخفافہم بالکعبة وانکارھم لنزول القرآن
وھہنا موضع نظرٍ الی دقّة مکیدة المؤلف وحسن احتیاله فانه یرید من طرف
الغضّ من الکعبة والحط من القرآن ومن طرف الانتصار للعباسیة والذب
عنہم لاجل انہم کسروا شوکة العرب واتخذوا العجم بطانتہم وعمود دولتہم
فذکر استخفافہم بالکعبة ولکن مغموسًا مبددًا تحت عنوان ثروة الدولة
الاسلامیة لیاخذ بطرفی المطلوب ویفوز ببغیتیه معًا ،

اما کشف الجلیة عن اصل الحال فالامر ان من یدعی الخلافة (وھی
منصب دینی) ویرشح لہا نفسه لا یجد الی ذلک سبیلا الا بالتظاھر بالدین
والتصبغ به ونصب نفسه لاعلاء کلمته ورفع مناره وحمل الناس علی تعظیم
شعائرہ والتدنّی الی خاصّة القائم به لیجلب عطف القلوب وجلب
الامیال ورضاء العامّة والتحبب الی الناس ولذلک کان الخلفاء [illegible] بنو امیة

والعباسية كلاهما) يصلّون بالناس ويؤمّونهم ويحضرون الموسم ويحجّون بهم اويرسلون من خاصّتهم من ينوب منابهم ويخطبون على المنابر ولذلك لما اراد اهل الشام المكيدة بعلي رضي الله عنه ورفعوا المصاحف كفّ اصحاب عليّ من القتال ولما قال عليّ هذه خديعة منهم قالوا اذاً لمرتد عن هذا خلعناك فلم يقدر على خلافهم ورضي بالحكمين وفق رضاه ولما فعل يزيد ما فعل ضجّ الناس وكادوا يسطون عليه لولا انه مات عاجلاً ولما اراد الحجاج قتال ابن الزبير اغراهم بان ابن الزبير الحد في الدين وزاد على الكعبة ولذلك نصب المناجيق تلقاء الزيادة التي كان زادها ابن الزبيرؓ ولما جاهر الوليد ابن يزيد بالفسق قاموا عليه وقتلوه ولما قال ابو نواس يمدح الامين وصدّر القصيدة بهذا البيت

الا فاسقني خمراً وقل لي هي الخمر ولا تسقني سِرّاً فقد امكن الجهر

اتخذ المامون هذا وسيلةً لاغراء الناس على مخالفة الامين فهل تصدق بعد كل ذلك بان المنصور او المعتصم كان يقدر او يسوغ له ان يصغر شان الكعبة ويمس من شرفها وهل كان يقدر المامون ان يحمل الناس على انكار القرآن والعياذ بالله - فامّا استشهاد المؤلف في هذه الواقعة بابن الاثير وغيره فكله تحريفٌ وتدليسٌ وسوءُ تأوّلٍ ولولا اني سئمت من كشف دسائسه مرة بعد اخرى لاوضحتُ الامر وبيّنت حقيقة الحال،

قال المؤلف ولما تولى المعتصم سنة ۲۱۸ واصطنع الاتراك والفراغنة

ازداد العرب احتقارا فی عیون اهل الدولة وتقاصرت ایدیهم عن اعمالها حتی
فی مصر فاصبح لفظ العربی مرادفا لاحقر الاوصاف عندهم ومن اقوالهم العربی بمنزلة
الکلب اطرح له کسرة واضرب راسه وقولهم لا یفلح احد من العرب الا ان یکون
معه نبی ینصره الله به (الجزء الثانی صفحه ۳۱ و ۳۲)

من احسن اعمال آل عباس عند المولف انهم صغروا شان العرب و
ساموها الخسف وسلطوا علیهم الاعاجم والاتراک وجعلوهم ولاة البلاد بیدهم
الامر والنهی والرفع والخفض والعقد والحل والنقض و[illegible] یروم ذکر ذلک فی
غیر مواضع وکلما ذکر وجد من نفسه ارتیاحا الیه ونشاطا لحزازته وهزة
لعطفه ونیلا لاربه ومع ان الواقعة مکذوبة او محرفة علی جری عادته
فنحن لا ننازعه فی ذلک ونطوی الحدیث علی غرته ولکن نقول اذا مدح
احد ستالا دولة فرنسا وقال انهم ذللوا الفرنساویین وارغموا انفهم استلبوهم
المناصب وقلدوا الولایات الاجانب وجعلوهم قابضی ازمة الامور یولون
ویعزلون وینفقون ویمسکون فهل هذا یکون مدحا ترضی به دولة فرنسا
اویکون هذا عارا یستحی منه ومسبة یستنکف عنها وشناعة تشمئز عنها
القلوب وانصف من نفسک ما کان حظ العباسیین من تولیة الاعاجم
اما آل برمک فلا ننکر فضلهم ومحاسن آثارهم ولکنهم مع کل ذلک
استأثروا بالاموال وانفردوا بالاعمال حتی لم یکن حظ الخلفاء [illegible]

Marfat.com

الا الاسم فقط فاضطر الرشيدُ الى النكبة بهم و ازالة دولتهم واما الاتراك فصاروا يلعبون بالخلافة كل ملعب فكم قتلوا من الخلفاء وسجنوهم وعذبوهم بانواع العذاب وتركوهم يموتون جوعًا يسألون الناس ولا يعطون فهل هذه سياسةٌ تمدح ومأثرة تذكر وفضيلة تفتخر بها۔

الخلفاء الراشدون المولف حرفته تاليف الكتب متكسبا به وهو يعرف حق المعرفة انه لو انتقد على الخلفاء الراشدين و نال منهم تصريحا كسد سوقه وخاب صفقته۔ فدبر لذلك حِيَلًا يكاد لا يتفطن لها اللبيب المتيقظ فضلا عن البليد المتساهل فعمد الى رؤس المثالب ونسبها اليهم بانواع الاحتيال فتارة بتبديدها في ثنيات الكلام وابعادها عن موضع العناية و تارةً بايرادها عرضا موهما عدم الاعتناء بها وتارة بذكرها محتالا لها عذرًا واذا كررت النظر في كلامه وتصفحت ما فيه وجمعت ما هو مبدّدٌ ونظمت ما هو مفرّق تكاد تستيقن ان الخلفاء كانوا من اشد اعداء العلم وانهم اباد وا الكتب و الخزانات واضطهدوا اهل الذمة وجعلوهم اذلاء لا يؤذن لهم ولا يوبه بهم،

اما كونهم اعداء العلم فبيّن المؤلف ذلك اجمالا وتفصيلا فقال،

"كان الاسلام في اول امره نهضة عربيّةً والمسلمون هم العرب كان اللفظان مترادفين فاذا قالوا العرب ارادوا المسلمين وبالعكس ولاجل

هذه الغاية امر عمر بن الخطاب باخراج غیر المسلمین من جزیرة العرب
وتمکن هذا الاعتقاد فی الصحابة لما فازوا فی فتوحهم وتغلبوا علی دولتی
الروم والفرس فنشأ فی اعتقادهم انه لا ینبغی ان یسود غیر العرب
ولا یتلی غیر القرآن''

''اما فی الصدر الاول فقد کان الاعتقاد العام ان الاسلام یهدم ما کان
قبله فرسخ فی الاذهان انه لا ینبغی ان ینظر فی کتاب غیر القرآن''
''فتوطدت العزایم علی الاکتفاء به عن کل کتاب سواه ومحو ما کان
قبله من کتب العلم فی دولتی الروم والفرس کما حاولوا بعدئذ بهدم
ایوان کسری واهرام مصر وغیرها من آثار الدول السابقة''

(الجزء الثالث صفحه ۳۹)

''وبناءً علی ذلک هان علیهم احراق ما عثروا علیه من کتب الیونان
والفرس فی الاسکندریة وفارس (الجزء الثالث صفحه ۱۳۵)

حریق الخزانة الاسکندریة لم یقتنع المؤلف بذلک فعقد باباً لاثبات ان
حریق الخزانة الاسکندریة کان بامر عمر بن الخطاب واطال واطنب فی
ذلک واستدل علیه بستة دلائل نحن نذکرها مع الرد علیها اجمالاً،

قال اولاً،

لے الجزء الثالث من تمدن الاسلام،

Marfat.com

"قد رايت فيما تقدم رغبة العرب فى صدر الاسلام فى محو كل كتاب غير القران بالاسناد الى الاحاديث النبوية وتصريح مقدمى الصحابة"،

الذى ذكر قبل ذلك (انظر صفحة ٣٩) وحوّل عليه ههنا اقوال منها "ان الاسلام يهدم ما كان قبله" وكلنا يعرف ان المراد به ابطال عوايد الجاهلية ومزعوماتها وليس المراد محو الكتب او احراق الخزاين ولكن لما كان المؤلف دخيلا فينا غريب الذوق والمعرفة حمل الكلام على غير محله او لعله عارف يتجاهل وبصير يتعامى

ومنها قول النبى عليه السلام "لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالذى انزل علينا وانزل عليكم والهنا والهكم واحد"، وا ... متعلق فى هذا بل هو يخالف لما يريده المؤلف فان الحديث يامر بالايمان بما انزل الى اهل الكتاب اما الاغفال عن تصديق اهل الكتاب وتكذيبهم فلا كون اهل الكتاب غير موثوقين بهم فى الرواية ومنها ان النبى صلى الله "راى فى يد عمر ورقة من التوراة فغضب حتى تبين الغضب فى وجهه ثم قال الم آتكم بها بيضاء نقية والله لو كان موسى حيا ما وسعه الا اتباعى" وهذا لا مستند فيه للمولف فان النبى صلى الله عليه وسلم خاف على عمر عنايته بالتوراة والتصديق بكل ما فيها مع كونها مغيرة لعبت بها ايدى النقلة ولذلك قال الم آتكم بها بيضاء نقية وهذا لا يستلزم بل ليس فيه

ادنیٰ شارۃ الی محویہما والحاق لضرر بہا ونزیدک ایضاحاً للکلام بما فیہ ثلج الصدر وفصل الخطاب، فاعلم ان عمود الاسلام وقطب رحاہ ھو القران وعلیہ المعول وھو المستمسک فی کل باب وکان ھو العروۃ الوثقی فی ھذا العصر للصحابۃ واھل القرن الاول والقران لہ عنایۃ کبری بالتوراۃ والانجیل وھو الذی نوّہ بذکرھما وعظم شانھما، فقال

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون والمراد بالذکر التوراۃ،

انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی،

ولو انھم اقاموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیھم من ربھم لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم،

مصدقا لما بین یدی من التوراۃ،

مصدقا لما بین یدیہ من التوراۃ،

ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ (ای التوراۃ والانجیل)

ولاجل ذلک کان عدۃ من اجلۃ الصحابۃ منقطعین الی قرءۃ التوراۃ والانجیل والاعتناء بحفظھما ودرسھما ولم یکتفوا بھا بل کانوا یروون ویتفاوضون کل ما وجدوا واصرا قاصیص اھل الکتاب ومرویاتھم وقد اعترف بذلک المولف نفسہ فقال،

"وقد رایت ان العمدۃ فی التفسیر علی النقل بالتواتر والاسناد الی النبی

فالصحابة فالتابعين والعرب يومئذ اميون لا كتابة عندهم فكانوا
اذا اتشوقوا الى معرفة شئ مما تتوق اليه نفوسهم البشرية من اسباب
الوجود وبدء الخلقة واسرارها سالوا عنه اهل الكتاب قبلهم من
اليهود والنصارى - فكانوا اذا سئلوا عن شئ اجابوا بما عندهم من
اقاصيص التلمود والتوراة بغير تحقيق فامتلات كتب التفسير من هذه
المنقولات (الجزء الثالث صفحة ۶۴)

وذكر المؤلف عقيب ذلك وهب بن منبه وانه قرء من كتب الله
۷۲ كتابا ثم قال،

"فكان للعرب ثقة كبرى فيه"، وقال بعد ذلك فكانت كتب التفسير
فى القرون الاولى محشوة بالاخبار وفيها الغث والسمين مما نقل اليها
من الاديان الاخرى"،

فانظر كيف يناقض المولف نفسه فقال،

"فنشاء فى اعتقادهم انه لا ينبغى ان يسود غير العرب ولا يتلى غير القرآن
"فرسخ فى الاذهان انه لا ينبغى ان ينظر فى كتاب غير القرآن"
"فتوطدت العزايم على الاكتفاء به (اى القرآن) عن كل كتاب سواه
ومحوا ما كان قبله من كتب العلم"،

ويقول الآن ان كتب التفسير فى القرون الاولى محشوة بالاخبار.....

مما نقل اليها من الاديان الاخرى وانه كان للعرب ثقة كبرى فى وهب بن
منبه وان كتب التفسير امتلاءت من منقولات اهل الكتاب فلو كان اهل
القرن الاول يبغضون ما سوى القرآن ويمحون ما كان قبله من العلم كما يدعيه
المؤلف فمن روى الاسرائيليات واقاصيص التلمود والتوراة وحشاها فى التفسير
ولما كان المسئلة موضع زيادة تفصيل نزيد له توضيحا وتفصيلاً ،

كانت لعدة من الصحابة وكبراء التابعين عناية كبرى بالتوراة وغيرها من
الكتب السماوية فمنهم ابو هريرة الذى كان ملازما للنبى عليه السلام منقطعا
الى الرواية ، لم يدانه احدٌ فى كثرة الرواية كان مشغوفا بقراءة التوراة
ودرسها قال العلامة الذهبى فى طبقات الحفاظ فى ترجمته عن ابى رافع
عن ابى هريرة انه لقى كعبا (وهو حبر اليهود) فجعل يحدثه ويسأله فقال كعب
ما رايت احداً لم يقرء التوراة اعلم بما فيها من ابى هريرة "

ومنهم عبد الله بن عمرو بن العاص الذى هاجر قبل الفتح، قال الذهبى
فى طبقات الحفاظ "كان من ايام النبى صواما قواما تاليا لكتاب الله طلابة
للعلم كتب عن النبى صلى الله عليه وسلم علما كثيراً ... وكان اصاب جملة من
كتب اهل الكتاب وادمن النظر فيها وراى فيها عجايب ،

ومنهم عبد الله بن سلام حليف الانصار اسلم وقت مقدم النبى
وفيه ورد قوله تعالى ومن عنده علم الكتاب نقل الذهبى بعد ذكر فضائله

وکونہ عالم اهل الکتاب روایۃ بالاسناد یرفعه الی عبد اللہ بن سلام انه جاء الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال انی قرءت القرآن والتوراۃ فقال اقرء هذا لیلۃً وهذا لیلۃً»، فهذا ان صح ففی الرخصۃ فی تکریر التوراۃ وتدبرها،

ومنهم کعب الاحبار وکان من کبار اهل الکتاب، اسلم فی زمن ابی بکر قال الذهبی قدم من الیمن فی دولۃ امیر المومنین عمر فاخذ عنه الصحابۃ وغیرهم واخذ هو من الکتاب والسنۃ عن اصحابه»، فهذا کانه تصریح فی ان الصحابۃ اخذوا عنه علم اهل الکتاب،

ومنهم وهب بن منبه قال الذهبی فی ترجمته "وعنده من اهل الکتاب شئ کثیر فانه صرف عنایته الی ذلك، وکان ثقۃ واسع العلم ینظر بکعب الاحبار فی زمانه، وعن وهب قال یقولون عبد اللہ بن اسلام اعلم اهل زمانه وکعب اعلم اهل زمانه،

فهل بعد کل هذا یصح قول المولف، ان الصحابۃ ومن یلیهم کانوا یقولون انه لا ینبغی ان یقرء کتابٌ غیر القرآن ومحوا ما کان قبلهم من العلم عیاذاً باللہ،

قال المولف

ثانیا جاء فی تاریخ مختصر الدول لابی الفرج" ثم نقل روایۃ الاحراق برمتها واداال فی ثبات ان ابا الفرج لیس باول من روی هذه الروایۃ

Marfat.com

بل ذكرها عبد اللطيف البغدادی عرضا فی ذكره عمرو والوارى وذكرها القفطى فی تاریخ الحكماء"

لا ننازع المولف فی ان ابا الفرج مسبوق فی ذكر هذه الروایة بالقفطى والبغدادى ولكن ماذا ینفعه ذلك فان البغدادى وهو اقدمهما من القرن السادس للهجرة وذكر الروایة من غیر اسناد ومن غیر احالة على كتاب

تعود المولف من صباه بقبول مختلقات اهل الكتاب واوهامهم فسبّب ذلك انّه یزن التاریخ الاسلامی بمیزانٍ غیر میزاننا ولذلك یصغی الى كل صوتٍ ویستمع لكل قائل لا یعرف ان هذا الفن له اصول ومبادی وقواعد ومالم یكن الروایة مطابقة لهذه الاصول الیقینیة لا یلتفت الیها اصلا

منها ان الناقل للروایة لابد ان یكون شهد الواقعة فان لم یشهد فلیبیّن سند الروایة ومصدرها حتى یتصل الروایة الى من شهدها بنفسه

ومنها ان یكون رجال السند معروفین بصدقهم ودیانتهم،

ومنها ان لا یكون الروایة تخالف الدرایة ومجاری الاحوال،

ولذلك اهتم مورخو الاسلام قبل كُلِّ شیءٍ بضبط اسماء الرجال والبحث عن سیرهم واحوالهم ودیانتهم ومحلهم من الصدق فدوّنوا كتب اسماء الرجال وكابدوا فی ذلك محنة یضیق عنها النطاق لبشر فعملوا كتبا غیر محصورة منها الكامل لابن عدی والثقات لابن حبان تهذیب

Marfat.com

الكمال للمزی وتهذیب التهذیب لابن حجر وطبقات الصّحابة لابن سعد ولابن ماکولا وابن عبد البر ولابن الاثیر ولابن حجر وتهذیب الاسماء للنووی ومیزان الاعتدال للذهبی ولسان المیزان لابن حجر۔

وتجد کتب القدماء من مورخی الاسلام کلها او اکثرها کتاریخ البخاری وسیرة بن اسحاق وتاریخ الطبری وابن قتیبة وغیره مسلسل الاسناد مبینة الاسماء لیمکن نقد الروایة ومعرفة جیّدها من زیّفها،

فاوّل شئ یهمنا فی هذا البحث ان نری هل ذکر القفطی والبغدادی هذه الروایة مسندة وذکرا مصدر الروایة واسماء رواتها ام لا،

وانت تعلم ان البغدادی والقفطی من رجال القرن السادس والسابع فایّ عبرة بروایة تتعلق بالقرن الاول یذکرانها من غیر سندٍ ولا روایة ولا احالة علی کتاب،

اما کتب القدماء الموثوق بها فلیس لهذه الروایة فیها اثر ولا عین هذا تاریخ الطبری والیعقوبی والمعارف لابن قتیبة واخبار الطوال للدنیوری وفتوح البلدان للبلاذری والتاریخ الصغیر للبخاری وثقات ابن حبان والطبقات لابن سعد قد تصفّحنا ها وکرّرنا النظر فیها ومع ان فتح الاسکندریة مذکورٌ فیها بقضها وقضیضها لیس لحریق الخزانة فیها ذکر،

وعلاوة علی ذلک فان فی فتح مصر کتبا مختصة بذلک مثل خطط مصر

للكندي وكشف الممالك لابن شاهين، وتاريخ مصر لعبد الرحمن الصوفي و تاريخ مصر لابن بركات النحوي وتاريخ مصر لمحمد بن عبد الله وغيرها مما ذكرها صاحب كشف الظنون، والمقريزي جمع واوعى كل ذلك ولم يترك رواية ولا خبراً يتعلق بمصر الا وذكره عند تفصيل الفتح ولم يذكر هذه الواقعة عند ذكر فتح الاسكندرية،

قال المولف،

واما خلو كتب الفتح من ذكر هذه الحادثة فلابد له من سبب والغالب انهم ذكروها ثم حذفت بعد نضج التمدن الاسلامي واشتغال المسلمين بالعلم ومعرفتهم قدر الكتب فاستبعدوا حدوث ذلك في عصر الخلفاء الراشدين فحذفوه ولعل لذلك سبباً اخر، (الجزء الثالث صفحه ۴۵)

لا يستبعد مثل هذا الكلام عن مثل المؤلف وكيف يقدر ديانة مورخي الاسلام وشدتهم في تحري الصدق ونزاهتهم عن التغيير والتحريف وبراءة ساحتهم عن الحذف والاسقاط، من صار غريزته تعمل الكذب والتحريف والخيانة والمحو والاثبات،

قال المولف،

ثالثاً ورد في اماكن كثيرة من تواريخ المسلمين خبر احراق مكاتب فارس وغيرها على الاجمال وقد لخصها صاحب كشف الظنون، (الجزء الثالث صفحه ۴۵)

انظر الی هذا الکذب الفاحش والخدیعة الظاهرة فان صاحب الکشف ذکر ما ذکر من عند نفسه من غیر نقل روایة ولا استناد ولا استشهاد بکتاب ولا ذکر ناقل ومورخ وصاحبنا یقول انه ورد فی اماکن کثیرة من تواریخ المسلمین خبر احراق المکاتب وقد لخصها صاحب کشف الظنون فاین الاماکن الکثیرة واین التلخیص اما قول صاحب کشف الظنون فقد ورد عرضا وتطفلا وکذلک قول ابن خلدون وامثال هذه المواقع لا تحتاج الی کبیر اعتناء وزیادة احتیاط ولذلک لما ذکر ابن خلدون فتح مصر واسکندریة وهو المظنة لذکر هذه الواقعة لم یتفوه بهذه الروایة اصلا ثم ان ابن خلدون وصاحب کشف الظنون من رجال القرن الثامن وبعده فما لم یذکر انهم من این اخذ هذه الروایة لا یعبأ بها ولا یلتفت الیها،

قال المولف،

رابعًا ان احراق الکتب کان شایعًا فی تلک العصور، کما فعل عبد اللّٰه بن طاهر بکتبٍ فارسیة (الجزء الثالث صفحه ٣٥)

یا للعجب، عبد اللّٰه بن طاهر من قواد المامون ومن رجال الادب وهذا العصر ممتاز بکونه عصر العلم والمعارف وقد کانت للدولة ورجال حاشیتها وغیرهم عنایة کبری بکتب الاوائل وکانوا یستجلبون الکتب من فارس وبلاد الروم وغیرها تجد تفاصیل ذلک فی فهرست ابن الندیم

Marfat.com

وطبقات الاطباء واخبار الحکماء وغیرها فکیف یعوّل علی هذه الروایة التی ما ذکرها احدٌ من ثقات المورخین وانما استند المولف ببراون المعلم الانکلیزی وهو نقلها من تذکرة دولت شاه وهو کتابٌ جامعٌ لکل غثٍ وسمین، ولو صحّ نقلها لکانت علی سبیل الندرة والشذوذ فهل یصح قول المولف انّ احراق الکتب کان شایعًا فی تلک العصور

قال المولف، خامسا،

ان اصحاب الادیان فی تلک العصور کانوا یعدّون هدم المعابد القدیمة واحراق کتب اصحابها من قبیل السعی فی تائید الادیان الجدیدة،

(ثم ذکر فی تائید ذلک عمل امبراطوراة الروم واحراق کتب المعتزلة،

نعم ولکن الراشدین لا یقاسون بغیرهم، ثم ان المسئلة لیست قیاسیة فما لم تثبت بالروایة لا ینفع مجرد القیاس،

قال المولف، سادسا،

فی تاریخ الاسلام جماعة من ایمة المسلمین احرقوا کتبهم من تلقاء انفسهم

(ثم ذکر بعض الحوادث فی تائید ذلک،)

عجبًا لمثل هذا الاستدلال، فان المرء یجوز له ان یفعل بملکه ما یشاء وایُّ حجةٍ فی ذلک لاحراق کتب قوم اٰخر،

اِنّ هذه القیاسات الواهیة لا تغنی شیئًا ولکن لو ادعی تان تستغنی

فی ذلک البحث بالقیاس والامارات فعلینا ان ننظر ما کان صنیع الخلفاء الراشدین باثار اهل الذمة ومعابدھم وکنائسھم وامتعتھم وخزائنھم، ان الاصل فی ذلک عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتبہ لاھل نجران وقد ذکرہ القاضی ابو یوسف فی کتاب الخراج بحروفہ

ولنجران وحاشیتھا جوار اللہ وذمة محمد النبی رسول اللہ علی اموالھم انفسھم وارضھم وملتھم وغائبھم وشاھدھم وعشیرتھم وبیعھم وکل ما تحت ایدیھم من قلیل وکثیر (کتاب الخراج طبع مصر صفحہ ۴۱)

فکان ھذا العھد ھو العمدة للصحابة عضوا علیہ بالنواجذ وتجد فی کل عھود الخلفاء الراشدین کعھد نجران ومصر وشام والجزیرة ان ھذا الاصل ای ذمة اللہ ورسولہ علی ارضھم وکل ما تحت ایدیھم من قلیل وکثیر محفوظ باقٍ علی حیالتھا الاصلیة وعھد مصر ھو ھذا۔

"ھذا ما اعطی عمرو بن العاص اھل مصر من الامان علی انفسھم ودمھم واموالھم وصاعھم ومدھم وعددھم"

وذکر فی معجم البلدان روایة بزیادة "ان لھم ارضھم واموالھم لا یتعرضون فی شیٔ منھا" وانت تعلم ما لعمر الفاروق من العنایة والشدة فی وفاء العھد باھل الذمة وغیرھم ومع عھدہ بانھم لا یتعرضون فی شیٔ من اموالھم وکل ما تحت ایدیھم کیف کان یتعرض لخزانة کتبھم التی ھی من انفس ذخائرھم واغلاھا

اعلم ان مسئلة احراق الخزانة الاسكندرية موضوع مهم عند اهل اوربا وقد طال البحث فيه اثباتا ونفيا وممن الّف بهذا البحث اجمالا وتفصيلا المعلم وايت والمعلم دساسی الفرنساوی فی ترجمة کتاب الافادة والاعتبار وواشنگتن ارونگ ودريبر الاميرکانی صاحب کتاب الجدال بين العلم والدين وکرچتن وسيديو الفاضل الشهير الفرنساوی فی تاريخ الاسلام والمعلم رينان الفيلسوف الفرنساوی فی خطبة الاسلام والعلم، وارتمرگلبين، والمعلم کريل الالمانی رسالةٌ مستقلةٌ فی هذا البحث قدّمها فی المؤتمر الشرقی الذی انعقد سنة ١٨٠٢م، اوردَ فيها کل ماکتب الباحثون فی هذا البحث نفيا اواثباتا وقد طالعت کل هذه المباحثات والمقالات وعملتُ رسالة فی لسان الاردو وترجمت الی الانکليزية ثم الی العربية ترجمها احد من اهل الشام وطُبِعَ شطرُمنها فی جريدة ثمرات الفنون، ومجلة المقتبس،

والحاصل ان محققی اهل اوربا قضوا بان الواقعة غير ثابتة اصلا منهم جيبن المورخ الشهير الانکليزی ودريبر الاميرکانی وسيديو الفرنساوی وکويل الالمانی والمعلم رينان الفرنساوی عمدتهم فی انکار ذلك امران الاول انّ الواقعة ليس لها عينٌ ولا اثر فی کتب التاريخ الموثوقة بها کالطبری و ابن الاثير والبلاذری و غيرها مما مرّ ذکرها واول من ذکرها عبد اللطيف القفطی وهما من رجال القرن السادس و السابع ولم يذکرا مستندًا للرواية

Marfat.com

ولاسند- والثانی ان الخزانۃ کانت ضاعت قبل الاسلام اثبتوا ذلک
بدلائل لا یمکن انکارھا،

قال المؤلف،

"قلنا فیما تقدم ان الخلفاء الراشدین کانوا یخافون الحضارۃ علی العرب"
ولذلک منعوھم من تدوین الکتب ×× وکان ھذا الاعتقاد ناشئا فی
الصحابۃ والتابعین و تمسک بہ جماعۃ من کبارھم وکانوا اذا سئلوا التدوین
علیھم ابوا واستنکفوا (الجزء الرابع صفحۃ ۵۰)

اطال المؤلف ونقل اقوالا عدیدۃ فی اثبات ان الخلفاء الراشدین و
الصحابۃ کانوا یمنعون الناس عن الکتابۃ والتالیف ونحن لا ننکر ان ھذا کان
مذھبا لبعض الصحابۃ والتابعین ولکن الذین رخصوا فی ذلک وامروا بالکتابۃ
والتدوین اکثرھم عددا وارجحھم میزانا واوسعھم نفوذا وقد عقد المحدث المشھور
القاضی ابن عبد البر فی کتابہ جامع بیان العلم (انظر صفحۃ ۳۶ طبع المصر)
بابا فی اثبات ذلک ونحن ننقل شطرا منھا، قال وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قیدوا العلم بالکتاب وعن عبد الملک بن سفیان عن عمہ انہ سمع
عمر بن الخطاب یقول قیدوا العلم بالکتاب وعن معن قال اخرج الی عبد الرحمن
ابن عبد اللہ بن مسعود کتابا وحلف لی انہ خط ابیہ بیدہ وعن ابی بکر قال سمعت
الضحاک یقول اذا سمعت شیئا فاکتبہ ولو فی حائط وعن سعید بن جبیر انہ کان

Marfat.com

يكون مع ابن عباس فيسمع منه الحديث فيكتبه في واسطة الرحل فاذا نزل
نسخه وعن ابى قلابة قال الكتاب احب الينا من النسيان وعن ابى مليح قال
يعيبون علينا الكتاب وقد قال الله علمها عند ربى فى كتاب، وعن عطاء عن
عبد الله بن عمرو قلت يا رسول الله أأقيد العلم قال قيد العلم قال عطاء
قلت وما تقييد العلم قال الكتاب وعن عبد العزيز بن محمد الدراوردى
قال اول من دون العلم وكتبه ابن شهاب وعن عبد الرحمان بن ابى الزناد
عن ابيه قال كنا نكتب الحلال والحرام وكان ابن شهاب يكتب كلما سمع فلما
احتيج اليه علمت انه اعلم الناس وعن سوادة بن حيان قال سمعت معاوية
بن قرة يقول من لم يكتب العلم فلا تعدوه عالما وعن محمد بن على قال
سمعت خالد بن خداش البغدادى، قال ودعت مالك بن انس فقلت
يا ابا عبد الله اوصنى قال عليك بتقوى الله فى السر والعلانية والنصح لكل
مسلم وكتابة العلم من عند اهله وعن الحسن انه كان لا يرى بكتاب العلم باسا
وقد كان املى التفسير فكتب وعن الاعمش قال قال الحسن ان لنا كتبا
نتعاهدها وقال الخليل بن احمد اجعل ما تكتب بيت مال وما فى صدرك
للنفقة وعن هشام بن عروة عن ابيه انه احترقت كتبه يوم الحرة
وكان يقول وددت لو ان عندى كتبى باهلى ومالى وعن سليمان
بن موسى قال يجلس الى العالم ثلاثة رجل ياخذ كل ما سمع فذلك

Marfat.com

حاطب لیل ورجلٌ لایکتب ویستمع فذلك یقال له جلیس العالم ورجل ینتهی وهو خیرهم وهذا هو العالم وعن اسحٰق بن منصور قال قلت لاحمد بن حنبل من کرہ کتابة العلم قال کرهه قومٌ ورخّص فیه اخرون قلت له لولم یکتب العلم لذهب قال نعم لولا کتابة العلم ایُّ شیٔ کنا نحن قال اسحٰق و سالتُ اسحٰق بن راهویه فقال کما قال احمد سواء وعن حاتم الفاحر و کان ثقة قال سمعت سفیان الثوری یقول انی احب ان اکتب الحدیث علی ثلاثة اوجهٍ حدیث اکتبه ارید ان اتخذ دینًا وحدیث رجل اکتبه فاوقفه لا اطرحه ولا ادین به وحدیث رجل ضعیف احب ان اعرفه ولا اعبأ به وقال الاوزاعی تعلّم مالا یوخذ به کما تتعلم ما یوخذ به و عن سعد بن ابراهیم قال امرنا عمر بن عبد العزیز بجمع السنن فکتبناها دفترًا دفترًا فبعث الی کل ارضٍ له علیها سلطانٌ دفترا وعن ابی زرعة قال سمعت احمد بن حنبل و یحیی بن معین یقولان کل من لا یکتب العلم لایومن علیه الغلط وعن الزهری قال کنا نکره کتاب العلم حتی اکرهنا علیه هؤلاء الامراء فراینا ان لا نمنعه احدا من المسلمین و ذکر المبرد قال قال الخلیل بن احمد ما سمعت شیئًا الا کتبته ولا کتبته الا حفظته ولا حفظته الا نفعنی

الضغط علی اهل الذمة	ادعی المولف ان عمر بن الخطاب کتب

عهدًا لنصاری اهل الشام و ذکر نصه منقولا عن سراج الملوك للطرطوشی

Marfat.com

واعترف بان فيه ضغطا على النصارى ثم اعتذر لعمر بان نصارى الشام كانوا يميلون الى قيصر الروم وكانوا من بطانته يتجسسون له فلذلك احتيج الى الشدة بهم والتضييق عليهم،

كل من له ادنى مسكة فى التاريخ يعرف ان **الطرطوشى** ليس من رجال التاريخ وكتابه كتاب ادب وسياسة لاكتاب تاريخ وهو من رجال القرن السادس وانما المعول فى هذا البحث المصادر القديمة الموثوقة بها كتاريخ الطبرى والبلاذرى واليعقوبى وابن الاثير وغيرها وهذا ما كان يخفى على المولف ولكن لاجل هوى نفسه اعرض عن كل هذه وتشبث برواية واهية تخالف الروايات الصحيحة المذكورة باسنادها ورجالها، قال القاضى ابو يوسف وهو مع كونه من رجال الفقه عارف بالمغازى والسير بعد ما نقل عهد نصارى الشام وليس فيه ادنى ضغط عليهم ولا شدة بهم،

"فلما راى اهل الذمة وفاء المسلمين لهم وحسن السيرة فيهم صاروا اشداء على عدو المسلمين وعونا للمسلمين على اعدائهم فبعث اهل كل مدينة رسلهم ممن جرى الصلح بينهم وبين المسلمين رجالا من قبلهم يتجسسون الاخبار عن الروم وعن ملكهم وما يريدون ان يصنعوا فاتى اهل كل مدينة رسلهم يخبرونهم بان الروم قد جمعوا جمعا ×× فكتب ابو عبيدة الى كل وال ممن خلفه فى المدن التى صالح اهلها يامرهم ان يردوا عليهم ما جبى منهم من الجزية

والخراج وكتب اليهم ان يقولوا لهم انما رددنا عليكم اموالكم لانه قد بلغنا
انه جمع لنا من الجموع وانكم قد اشترطتم علينا ان نمنعكم وانا لانقدر على ذلك
وقد رددنا عليكم ما اخذنا عنكم، فلما قالوا ذلك لهم وردّوا عليهم الاموال
التى جبوها منهم قالوا ردّكم الله علينا ونصركم عليهم فلوكانوا هم لم يردوا
علينا شيئًا واخذوا كل شئ بقى لنا حتى لايدعوا شيئًا (كتاب الخراج طبع مصر صفحه ۸۱)
فانظر الى هذا العدل الذى عجز البشر عن ايتان مثله واعتراف اهل الذمة
بذلك والى قول المولف ان عمر ضغط عليهم وانما ضغط لانهم كانوا من جواسيس الروم،

تاريخ العلوم الاسلامية

اما تاريخ العلوم الاسلامية والتقريظ عليها فقد فقدنا
اليوم فى ملتنا من يقوم بهذا العبأ فكيف برجل دخيل فينا مزجاة البضاعة قليل
المعرفة لايعرف من علومنا الا اسماء اتلقاها من ظواهر الكتب وافواه العامة فاذا
تكلم عن شئ منها خبط وخلط وهاك امثلة من ذلك قال "وكان المسلمون غير العرب
هناك اكثرهم الفرس وهم اهل تمدن علم فعمدوا الى استخدام القياس العقلى فى استخراج
احكام الفقه من القرآن والحديث فخالفوا بذلك اهل المدينة لانهم كانوا اشد يدى
التمسك بالتقليد" (الجزء الثالث ص ۱۷) ظن الرجل ان استخدام القياس والراى من
مبتدعات الفرس مع انّ اول من سمى بهذا الاسم هو **ربيعة الراى** صرح بذلك
السمعانى فى الانساب وهو من **اهل المدينة** وممن اخذ عنه الامام مالك، وانّ
المالك رض والشافعى رض وابا يوسف رض والامام محمد رض كلهم يستعملون القياس مع كونهم

من العرب اَرُومةً وموطناً واداةً وانّ الفارق بين اصحاب الرأى والحديث ليس استعمال القياس في فصل القضية في ذلك تجده في كتاب حجة الله البالغة لشاه ولى الله الدهلوى من متاخرى حكماء الاسلام - ثم قال المولف "فكان من جملة مساعى المنصور في تصغير امر المدينة وفقهائها وخصوصاً مالك بعد ان افتى بخلع بيعته انه نصر فقهاء العراق القائلين بالقياس وكان كبيرهم يومئذ ابا حنيفة النعمان في الكوفة فاستقدمه المنصور الى بغداد واكرمه وعزز مذهبه"

ظلمات بعضها فوق بعض ما كان **ابو حنيفة** ارفع مكانة عند المنصور من مالك

فان ابا حنيفة كان هواه مع ابراهيم الخارج على المنصور وكان افتى بنصرة ابراهيم ولذلك اراد المنصور المكيدة به فاستدعاه وعرض عليه القضاء ولما لم يرض به سجنه وامر بضربه حتى مات في السجن، اما ما قال عن تصغير امر الامام مالك فيخالف الروايات الصحيحة الثابتة قال القاضى بن عبد البر في كتاب جامع العلم (صفحه ۶۷) عن محمد بن عمر قال سمعت مالك بن انس يقول لما حج ابو جعفر المنصور دعاني فدخلت عليه فحدثته وسألني فاجبته فقال انى عزمت ان آمر بكتبك هذه التى وضعتها يعنى الموطاء فينسخ نسخا ثم ابعث الى كل مصر من امصار المسلمين منها نسخة و آمرهم ان يعملوا بما فيها لا يتعدوها الى غيرها ويدعوا ما سوى ذلك من هذا العلم المحدث فانى رايت اصل هذا العلم رواية اهل المدينة وعلمهم الخ۔

قال "وكان ابو حنيفة لا يحب العرب ولا العربية حتى انه لم يكن يحسن الاعراب يبالى به

(الجزء الثالث صفحة ۱۰، مستندا بابن خلكان) نعوذ بالله من هذا الكذب الظاهر والمين الفاحش استشهد المؤلف فى هذه الواقعة بابن خلكان والحال ان ابن خلكان ذكر فى تاريخه فى ترجمة ابى حنيفة بعد ذكر محاسنه ان الخطيب البغدادى اطال فى مثالب ابى حنيفة ثم انكر عليه ذلك وقال ما كان يعاب ابو حنيفة الا بقلة العربية فانه قال ولو رماه بابا قبيس ثم اعتذر له بنوع من العذر وليس فيه اقل شئ يومى الى ان ابا حنيفة كان لا يحب العرب والعربية، ثم ان ابا حنيفة كان ناقما على العباسية الحامين للفرس وكان من شيعة زيد الامام ابن الامام زين العابدين وكان تلميذ الحماد وهو تلميذ الابراهيم النخعى وكلهم عرب - ثم اصحابه الملازمون له والناشرون لفقهه والقائمون بدعوته اى ابا يوسف ومحمدا وزفر كلهم عرب. اما لحن ابى حنيفة فمعلوم انه عجمى وكم من الاعجام الذين هم رؤس الادب وجوه العربية كحماد الراوية وغيره كانوا يلحنون وكان هذا طبيعتهم وغريزتهم،

فمن كان هذا مبلغه من العلم ومحله من النظر هل يصلح لسلوك هذا الطريق الوعر والخوض فى غمار هذا البحث الدقيق الذى يحتاج الى التضلع فى العلوم الاسلامية والتوسع فيها مع سعة النظر ووفرة المواد واصابة الراى وشدة الفحص وافراغ الجهد وتكميل الادوات ثم ان الرجل ههنا هو الرجل الذى عرفناه قبل ذلك فى سوء طويته وكامن حقده وتحامله على العرب واعتياده بالتحريف فى ترجمته بسوء التاول وتلبيس الكلام وهاك امثلة من هذه،

Marfat.com

قال (تحت عنوان الفقم) فلما افضى الامر الى بنى العباس و اراد المنصور تصغير العرب واعظام امر الفرس لانهم انصارهم واهل دولتهم كان من جملة مساعيه فى ذلك تحويل نظار المسلمين عن الحرمين فبنى بناء سماه القبة الخضراء حجاً للناس وقطع الميرة عن الحرمين وفقيه المدينة يومئذ الامام مالك الشهير فاستفتاه اهلها فى امر المنصور فافتى لهم بخلع بيعته (الجزء الثالث صفحة ۷۱)

وهذا كله كذب واختلاق والمنصور ابعد محلا وابرء ساحة من ان يبنى بناء ارغاماً للكعبة وقد سبق لنا الكلام فيه فاما قطع الميرة عن المدينة فلم يكن الا اجرا على محمد وتضييقا عليه لما قام بالخلافة وقد صرح بذلك المقريزى (الجزء الثانى صفحة ۱۴۳) فقال "وذكر البلاذرى ان ابا جعفر المنصور لما ورد عليه قيام محمد بن عبد الله قال تكتب الساعة الى مصر ان تقطع الميرة عن اهل الحرمين والامام مالك كان هواه مع محمد يحرض الناس على موازرته وافتى بخلع بيعة المنصور" فانظر كيف قلب المولف الحكاية وصرفها عن وجهها فخروج محمد وافتاء الامام مالك متقدمان على قطع الميرة عن المدينة وخروج محمد هو السبب فى قطع الميرة والمولف يقول ان قطع الميرة انما كان ارغاما للحرمين وان الامام مالك افتى لذلك بخلع بيعته-

قال المولف بعد ما ذكر رغبة بنى امية فى الشعر وتنشيطهم للناس (تحت عنوان الشعر وبنو امية) وقد يتبادر الى الاذهان انهم كانوا يفعلون ذلك رغبة فى الادب وتنشيطا لاهله لان الشعر سجية فى العرب ودولة الامويين عربية

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۲	باب شب مین میت کو دفن کرنے کی بیان مین	۵۲	باب بعد کسی کے مرنیکو مسجد مین بیٹھنے کی بیان مین
〃	باب میت کو دوسری جگہہ لیجانیکے منع ہونیکے بیان مین	۵۳	باب وارثان کے میت کے پاس تعزیت کی لیے جانیکی بیانمین
۴۲	باب نماز جنازہ مین تعداد صفوف کی بیان مین	〃	باب ثواب جب ہی کہ صدمہ ہوتے ہی صبر کرے
〃	باب جنازہ کی نماز پڑہنے اور اسکے ساتھہ جانیکی فضیلت کے بیانمین	۵۴	باب میت پر رونیکے بیان مین
〃	باب میت پر چالیس و سو مصلین کے جنازہ پڑہنے کی بیانمین	۵۵	باب میت والے کے گہر طعام بھیجنے کی بیان مین
〃	باب میت کی بھلائی اور برائی بیان کرنیکی تاثیر کی بیانمین	〃	باب وقت دفن کرنے میت کی دعا پڑہنے کی بیانمین
۴۳	باب جنازہ کے ساتہہ آگ لے جانے کی ممانعت کے بیانمین	〃	باب قبر مین لحد اور شق کرنے کے بیان مین
〃	باب جنازہ دیکہکر کہڑے ہونیکے بیان مین	۵۶	باب قبر کو بلند کرنے اور گچ کرنے کی ممانعت کی بیان مین
۴۴	باب جنازہ کی ساتہہ سوار ہوکر چلنے کی ممانعت کے بیانمین	〃	باب قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت کے بیان مین
۴۵	باب جنازہ کے آگے چلنے کے بیان مین۔	۵۷	باب وصیت کی ترغیب کے بیان مین
〃	باب جنازہ کی جلدی لیجانے اور جنازہ اوٹھانیکی بیانمین	〃	باب تہائی مال یا جو تہائی مال مین وصیت کرنیکی بیانمین
〃	باب جو شخص خودکشی کرے اسکی جنازہ کی نماز امام نہ پڑہے	۵۸	باب جو شخص جمعہ کی دن فوت ہو اسکی فضیلت کی بیانمین
۴۶	باب جو شخص حد شرعی مین مارا جاوے اسپر نماز جنازہ پڑہنے کی بیانمین	〃	باب زیارت قبور کے بیان مین
〃	باب مسجد مین جنازہ پڑہنے کی بیان مین	۵۹	باب عورتوں کے لیے قبرستان مین جانیکی ممانعت کے بیانمین
۴۷	باب اگر مرد اور عورت کا جنازہ جمع ہو کونسا جنازہ آگے رکہا جاوے	〃	باب جو کام قبرستان مین کرنا چاہیے اسکی بیان مین
〃	باب آفتاب نکلنے اور غروب ہونیکے وقت نہ دفن کرنے کی بیانمین	〃	باب جو کام قبرستان مین جاکر منع مین انکی بیان مین
۴۸	باب امام کونسے عضو کے مقابل کہڑا ہو اس امر کی بیان مین	۶۰	باب استغاثت کی بیان مین۔
۴۹	باب جنازہ کے تکبیروں کے بیان مین	〃	باب ممانعت تیجے دسوین وغیرہ کے ممانعت کے بیانمین
۴۰	باب جنازہ کی دعاؤں کے بیان مین	۶۲	باب سفر کرکے قبروں کی زیارت کے واسطے جانیکی بیان مین
۴۴	باب نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ پڑہنے کی بیان مین	۶۳	باب کفن میت پر ادعیہ وغیرہ کی عدم جواز کے لکہنے کی بیانمین
۴۹	باب شہید پر جنازہ پڑہنے اور غسل وغیرہ کی بیانمین	〃	وصیت نامہ مؤلف رسالہ ہذا
۵۱	باب میت غائب پر نماز جنازہ پڑہنے کے بیان مین	۶۵	احوال انتقال پر ملال شیخنا و مرشدنا محمد صدیق الحسن صاحب مرحوم

تمت

وقف

بعونہٖ تعالیٰ

الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین

از تالیف لطیف حامی دین متین پیروی سنت خاتم النبیین عامل احادیث

نبوی تابع طریق مصطفوی حضرت سید حشمت العلی بن سید محمد صادق صاحب

باہتمام

عصیان آگین شیخ محی الدین تاجر کتب مطبع صدیقی محلہ سادھوان شہر لاہور ۱۳۰۱ ہجری

مین بزیور طبع مزین ہو کر اہل ایمانون کے لیے ذخیرۂ آخرت توشۂ عاقبت

Marfat.com